



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

قصید اطیب لبت

مصنفہ

حضرت شاہ ولی اللہ
محدث دہلویؒ

ترجمہ اردو

پیر محمد کرم شاہ لاہوری

ضیاء القرآن پبلی کیشنز۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	قصیدہ اطیب النغم
مصنف	حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ
کتابت	میاں عبید اللہ
تعداد	ایک ہزار
تاریخ شاعت	مئی 1999ء
طابع	ایل جی پرنٹرز، لاہور
ہدیہ	75/- روپے

ملنے کا پتہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور (پاکستان)۔ فون:- 7221953

9۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور۔ فون:- 7225085-7247350

فیکس نمبر:- 042-7238010

مسکندہ سہیل اوپ

9، مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور
فون: 3553511

Click For More Books

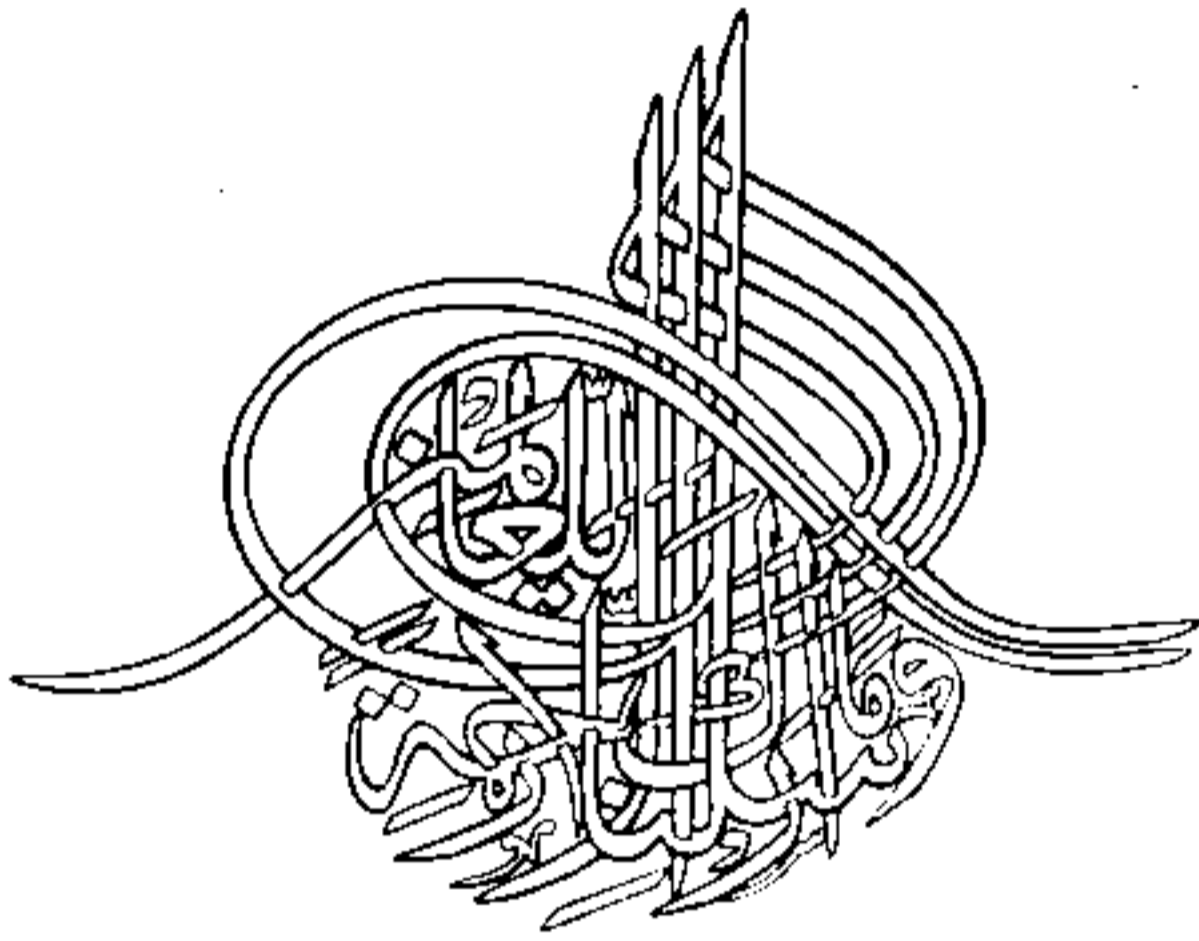
<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمائے والا ہے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



مقدم

الحمد لله نحمده وتستعينه ونستغفره
ونؤمن به ونتوكل عليه - ونصلي و
نسلم على افضل من طاب به النجار و
سقى به الفخار واستنارت بنور جبينه
الاقهار وتضاءلت عند جوده يمينه
الغبائم والبخار سيدنا و نينا
محمد و على آله الاطهار و
اصحابه الاخيار ماشجعت في
ايكها الاطيار.

امّا بعد:

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

امت مسلمہ پر اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل و احسان رہا ہے کہ جب کبھی اس پر ادبار و انحطاط کا دور آیا قدرت الہی نے اسے کسی ایسی دلنواز شخصیت سے سرفراز فرما دیا جو اس کے مطلع حیات پر چودھویں کا چاند بن کر چمکی اور اپنی صوفیانیوں سے محرومیوں مایوسیوں اور ہر قسم کی ظلمتوں کو کا فور کر دیا۔ جب بھی سفینہ رملت کسی گرداب میں پھنسا تو اسے کوئی ایسا جوان مرد ناخدا مرحمت فرما دیا جس نے اسے خطرناک گردابوں سے نکال کر ساحلِ مراد تک پہنچا دیا۔

انہیں مسعود و ارجمند ہستیوں کی فہرست میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی چمکتا دکھتا نظر آتا ہے۔ آپ نے سیاسی زوال و انحطاط کے دور میں ہندوستان کی غیر مسلم اکثریت میں گھری ہوئی ملت مسلمہ کو نیست و نابود ہونے سے بچا لیا۔ ان کے گرتے ہوئے حوصلوں کو سنبھالا دیا۔ ان کے فرسودہ افکار و نظریات کو حیات نو از زانی فرمائی ان کی زنگ آلودہ قوت کو صیقل کیا اور انہیں اس قابل کر دیا کہ وہ پھر کارزار حیات میں باطل کو لٹکا سکیں۔ حضرت شاہ صاحب کا وجود مسعود اللہ تعالیٰ کی ایک گراں بہا نعمت ہے لیکن اس نعمت کی گراں قدری کا صحیح اندازہ اس وقت لگایا جاسکتا ہے جب ہم ان سیاسی معاشرتی، معاشی حالات کا جائزہ لیں جو اس ہندوستان میں رونما ہو چکے تھے۔

آپ کی ولادت باسعادت بتاریخ ۲۴ شوال ۱۱۲۱ھ مطابق ۱۰ فروری ۱۷۰۳ء بروز چہار شنبہ بوقت طلوع آفتاب ہوئی آپ کا سلسلہ نسب والد کی طرف سے تیس واسطوں سے حضرت فاروق اعظم تک اور والدہ کی طرف سے امام موسیٰ کاظم تک، رضی اللہ عنہما، پہنچتا ہے۔ اپنے نام کے بارے میں حضرت شاہ صاحب

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

”انفاس العارفين“ میں رقم طراز ہیں:

”میرے والد ماجد، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ کی مزار مبارک کی زیارت کو گئے۔ حضرت بختیار کاکی نے لڑکے کی بشارت دی اور فرمایا اس کا نام قطب الدین رکھنا۔ میں پیدا ہوا تو والد ماجد یہ نام رکھنا بھول گئے۔ بعد میں یاد آنے پر قطب الدین نام رکھا۔“

آپ کا وصال ۲۹ محرم الحرام ۱۱۷۶ھ مطابق ۲۰ اگست ۱۷۶۲ء بوقت ظہر اکٹھ سال چار ماہ کی عمر میں ہوا۔ دہلی کی شہر پناہ سے باہر بجانب جنوب ترکمان دروازہ کی طرف آپ کا مزار شریف ہے۔

اس عرصہ میں جو بادشاہ دہلی کے تخت پر متمکن ہوئے ان کے نام مع مدت حکومت

درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام بادشاہ	تاریخ آغاز	مدت حکومت
۱۔	عالمگیر محی الدین محمد اورنگ زیب	یکم ذی القعدہ ۱۰۶۸ھ	مدت حکومت
		۳۰ جولائی ۱۶۵۸ء	
۲۔	شاہ عالم اول بہادر قطب الدین محمد	۲۸ ذی القعدہ ۱۱۱۸ھ	چند ماہ
		۳ مارچ ۱۷۰۷ء	
۳۔	جہاندار شاہ معز الدین	۱۹ محرم ۱۱۲۲ھ	گیارہ ماہ چند دن
		۲۸ فروری ۱۷۱۲ء	
۴۔	فرخ سیر معین الدین احمد	۲۳ ذی الحجہ ۱۱۲۲ھ	چھ سال چند ماہ
		۹ جون ۱۷۱۳ء	

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

<u>نمبر شمار</u>	<u>نام بادشاہ</u>	<u>تاریخ آغاز</u>	<u>مدت حکومت</u>
۵ -	رفیع الدرجات شمس الدین محمد ابوالبرکات	۸ ربیع الثانی ۱۱۳۱ھ	تقریباً پانچ ماہ
		۲۸ فروری ۱۷۱۹ء	
۶ -	شاہجہان ثانی شمس الدین محمد رفیع الدولہ	۱۹ رجب ۱۱۳۱ھ	تقریباً چار ماہ
		۷ جون ۱۷۱۹ء	
۷ -	محمد شاہ روشن اختر، ناصر الدین	۲۵ ذی قعدہ ۱۱۳۱ھ	تقریباً تیس سال
		۹ اکتوبر ۱۷۱۹ء	
۸ -	احمد شاہ بہادر مجاہد الدین	۲۷ ربیع الثانی ۱۱۶۱ھ	تقریباً چھ سال
		۲۷ اپریل ۱۷۴۸ء	
۹ -	عالمگیر ثانی عز الدین محمد	۲ شعبان ۱۱۶۷ھ	تقریباً چھ سال
		۵ جون ۱۷۵۲ء	
۱۰ -	شاہجہان ثالث	۲۰ ربیع الثانی ۱۱۷۲ھ	چودہ دن
		۳۰ نومبر ۱۷۵۹ء	
۱۱ -	شاہ عالم ثانی جلال الدین محمد	۲ جمادی الاول ۱۱۷۳ھ	
		۲۵ دسمبر ۱۷۵۹ء تا ۶ اگست ۱۸۰۶ء	

حضرت شاہ صاحب کی عمر اورنگ زیب عالمگیر کی وفات کے وقت تقریباً چار سال تھی اور شاہ عالم ثانی کی حکومت کے ابھی اڑھائی سال گزرے تھے کہ آپ نے اس عالم فانی کو الوداع کہا اور راہی ملک بقا ہوتے۔

سلاطین کی مندرجہ بالا جدول کو دیکھنے کے بعد انسان باسانی اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ ان میں سے کوئی بھی با اختیار نہ تھا۔ محمد شاہ کے بغیر جتنے بھی بادشاہ گزرے ہیں ان کو اطمینان سے حکومت کرنے کا موقع نہیں ملا۔ ان میں سے بیشتر یا تو قید ہوئے یا تہ تیغ کر دیئے گئے۔ جہاندار شاہ قتل ہوا۔ فرخ سیر کو اندھا کر کے قید کیا گیا پھر اسے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ رفیع الدرجات چار ماہ بھی حکومت نہ کر سکا کہ مر گیا۔ رفیع الدولہ کی تخت نشینی کی مدت بھی چار ماہ سے زائد نہ تھی۔ احمد شاہ کو اندھا کر دیا گیا، پھر قید کر دیا گیا۔ اور عالمگیر ثانی کو قتل کیا گیا۔

قلیل عرصہ میں گیارہ بادشاہوں کا تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد تخت نشین ہونا اور عبرتناک انجام کو پہنچنا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مملکت مغلیہ پر نزع کا عالم طاری تھا، بادشاہ کی اپنی کوئی حیثیت نہ تھی، درباری امراء کے ہاتھ میں وہ مٹی کا ایک کھلونا تھا۔ وہ جب چاہتے اس کو زمین پر پٹخ کر ریزہ ریزہ کر دیتے۔ جب سیاسی افراتفری کا یہ عالم ہو تو قوم کے اخلاقی زوال اور معاشی تباہ حالی کے بارے میں کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔

گمراہی اور عیش پسند بادشاہوں کی وجہ سے ملک بھر میں طوائف الملوک کی وبا پھوٹ نکلی۔ جہاں کسی طالع آزما کا حالات نے ساتھ دیا اس نے اپنی آزاد مملکت کا اعلان کر دیا۔ بنگال اور بہار کے پور افتادہ صوبوں پر علی وردی خان نے قبضہ کر لیا۔ اودھ پر برہان الملک اور صفدر جنگ قابض ہو گئے۔ روہیل کھنڈ اور دوآبہ میں روہیلوں اور بنگشوں نے اپنی خود مختاری کا پرچم لہرا دیا۔ دکن میں نظام الملک نے اپنی آزاد حکومت قائم کر لی۔ مسلمان صوبیداروں کی خود غرضی اور عاقبت نااندیشی کے باعث غیر مسلم

ماقتیں بھی سراٹھانے لگیں۔ انھوں نے بھی دہلی کی حکومت کی اطاعت کا قلاوہ گردنوں سے اتار پھینکا۔ مرہٹے، جاٹ اور سکھ جنگجو قومیں تھیں انھوں نے مسلمان آبادیوں پر شبخون مارنے شروع کر دیئے اور جہاں جہاں ان کا بس چلا اپنی آزاد مملکتیں قائم کر لیں۔ داخلی، انتشار کے باعث بیرون ملک سے بھی کئی مہم جو اشخاص نے ہندوستان کو برہہا برس تک خواں یغما بنائے رکھا۔ نادر شاہ ایرانی، احمد شاہ ابدالی کے حملے، بنگال میں انگریزوں کی پیش قدمی اور پلاسی کے میدان جنگ میں جعفر کی غداری سے سراج الدولہ کی شکست اسی دور کے واقعات ہیں۔

اسی پس منظر میں حضرت شاہ ولی اللہ کی شخصیت اور ان کے تاریخ ساز کارنامے نمایاں ہوتے ہیں۔

شہاب الدین غوری جو پہلے مسلم فاتح تھے جنھوں نے ہندوستان میں اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی۔ ان کے دور سے لے کر لودھی خاندان تک تمام حکمران خانوادے سنی اور حنفی تھے۔ لیکن دوسرے مغل بادشاہ نصیر الدین ہمایوں کو شیر شاہ سوری نے شکست دے کر ہندوستان چھوڑنے پر مجبور کر دیا تو اس نے ایران میں جا کر پناہ لی۔ اور کچھ عرصہ بعد ایرانی بادشاہ کی مدد سے اپنا کھویا ہوا تاج و تخت واپس لیا۔ اس وقت سے دربار شاہی میں ایرانی عنصر جو شیعہ تھا، دخل ہو گیا یوں تورانی امراء جو سنی تھے اور ایرانی امراء جو شیعہ تھے ان میں باہمی رقابت کا آغاز ہوا۔ جب تک دورانِ اندیش اور اولوالعزم مغل سلاطین تخت حکومت پر متمکن رہے انھوں نے کوئی ایسی صورت حال پیدا نہ ہونے دی۔ جس میں یہ خلفشار اور کشمکش مملکت کی سالمیت کے لیے نقصان کا باعث ہو لیکن جب کمزور اور عیاش شہزادے تاج شاہی پہن کر تخت طاؤس پر

بیٹھے اس وقت سے اس آویزش نے خطرناک صورت حال اختیار کر لی اور امرار دربار کا جو گروہ غالب آتا۔ وہ اپنے پسند کے شہزادے کو تخت شاہی پر بٹھا دیتا اور پہلے بادشاہ کو قتل کر دیتا یا اس کی آنکھوں میں گرم سلائی پھیر کر اندھا کر دیتا اور قید خانہ کی کسی کوٹھڑی میں اسے بند کر دیتا۔

’جادو ناتھ سرکار‘ جو ہندوستان کا قابل اعتماد مورخ ہے لکھتا ہے:

”آخری مغلیہ دور کی تاریخ انھیں دو گروہوں کی جنگ و جدال کی تاریخ ہے“

سادات بار نے جو شیعہ تھے اپنے ہاتھ مضبوط کرنے کے لیے مرہٹہ جیسی اسلام دشمن طاقت کے ساتھ معاہدہ کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہ کی۔ جنوبی ہند میں سیواجی کی سرکردگی میں مرہٹوں کی تاریخ ایک طوفان بن کر ابھری۔ لیکن عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کی اولوالعزمی نے ان کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملا دیا۔ لیکن ان کی وفات کے بعد پھر انھوں نے ہڑبازی شروع کی اور دہلی کے گرد و نواح تک بڑھتے چلے آئے۔ ۱۷۵۶ء میں انھوں نے جاٹوں کی مدد سے دہلی پر حملہ کیا اور مرہٹوں نے اپریل ۱۷۵۸ء میں لاہور پر قبضہ کر لیا۔ ۹ رذی الحجہ ۱۱۶۲ھ مطابق ۳ اگست ۱۷۶۰ء کو مرہٹوں کے سپہ سالار ”بھاؤ“ نے لال قلعہ پر قبضہ کر لیا۔ اور شاہی حرم سرا کے ساتھ تمام کارخانے ان کے تصرف میں آگئے۔ اگر ۱۲ جنوری ۱۷۶۱ء کو احمد شاہ ابدالی نے پانی پت کے میدان میں مرہٹوں کا خاتمہ نہ کر دیا ہوتا تو یقیناً مغلوں کا تخت طاؤس کسی مرہٹہ بادشاہ کے قدموں میں ہوتا۔ احمد شاہ ابدالی نے پانی پت کے میدان میں دو لاکھ مرہٹوں کو تہ تیغ کیا۔ اسی جنگ میں ان کا سپہ سالار ’بھاؤ‘ اور ان کا متوقع تاجدار ’بسواس راؤ‘ بھی موت کے گھاٹ اتار دیتے گئے۔ ہندوستان کے شمال مغرب میں سکھوں نے

اودھم مچا رکھا تھا جہاں جہاں ان کا تسلط قائم ہوتا وہاں مسلمانوں پر قیامت ٹوٹ پڑتی ان کے مقبوضہ علاقوں میں کسی مسلمان کو اجازت نہ تھی کہ وہ بلند آواز سے آذان دے سکے، انھوں نے مسجدوں کی حرمت و تقدس کو بھی پامال کر دیا تھا۔ مسجدوں میں گزرتے پڑھا جاتا اور مسجد کو مست گڑھ کہا جاتا۔ اسی طرح جاٹ قوم جو دہلی اور آگرہ کے درمیانی علاقہ میں آباد تھی اس نے اس علاقہ کا امن و سکون برباد کر دیا تھا۔ اب دہلی سے آگرہ جانے والی شاہراہ ان کے قبضہ میں تھی جس قافلہ کو چاہتے لوٹ لیتے اور جس قافلہ کو چاہتے منزل کی طرف بڑھتے سے روک دیتے دہلی کے بادشاہ میں یہ دم خم نہ تھا کہ وہ ان سے باز پرس کر سکے۔

نادر شاہ کا حملہ

سید برادران کے خاتمہ کے بعد ایرانی گروہ کی طاقت کمزور پڑ گئی اس لیے انھوں نے نادر شاہ کو ہندوستان پر حملہ کرنے کی دعوت دی۔ نادر شاہ، محمد شاہی عہد میں ۹ رزی الحجہ کو دہلی میں داخل ہوا۔ دوسرے دن عید الاضحیٰ کے خطبے میں محمد شاہ کے نام کے ساتھ نادر شاہ کا نام آتے ہی شہر میں کھرام مچ گیا۔ شہریوں نے نادر شاہ کے سپاہیوں کے ساتھ بد سلوکی کی۔ اس طرح نادر شاہ کو قتل عام اور غارت گری کا موقع مل گیا عید قربان کے تیسرے یا چوتھے روز اس نے قتل عام کا چنگیزی طریقہ اختیار کیا۔ اٹھ نو گھنٹے قتل عام جاری رہا جس میں کم از کم تیس ہزار اور زیادہ سے زیادہ ایک لاکھ آدمی مارے گئے لوٹ مار کا سلسلہ تو کئی ہفتوں تک جاری رہا۔

شاہ صاحب کے عہد میں سیاسی ابتری کا نقشہ آپ نے ملاحظہ فرمایا جس

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ملک میں سیاسی استحکام مفقود ہوتا ہے معاشی بد حالی اور اخلاقی انحطاط خود بخود رونما ہو جاتا ہے عام رعایا کا تو کیا کہنا شاہی مطبخ میں بھی تین تین روز تک آگ نہیں جلتی تھی۔

حضرت شاہ صاحب نے ان ناگفتہ بہ حالات میں ایک بے بس اور خاموش تماشائی کی طرح زندگی بسر نہیں کی بلکہ ہر محاذ پر اپنی خدا داد صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے داد شجاعت دی۔ سیاسی حالات پر قابو پانے کے لیے انھوں نے عیاش بادشاہوں، اخلاق باختہ امراء اور ضمیر فروش رؤساکوں کو خوابِ غفلت سے جھنجھوڑا اور انھیں اپنے فرائض کی ادائیگی کی طرف بڑی سختی سے متوجہ کیا انھوں نے تمام ایسے افراد سے رابطہ قائم کیا جو ملک کو سیاسی تباہی سے بچانے کے لیے معاون ثابت ہو سکتے تھے۔ جب مرہٹوں کی زیادتیاں انتہا کو پہنچ گئیں اور آپ کی دور بین نگاہ نے بھانپ لیا کہ ہندوستان میں کوئی ایسی شخصیت نہیں جو اس طوفانِ بد تمیزی کا رخ موڑ سکے تو آپ نے احمد شاہ ابدالی والی افغانستان سے خط و کتابت شروع کی اور اس کو آمادہ کیا کہ وہ آگے بڑھے اور امت مسلمہ کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو غرق ہونے سے بچائے۔ آپ کی حوصلہ افزائی اور ترغیب پر ہی اس نے ہندوستان پر چڑھائی کی اور پانی پت کے میدان میں مرہٹوں کو فیصلہ کن شکست دی۔ اگر آپ اس کو ترغیب نہ دیتے اور اس کی حوصلہ افزائی نہ کرتے اور ابدالی میدان میں نہ آتا تو معلوم نہیں ان سفاک اور درندہ صفت مرہٹوں کے ہاتھوں امت مسلمہ کا کیا حشر ہوتا۔

آپ نے قوم کی اخلاقی اصلاح کے لیے بھی اپنے علم و فضل کو بڑی سلیقہ شکاری سے استعمال کیا علماء صوفیاء رؤساک، اہل صنعت و حرفت، تجار، زمینداروں کو بڑی شدت

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سے ان کی خامیوں کی طرف متوجہ کیا۔ ہندوستان میں اس وقت آپ کی ہی منفرد شخصیت تھی جو شاہان وقت کے غرور و نخوت کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سچی بات کہہ سکتی تھی۔

ان گوناگوں مصروفیتوں کے باوجود فقر و درویشی سے ان کا تعلق پورے شان و شوکت سے قائم رہا۔ اپنی کثیر التعداد تصنیفات میں انھوں نے صوفیاء کرام کی صحیح تعلیمات کو یوں نکھار کر پیش کیا کہ شکوک و شبہات کی گرد چھٹ گئی اور حقیقت کا رخ زیبا اپنی جملہ رعنائیوں کے ساتھ پھردلوں کو موہنے لگا۔

آپ نے امت کے ہر طبقہ کی اصلاح کے لیے بھرپور کوشش کی۔ علماء فقہاء کو خبردار کیا کہ وہ تقلید جامد سے باز آئیں۔ آپ کی تصنیفات کی تعداد سینکڑوں سے زیادہ ہے قرآن کریم کے فارسی ترجمہ سے لے کر حجۃ اللہ البالغہ جیسی ادق اور پُر از حکمت کتاب تک آپ نے زندگی کا کوئی گوشہ نہیں چھوڑا جس پر طبع آزمائی نہ کی ہو۔

آپ کی تاریخ ساز شخصیت اور حیات افریں کارناموں کے باعث آپ کی شہرت ملک کے گوشہ گوشہ میں پہنچ گئی تھی ہر شخص آپ کو ادب و احترام کی نظر سے دیکھا کرتا تھا۔ آپ کی خداداد مقبولیت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے بعض بلذنبوں نے خود کتابیں تالیف کیں جن میں اپنے عقائد باطلہ کو بیان کیا اور اہلسنت کے عقائد حقہ پر طعن و تشنیع کی حد کر دی پھر ان کتابوں کو حضرت شاہ صاحب کی طرف منسوب کر دیا تاکہ ان کے نام کی وجہ سے ان کھوٹے سکوں کو بھی لوگ آنکھیں بند کر کے قبول کرتے جائیں۔ ان کتب میں جو تصنیف کر کے آپ کی طرف منسوب کی گئیں درج ذیل

ہیں :

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

- ۱- البلاغ المبين
- ۲- تحفة الموحدين
- ۳- قرۃ العینین فی ابطال شہادۃ الحسن
- ۴- الجنة العالیة فی مناقب المعاویہ

خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

علماء محققین نے پوری تحقیق کے بعد یہ ثابت کیا ہے کہ ان کی نسبت حضرت شاہ

صاحب کی طرف محض جھوٹ ہے۔

وہ ایک صوفی گھرانے میں پیدا ہوئے تھے ان کے والد بزرگوار حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ، اپنے زمانہ کے جلیل القدر نقشبندی صوفی تھے اس لیے تصوف سے انھیں فطری لگاؤ تھا۔ وہ اس کی افادیت اور اثر انگیزی کو تو دل سے تسلیم کرتے تھے تصوف کی بنیاد اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پایاں عشق پر ہے۔ آپ کے دل نیاز مند کو جو براہ راست تعلق سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے تھا، وہ آپ کی کتابوں کا مطالعہ کرنے والوں سے محضی نہیں محبوب رب العالمین کی نگاہ لطف و کرم جس طرح آپ کی تربیت فرماتی رہی اور آپ کی خداداد صلاحیتوں کو پروان چڑھاتی رہی اس کی جھلکیاں قارئین کو فیوض الحرمین، درشمین، اس کے علاوہ آپ کی دیگر تصنیفات میں جا بجا نظر آتی ہیں۔ مرقع حسن دلبری صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ کو جو بے پایاں عشق اور بے انداز محبت تھی۔ ان کیفیات نے ان عربی قصیدوں کا روپ اختیار کر لیا جو انھوں نے اللہ تعالیٰ کے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثنا میں نظم کئے ہیں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

یہ دو شعر آپ بھی پڑھیے اور اگر مینازہ محبت سے کوئی گھونٹ نصیب ہوا ہے تو ان میں جو کیف و سرور ہے اس سے لطف اندوز ہونے کی سعادت حاصل کیجئے۔

من شاء فليذكر جمال بثنية
من شاء فليغزل بحب الزيان
ساذكر حبي اللجيب محمدا
اذا ذكر العشاق حب الحبايب

ترجمہ

(۱) جس کا جی چاہے وہ بثنیہ (عرب کی محبوبہ) کے حسن و جمال کا تذکرہ کرتا رہے۔

(۲) جس کا جی چاہے وہ دوسرے سینوں کے عشق میں غزل گوئی کرتا رہے۔

(۳) جب دوسرے لوگ اپنے محبوبوں کے حسن و کمال کی تعریف کریں گے
(۴) میں تو صرف اپنے محبوب سے جن کا نام نامی محمد ہے جذبات عشق کا اظہار کروں گا۔

آپ کا مجموعہ قصائد جس کو آپ نے اطیب النغم فی مدح سید العرب و العجم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک نام سے موسوم کیا ہے۔ ان میں سے قصیدہ بایتہ اور قصیدہ ہمزیہ کے مشکل الفاظ کی تشریح اور ان اشعار کی فارسی شرح بھی آپ نے اپنے مبارک قلم سے لکھی ہے۔

اس کا آخری مطبوعہ ایڈیشن جو میری نظر سے گزرا ہے وہ مطبع مجتہبائی دہلی میں طبع

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہوا اس پر تاریخ طباعت ۱۳۰۸ھ درج ہے یعنی تقریباً چھبیسواں سال پہلے۔
ایک اور مطبوعہ نسخہ اس کے بعد کا بھی میری نظر سے گزرا جس پر تاریخ طباعت ۱۳۱۲ھ
لکھی ہے اس میں کسی بزرگ نے اشعار کی اردو میں تشریح تو کی ہے لیکن حضرت شاہ صاحب
کی فارسی شرح نقل کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی۔ اس کو بھی طبع ہونے سے تقریباً ستر
سال گزر چکے ہیں۔

ضیاء القرآن پبلی کیشنز (وقت) لاہور اور اس کے جواں ہمت اور جواں سال ناظم
عزیز محمد حفیظ البرکات شاہ مستحق صدر تبریک ہیں کہ انھوں نے اس دور میں ان قصائد
کی اہمیت کا احساس کیا اور ان کو حضرت شاہ صاحب کی فارسی شرح کے ساتھ
شائع کیا۔

یہ فقیر بھی اپنے رب کریم کا تہ دل سے شکر گزار ہے کہ اس نے اس پر تقصیر کو یہ
شرف و سعادت ارزانی فرمائی کہ اس شرح کو میں نے اردو کا جامہ پہنایا تاکہ ہمارے عام
قاریین بھی اس سے مستفید ہو سکیں۔ اس مجموعہ قصائد کی جو روحانی اور وجدانی برکتیں ہیں
ان سے لطف اندوز ہونا تو اتنی لوگوں کا حشر ہے۔ جو تخاص نیت سے اس کا مطالعہ
کریں گے لیکن ان کے علاوہ بھی اس مجموعہ قصائد کی طباعت کے گونا گوارے فوائد ہیں۔
اطیب النعم ادب عربی کا ایک شاہکار ہے فصاحت و بلاغت کا ایک حسین مرقع
ہے اور اس کی فارسی شرح اسرار و معانی کا ایک غزیرہ ہے جو چھبیسواں سال
سے گلدستہ طاق نسیاں بنا ہوا تھا عوام تو کجا خواص بھی اس سے استفادہ
کرنے سے محروم تھے اس مجموعہ کی طباعت سے اب محرومی کا یہ دور ختم ہو جائے گا
اور حضرت شاہ صاحب کا ہر عقیدت مند آپ کے اس کلام معجز نظام سے مستفید

ہو سکے گا بلکہ آپ کے عقائد و نظریات سے بھی اس کو آگاہی حاصل ہوگی جس کے باعث وہ طرح طرح کی ان غلط فہمیوں سے اپنا بچاؤ کر سکے گا جس میں آج لوگ کثرت سے مبتلا ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

میری تجویز تو یہ ہے کہ ان پاکیزہ قصائد کو عربی مدارس کے نصاب میں شامل کیا جائے جس طرح ہم نے مرکزی دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ ضلع سرگودھا کے نصاب میں اسے شامل کیا ہوا ہے اس طرح ہم عربی ادب کے نونیز طلبہ میں عربی ادب کا صحیح ذوق پیدا کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے اور یہ بات بھی ان کے لیے حوصلہ افزائی کا باعث ہوگی کہ خاک ہند سے پیدا ہونے والا ایک عاشق رسول اپنے پیارے رسول کی زبان میں کتنی مہارت اور دستگاہ رکھتا ہے اور کس ذوق و شوق سے اپنے جذبات محبت کو بصد ادب و نیاز اپنے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ عالی میں پیش کر کے نگاہ لطف و کرم کا امیدوار بنتا ہے۔

بجائے اس کے کہ ہمارے نصاب میں امرؤ القیس وغیرہ کے قصائد داخل ہوں جن میں جاہلی عربیت تو ہے لیکن اسلامی ادبیت مفقود ہے ہم ایسے قصائد کو داخل نصاب کریں تو یہ بہترین نعم البدل ہوگا۔

ان ابتدائی کلمات کے ساتھ میں شمع جمال مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانوں اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے قدر دانوں اور مداحوں کی خدمت میں یہ مجموعہ قصائد پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

دینا تقبل منا انک انت السميع العليم و تب علینا
انک انت التواب الرحيم بجاہ جیبک الکریم و نبیک

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

الرؤف الرحيم عليه وعلى اله من الصلوات اذكهننا ومن
التحيات انبها ومن التسليمات اوفها -

الفقير الى رحمة ربه
التمسك بذيل نبيه

العبد المسكين
محمد كرم شاه

۱۷ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ

۱۷ جون ۱۹۸۴ء

دارالعلوم محمدیہ نجفیہ

بھیرہ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

قصيدة ابن الطيب

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



ابتدائیہ

الحمد لله الذي علم الانسان ما لم يعلم
والهمم اصناف العلوم والحكم و صلى الله
على سيدنا محمد شفيع المذنبين و وسيلة
المقربين و على اله و اصحابه اجمعين -

اقابعد

می گوید فقیر ولی اللہ عنی عنہ کہ مدح سید المرسلین صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم و نشر مناقب آنحضرت و ذکر دلائل نبوت
آنجناب بے شبہ مثر برکات و موجب درجات است و این
فقیر موفق شد دریں اثنا بنظم قصیدہ بانیہ دریں باب کہ بہ
تبتیح قصیدہ سوادین قارب صحابی (رضی اللہ عنہ) سر برزودہ
و آن قصیدہ بغایت پلیغہ است بر طور عرب اول یسمع
مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رسیدہ و بقبول خاطر

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

شریف مشرف شدہ و قصیدہ این ضعیف ہر چند در اں مرتبہ
نیست کہ در جنب قصائد بلغاریاں ابھاج کردہ شود و لیکن
مشتمل است بر دلائل نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و اشارت
میکند بجلد آن مقاصد ہمہ و خالی از بعض لطافت نیست و چون
بعض الفاظ قصیدہ خالی از غرابت نبود لازم آمد کہ شرح
آن بطریق ایجاز و اختصار کردہ شود مناسب چوں می نماید
کہ ہر مقصدے را بقصیدے متمیز کردہ آید و نام این قصیدہ
اطیب النغم فی مدح سید العرب و العجم مقرر کردہ شود۔
ترجمہ :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں نے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو
وہ نہیں جانتا تھا اور گونا گوں علوم اور حکمتیں اس کے دل میں الہام کیں اور
درد بھیجے اللہ تعالیٰ ہمارے آقا محمد پر جو گنہ گاروں کے شفیع اور مقرر ہیں کے
وسید ہیں اور آپ کی آل پر اور آپ کے جلد صحابہ پر۔

اتابعد

فقیر ولی اللہ حفی اللہ عنہ کہتا ہے کہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی مدح اور آنحضرت کے کمالات کا تذکرہ اور آنحضرت کی نبوت کے
دلائل کا بیان بلاشبہ بڑی برکات کا باعث ہے اور درجات کی بلندی
کا سبب ہے۔ اسی اثنا میں اس فقیر کو بارگاہ الہی سے یہ توفیق ارزانی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہوتی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نامور صحابی حضرت سواد بن قارب کے قصیدہ
باتیہ کے انداز پر ایک قصیدہ نظم کرے۔ حضرت سواد کا قصیدہ از حد
اہل عرب کے انداز بیان کے مطابق از حد بلیغ ہے۔ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے جب اس کو پہلی بار سنا، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے
شرف قبولیت سے نوازا۔ اس ضعیف کا قصیدہ اگرچہ فصاحت و بلاغت میں
اس درجہ پر فائز نہیں کہ اسے بلغار عرب کے قصائد کے پہلو پہ پہلو رکھ کر
فخر و ناز کیا جائے۔ بایں ہمہ میرا قصیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت
کے دلائل پر مشتمل ہے اور بعض اہم مقاصد کی طرف اس میں اشارات ہیں،
اور ادبی لطافت سے بھی وہ بالکل معزاً نہیں ہے جب کہ اس میں بعض
ایسے الفاظ مستعمل ہوئے ہیں جو غریب اور مشکل ہیں۔ اس لیے یہ ضروری معلوم ہوا
کہ ایجاز و اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کی شرح کر دی جائے۔ مناسب
معلوم ہوتا ہے کہ اس قصیدہ کو متعدد فصلوں میں منقسم کر دوں تاکہ ہر فصل میں
ایک مقصد کا بیان ہو۔ اس قصیدہ کا نام ”اطیب التعم فی مدح سید
العرب و العجم“ عرب و عجم کے اقا کی مدح میں پاکیزہ نغمہ، تجویز کیا گیا ہے۔





فصل اول

در تشبیب بذکر بعض حوادث
زمان که در آن حوادث لابد است
از استمداد بروح آنحضرت صلی الله
علیه وسلم و تخلص بذکر مناقب
آنحضرت صلی الله علیه وسلم -

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ترجمہ

اس تمہید میں زمانہ کے حوادث کا تذکرہ ہے کہ ان حوادث سے نجات کے لیے اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح پر فتوح سے مدد طلب کی جائے اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مناقب اور کمال کا ذکر کر کے ان سے نجات حاصل کی جائے۔

لے
كَأَنَّ نَجُومًا أَوْمَضَتْ فِي الْغِيَابِ

عُيُونِ الْأَفَاعِي أَوْ مَرُوسِ الْعَقَابِ

شرح حضرت ناظم

الایماض، درخشیدن برق۔ الغیب، تاریکی، غیاہب، جماعت۔
یعنی گویا ستارگان کے درخشیدند در تاریکیا پشمان یا سر ہاتے کر قدم
است قلق خاطر را بیان میکند ما خود از آنکہ ہر کہ مشوش می شود شبہا بنواب نمی رود و
ستارگان در نظر او بمنزلہ چشم افعی و سر کر قدم می آید۔

تشریح مشکل الفاظ

اومضت: بجلی کا چمکنا۔ غیاہب: یہ جمع ہے اس کا واحد غیب ہے۔ اس کا
معنی تاریکی، اندھیرا ہے۔

الافاعی: افعی کی جمع ہے۔ اس کا معنی ہے: اژدھا۔ عقارب: عقرب کی جمع ہے

اس کا معنی ہے: بچھو۔

ترجمہ

تارے جو گھپ اندھیروں میں چمک رہے ہیں وہ گویا اژدھوں کی چمکدار آنکھیں ہیں،
یا بچھوؤں کے سر میں جن کے دیکھنے سے خوف و دہشت طاری ہو رہی ہے۔

تشریح

یعنی میرے دل کی بے چینی اور اضطراب کا یہ عالم ہے کہ آنکھوں سے نیند اڑ گئی ہے
بے خوابی کا شکار ہوں اور اندھیری رات میں ستاروں کے دیکھنے سے اس طرح خوفزدہ اور
ہراساں ہوں جس طرح زہریلے سانپوں کی چمکتی ہوئی آنکھوں یا بھوؤں کے سروں کو دیکھ کر
انسان مضطرب ہو جاتا ہے۔

۲

إِذَا كَانَ قَلْبُ الْمَرْءِ فِي الْأَمْرِ خَاشِعًا

فَأَضِيقُ مِنَ تَسْعِينِ مَرْحَبِ السَّبَابِ

شرح حضرت ناظم

خاطر امی ثقیل النفس غیر طیب و لانشط۔ سبب، بیابان، سبب جمع۔

رحب بالضم، فراخی۔ رحب وسعة، منہ یقال بلدر حب۔

یعنی وقتیکہ باشد دے مرد در کار ہاتے از کار ہا محزون و پریشان پس در

نظر او تنگ ترمی نماید از عقد تسعین بیابانہائے کشادہ۔

و عقد تسعین عبارت از آنست کہ سر انگشت سبابہ در اصل ابہام بند کنند و

و جبکہ حلقہ بغایت تنگ پیدا شود۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تشریح مشکل الفاظ

خاثر، پڑمردہ، افسردہ، تسعین، انگشت شہادت کو انگوٹھے کی جڑ سے ملانے سے جو تنگ حلقہ بنتا ہے، اہل عرب اسے تسعین کہتے ہیں۔ سباسب؛ جمع ہے اس کا واحد سبب ہے جنگل، بیابان۔ رُحِب؛ فراخی، کشادگی۔

ترجمہ

جب کسی کا دل کسی وجہ سے افسردہ اور پڑمردہ ہوتا ہے تو بیابانوں کی وسعتیں اُن کے نزدیک تسعین کے حلقے سے بھی تنگ تر ہو جاتی ہیں۔

۳

تَشْغَلُنِي عَنِّي وَ عَنِ كُلِّ مَرَّاحِيٍّ
مَصَابِبُ تَقْفُوا مِثْلَهَا مِنْ مَصَابِبِ

شرح حضرت ناظم

تَشْغَلُنِي، شغلہ فہو شاغل و ذاک مشغول، یعنی بازداشتت ازوے۔ تَقْفُوۃ ای

تبعۃ۔

یعنی بازمی دارد مرا از تامل در حال خود و بہرہ مند شدن براحت خود مصیبت ہا کہ از پے درمی آئند مثل خود را از مصائب دیگر۔

تشریح مشکل الفاظ

شغل عنہ، غافل کر دینا۔ تَقْفُوا؛ پیچھے پیچھے آنا۔

ترجمہ؛ ایسے مصائب و آلام نے جن کے پیچھے انہی جیسے تند و تیز مصائب و آلام

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کابیلاب اٹھا چلا آ رہا ہے، مجھے اپنی ذات اور اپنی ساری مسرتوں سے غافل اور بے خبر
کر دیا ہے۔

تشریح

یعنی ہجوم مصائب نے مجھے یوں سراسیمہ اور مدہوش کر دیا ہے کہ نہ میں اپنی نجات و
فلاح کے بارے میں سوچ سکتا ہوں اور نہ ہی راحت و آرام کے جو وسائل مجھے میسر ہیں،
ان سے لطف اندوز ہو سکتا ہوں۔

۴

إِذَا مَا أَتْتَنِي أُرْمَةٌ مَدْلِهِمَّةٌ
تُحِيطُ بِنَفْسِي مِنْ جَمِيعِ جَوَانِبِ

شرح حضرت ناظم

ازمہ: سختی و قحط۔ اوہنام: تاریک شدن شب۔ لیلۃ مدلہمۃ: شب تاریک۔
یعنی وقتیکہ می رسد بمن سختی در غایت تاریکی و صعوبت گرد می آند نفس مرا از جمیع

جوانب من۔

تشریح مشکل الفاظ

ازمہ: شدت، تنگی۔ مدلہمۃ: سخت تاریک۔

ترجمہ

جب مصیبت کی گہری تاریکی مجھے ہر طرف سے اپنے مزغے میں لے لیتی ہے۔

تَطَلَّبْتُ هَلْ مِنْ نَاصِرٍ أَوْ مُسَاعِدٍ
الَّذِي بِهِ مِنْ خَوْفِ سُوءِ الْعَوَاقِبِ

شرح حضرت ناظم

لوذولیاذا، پناہ گرفتن و حرف ”من“ اینجا مانند من است در آیت اطعمہم
من جوع و أمنہم من خوف۔

یعنی می جوئیم کہ آیا بیچ یاری دہندہ و مددکنندہ ہست کہ پناہ گیرم باو تا ترس شدت و
سختی عواقب امور دفع گردد۔

تشریح مشکل الفاظ

تطلب کسی چیز کو تکلف اور کوشش کے ساتھ بار بار طلب کرنا۔ لاذیلو ذلوذا و لیاذا :

پناہ لینا۔

ترجمہ

میں بڑی کوشش سے بار بار ایسے مددگار یا معاون کی جستجو کرتا ہوں جس کے دامن رحمت
میں مجھے برے نتائج کے خوف سے پناہ مل سکے۔ اور امن امان نصیب ہو سکے۔

۶

فَلَسْتُ أَرَى إِلَّا الْحَبِيبَ مُحَمَّدًا
رَسُولَ إِلَهِ الْخَلْقِ جَمِّ الْمَنَاقِبِ

شرح حضرت ناظم

جموم، بسیار شدن آب در چاه، حجم، بسیار۔

یعنی پس نمی بینیم هیچ کس را مگر آن محبوب را که نام مبارک ایشان محمد است صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم پیغامبر خدا تبارک و تعالیٰ و کثیر المناقب۔

تشریح مشکل الفاظ

جم، کثیر، بہت زیادہ۔ مناقب کا واحد منقبتہ ہے اس کا معنی ہے، خصائل حمیدہ۔

ترجمہ

پس ایسا معاون و مددگار جو مصیبت میں دستگیری کرے مجھے کوئی نظر نہیں آتا۔ بجز

اپنے محبوب (دلنواز) کے جس کا اسم گرامی محمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو ساری

مخلوق کے پروردگار کے رسول ہیں اور جن کے محامد و محاسن بے شمار ہیں۔

تشریح

یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہی وہ منبع سعادت و برکات ہے

کہ اگر اپنی نورانی جھلک دکھادیں تو مصائب و آلام کی تاریک رات سحر ہو جاتے، گرتے

ہوں کو سہارا دینے والے، روتے ہوں کو ہنسانے والے، رنج و غم کے بارگراں سے

نجات دینے والے یہی حبیب کبریا ہیں۔

کے

وَمُعْتَصِمِ الْمَكْرُوبِ فِي كُلِّ غَمْرَةٍ

وَمُنْتَجِمِ الْغُفْرَانِ مِنْ كُلِّ تَائِبٍ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

شرح حضرت ناظم

اعتصام؛ چنگ و زردن۔ کراہہ؛ بالضم؛ اندوہ۔ غمرہ؛ دراصل آب بسیار و غرق شدن
در آن۔ بعد ازاں نقل کرده شده یقال غمرات الموت لشدائدہ۔
انتجاع؛ بطلب آب و علت شدن۔

یعنی بنظر نمی آید مگر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ جاتے دست زردن
اندوہ گین است در ہر شدتے۔ و جائے طلب کردن مغفرت است بنسبت ہر توبہ کنندہ
و دریں بیت اشارہ است بمضمون آیت کریمہ و لو انہم اذ ظلموا انفسہم جاءواک
فاستغفروا اللہ و استغفر لہم الرسول لو جدوا اللہ تو اباً مرحیماً۔

تشریح مشکل الفاظ

معتصم؛ اسم ظرف؛ چنگل مارنے کی جگہ مکروب؛ غمزہ، غمرہ؛ پانی کی کثرت اور اس
میں ڈوب جانے کو غمرہ کہتے ہیں اور موت کی شدت کے لیے بھی غمرات الموت کا لفظ عربی
میں مستعمل ہوتا ہے۔ اس سے مراد شدت، سختی، مصیبت ہے۔ غمرہ؛ اسم ظرف؛ وہ جگہ
جہاں لوگ گھاس اور پانی وغیرہ کی تلاش میں جاتے ہیں یعنی امید گاہ۔

ترجمہ

مجھے تو حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ اور کوئی نظر نہیں آتا
جس کے دامن رحمت کو کوئی غمزہ ہر مصیبت کے وقت پکڑ کر پناہ لے سکے، اور ہر تائب
حصول مغفرت کے لیے جس کی بارگاہ اقدس کا قصد کر سکے۔

تشریح

اس شعر میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کے مضمون کی طرف

اشارہ کیا ہے،

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاءوك فاستغفروا الله و

استغفر لهم الرسول لوجدوا الله ثوابا رحيمًا۔

”اگر وہ لوگ جنہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا اسے حبیب! تیری خدمت

میں حاضر ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں اور رسول بھی ان

کے لیے استغفار کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کو بہت توبہ قبول کرنے والا اور

بہت رحم کرنے والا پائیں گے“

فصل اول کے مطالعہ سے حجۃ الاسلام، حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ

کا عقیدہ روز روشن کی طرح عیاں اور آشکارا ہو جاتا ہے کہ آپ اس زندگی میں حوادث و

آلام کے طوفانوں میں گھر جانے کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استمداد کو

ہی اپنے لئے وجہ نجات یقین کرتے تھے آپ کو یقین تھا کہ حضور کی توجہ اور برکت سے

مصائب و آلام کی زنجیریں کٹ جاتی ہیں، رنج و عن کی کالی گھٹائیں کافور ہو جاتی ہیں۔ حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کے لب لعین کو جنبش ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سمت در

میں جنبش و مغفرت کی لہریں اٹھنے لگتی ہیں۔ اسی عقیدہ کو حضرت شاہ صاحب نے

اپنے فصیح و بلیغ انداز میں بڑی دلسوزی اور وضاحت سے بیان کیا ہے۔

وہ لوگ جو اہلسنت پر بارگاہ رسالت میں استفاثر و فریاد کرنے کے باعث کفر و

شرک کی تہمتیں بڑی بے رحمی سے لگاتے ہیں وہ اگر ان اشعار کو اور ان کی اس تشریح کو

جو حضرت شاہ صاحب نے اپنے قلم مبارک سے خود تحریر فرمائی ہے مطالعہ کریں گے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تو امید ہے کہ شرک سازی کے دھندے سے وہ باز آجائیں گے اور شاید ان کے دلوں میں بھی اپنے محبوب و کریم آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ وہی عقیدت و نیاز، وہی محبت و اشتیاق پیدا ہو جاتے جس کے بغیر ایمان نامکمل رہتا ہے۔



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



فصل دوم

در بیان منقبت عظیمہ از
مناقب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم و آن شفاعت کبری
است و تفصیل آن در بخاری
و مسلم مذکور است۔

ترجمہ

اس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بے شمار مناقب و معاد

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سے ایک بہت بڑی منفبت کا بیان ہے اور وہ ہے شفاعت کبریٰ۔ اس کی تفصیلات صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں مذکور ہیں۔

۱

مَلَاذُ عِبَادِ اللَّهِ مَلْجَأٌ خَوْفِهِمْ
إِذَا جَاءَ يَوْمٌ فِيهِ شَيْبُ الذَّوَابِ

شرح حضرت ناظم

یعنی جائے پناہ گرفتار بندگان خدا و گریز گاہ ایشان در وقت خوف ایشان۔
و تئیکہ بیاید روزیکہ دراپ سفید شدن کیسوتے ہاست یعنی روز قیامت۔

و اضافہ ملجا خوفم باوقی ملائیت است۔

و دریں بیت اشارہ واقع شدہ است بایہ کریمہ فکیف تتقون ان کفرتم یوم

یجعل الولدان شیبا السماء منقطرہ۔

تشریح مشکل الفاظ

ملاذ، پناہ لینے کی جگہ۔ ملجا، بھاگ کر جانے کی جگہ۔ شیب، سفیدی۔ ذواتب،

بال، گیسو۔

ترجمہ

یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت کے دن جب کہ شدت خوف سے بال سفید

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ کے بندوں کے لیے پناہ گاہ ہوں گے جہاں وہ خوف سے نجات حاصل کرنے کے لیے دوڑ کر جائیں گے۔

تشریح

اس شعر میں اس آیت کریمہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، فکیف تتقون... (الایہ) اگر تم کفر کرتے رہتے تو اس روز تم عذاب الہی سے کیونکر بچو گے جس سے بچے شدت خوف سے بوڑھے ہو جائیں گے اور آسمان بھٹ جائے گا۔

۲

إِذَا مَا اتَّوْنَا نُوْحًا وَ مُوسَىٰ وَ آدَمًا
وَ قَدْ هَالَهُمْ ابْصَارُ تِلْكَ الصَّعَابِ

شرح حضرت ناظم

صعوبۃ؛ دشواری۔ صعائب جمع صعبتہ۔

یعنی وقتیکہ بیانید بندگان خدا پیش حضرت نوح و حضرت موسیٰ، حضرت آدم صلوات اللہ و سلامہ علیہم حالانکہ در خوف و فرح انداختہ باشند ایشان را دیدن آن

سختی ما۔

تشریح مشکل الفاظ

حال و خوفزدہ کرنا۔ صعائب؛ صعوبت کی جمع ہے جس کا معنی ہے؛ دشواری، مشکل۔

ترجمہ

جب ساری دنیا شفاعت کے لیے حضرت نوح، حضرت موسیٰ اور حضرت آدم

علیہم السلام کے پاس آئے گی تو اس دن کی دشواریوں اور تکلیفوں کو دیکھ کر یہ حضرات خود بھی خوفزدہ ہوں گے۔

۳

فَمَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ عِنْدَ هَذِهِ
نَبِيِّ وَلَمْ يُظْفِرْهُمْ بِالْمَاءِ رَبِّ

شرح حضرت ناظم

ما یعنی عنک هذا ای ما یعنی گ - اظفار - فیروزی دادن - مآرب : بضم الراء و فتح ، حاجت ۔

یعنی پس نفع نداد ایشاں راتزدیک ایس سختیہا پہنچ پیغامبرے و فیروز نساخت ایشاں راتزدیک پیغمبرے در مطلب ہا۔

تشریح مشکل الفاظ

ما کان یعنی عنک هذا، یعنی وہ چیز تجھے کوئی نفع نہیں پہنچا سکتی۔ تجھے مستغنی نہیں کر سکتی۔
یظفر: اظفار باب افعال سے ہے، کسی کو کامیاب بنا دینا۔ مآرب، مآرب کی جمع ہے اس کا معنی ہے: حاجت۔

ترجمہ

لوگوں کی ان انبیاء کرام کی خدمت میں حاضری انھیں کوئی نفع نہیں پہنچاتے گی اور نہ ہی وہ اپنے مقاصد کے حصول میں ان کو کامیاب کریں گے یعنی کسی کو مجال دم زدن نہ ہوگی کوئی بارگاہ الہی میں لوگوں کی شفاعت کے لیے لب کشائی کی جرات نہیں کرے گا۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

هَذَا رَسُولُ اللَّهِ يَنْحُو لِرَبِّهِ
شَفِيعًا وَفَتَّاحًا لِبَابِ الْمَوَاهِبِ

شرح حضرت ناظم

نحو، اہنگ کردن۔ یعنی در آن وقت قصد کند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بجانب پروردگار خود در حالتیکہ ارادہ شفاعت دارد و ارادہ کشادن دروازہ بخششہا دارد۔

تشریح مشکل الفاظ

ینحو، قصد کرنا۔

ترجمہ

اس وقت اللہ تعالیٰ کا محبوب رسول گنہ گاروں کی شفاعت کے لیے اور بخششوں کے دروازوں کو کھولنے کے لیے بارگاہ الہی میں حاضری کا قصد کرے گا۔

فَيَرْجِعُ مَسْرُورًا بِنَيْلِ طَلَابِهِ
أَصَابَ مِنَ الرَّحْمَنِ أَعْلَى الْمَرَاتِبِ

شرح حضرت ناظم

پس بازگردد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شادمان بیافتن مقصود خود در حالتیکہ یافتہ است از جناب حضرت رب العزت اعلیٰ مراتبہا۔

تشریح مشکل الفاظ

طلاب مقصد۔

ترجمہ

پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنا مقصد حاصل کرنے کے بعد شاداں و فرحاں واپس تشریف لائیں گے اور خداوند رحمن کی بارگاہ سے آپ کو اعلیٰ مراتب ارزانی ہوتے ہوں گے۔ فصل اول میں حضرت شاہ صاحب نے اس دنیا میں مصائب و آلام کے گردابوں میں بچکولے کھانے والوں کو ذاتِ مصطفویٰ کی گرم گسترلیوں کی طرف متوجہ کیا اور بتایا کہ جب مجھے چاروں طرف سے مصیبتیں گیر لینی ہیں اور مجھے کوئی پناہ دینے والا اور میری دستگیری کرنے والا نظر نہیں آتا تو اس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دستِ کرم کشو، مشکل کے لیے اُگے بڑھتا ہے اور مصائب و آلام کی کالی گٹائیں اُٹا فانا ناپید ہو جاتی ہیں۔ اس فصل میں قیامت کے روز حضور کی جو عنایات اور احسانات گنہ گاروں پر ہوں گے ان کا ذکر فرمایا جا رہا ہے کہ سب لوگ جلالِ خداوندی سے لرزہ بر اندام ہوں گے اور کسی کو مجالِ دم زدن نہ ہوگی اور آخر کار باہمی مشورہ سے یہ طے پائے گا کہ چلیں کسی اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے کی بارگاہ میں اور اس سے شفاعت کے لیے درخواست کریں۔ چنانچہ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ آپ ابو البشر ہیں، آپ کی آفرینش اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ قدرت سے کی ہے۔ آپ زمین میں اپنے پروردگار کے نائب ہیں، تمام فرشتوں کو اس نے حکم دیا کہ آپ کو سجدہ کریں۔ ہم آپ کی اولاد ہیں سخت بد حال اور لاچار ہیں ہم پر رحم فرمائیں اور ہمارے لیے بارگاہِ الہی میں شفاعت کی التجار کریں۔ آپ اس درخواست کو منظور کرنے سے معذرت کر دیں گے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اور نفسی نفسی کا اعلان کریں گے۔ وہاں سے مایوس ہو کر لوگ آدم ثانی حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہاں سے بھی ٹکے سا جواب ملے گا۔ یکے بعد دیگرے تمام اولوالعزم انبیاء و رسل کے دروازوں پر دستک دینے کے بعد اور مایوس ہونے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑی شان از زانی فرمائی ہے بغیر باپ کے آپ کو پیدا کیا ہے، آپ کو بڑے عظیم معجزات سے نوازا ہے۔ ہم حاضر ہوتے ہیں ہمارے لیے شفاعت فرمائیں۔ آپ بھی سابقہ انبیاء کی طرح خود شفاعت کرنے سے معذوری کا اظہار کریں گے لیکن کہیں گے میں تمہیں ایک ایسی ہستی کے پاس بھیجتا ہوں جس کی بارگاہ میں حاضر ہونے والا کبھی ناکام واپس نہیں لوٹتا۔ چنانچہ وہ سب کو بارگاہ محمدی میں حاضر ہونے کی ہدایت فرمائیں گے۔ اب شیخان کی روایت کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

فیقول عیسیٰ، لست هناکم لکن ائتوا محمداً عبداً غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تاخر فیا تونی فاقوم فامشی بین سماطین من المومنین فی استاذن علی فاذا رات ربی وقعت له ساجداً فیدعی ما شاء الله ان یدعی ثم یقال ارفع یا محمد راسک قل تسمع و اشفع تشفع و سل تعط۔

ترجمہ: حضور نے فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام معذرت کریں گے لیکن ان سب کو کہیں گے کہ محمد مصطفیٰؐ کی خدمت میں جا کر حاضری دو، وہ اللہ تعالیٰ کے ایسے برگزیدہ بندے ہیں جن کی پہلی اور پچھلی سب خطاؤں کو معاف کر دیا گیا ہے۔ پس سارے لوگ میری خدمت میں حاضر ہوں گے، میں اٹھ کھڑا ہوں گا اور مومنین کی دو صفوں کے درمیان چلتا ہوا بارگاہ الہی میں حاضری کا اذن طلب کروں گا اور برب اپنے رب کریم کو دیکھوں گا تو اس کے لیے سجدہ ریز

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہو جاؤں گا۔ پس اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہیں گے مجھے سجدہ میں رہنے دیں گے۔ پھر حکم ہو گا، اے محبوب! اے محمد! سجدہ سے اپنا سر مبارک اٹھاؤ، تم کو میں سنوں گا۔ تم شفاعت کرو میں شفاعت قبول کروں گا۔ تم مانگو میں دیتا جاؤں گا۔“

اس دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان محبوبی ظاہر ہوگی اور دنیا کو بارگاہ الہی میں مقام محمدی کا کچھ علم ہو گا۔ یہ شیخین کی مفصل حدیث کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے تفصیل کے لیے اصل کتابوں کی طرف رجوع فرمائیں۔ خود اللہ تعالیٰ اپنی کتاب مقدس میں ارشاد فرماتے ہیں؛
ومن الليل فتعبد به نافلة لك عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا۔

اے میرے محبوب! سحری کو اٹھ کر نماز تہجد ادا کیا کرو، ہم عنقریب آپ کو مقام محمود پر فائز کریں گے جہاں جن وانس اور ملائک سب تیری تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم غلاموں کو اس دنیا میں بھی اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے سحاب جود و کرم سے سیراب کرتا رہے اور قیامت کے دن بھی حضور کے لوار الحمد کے نیچے عشاق نبوی کے زمرہ میں ہمارا حشر ہو۔ آمین ثم آمین بجاہ شفیع المذنبین و وسیلتنا فی الد صلی اللہ علیہ وسلم۔





فصل سوم

در بیان نوعی از دلایل
نبوت که بشارت مع انبیاء سابقین
است بوجود آنحضرت صلی الله تعالی
علیه وسلم و درین جا اشارتست
بنسب اظهار آنحضرت صلی الله علیه وسلم

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ترجمہ

اس میں دلائل نبوت کی ایک قسم بیان کی گئی ہے یعنی وہ بشاراتیں جو انبیاء سابقین نے حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وجود مسعود کے بارے میں لوگوں کو سنائیں اور یہاں پر اشارہ ہے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نسب پاک کی طرف۔

سَلَالَةُ إِسْمَاعِيلَ وَالْعِرْقُ نَائِرٌ
وَأَشْرَفُ بَيْتٍ مِنْ لُؤْيِ بْنِ غَالِبٍ

شرح حضرت ناظم

سلالة الشئ: ما استخرج منها۔ نازع: النزع الجذب ونزع القوس جذبها۔
عرق: بالكسر ويخ۔ لؤي: بضم اللام وفتح بمره وتشديد ياء: جد اعلیٰ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

یعنی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلاصہ است برآمدہ از حضرت اسماعیل
واصل بجانب خود کشندہ است فرع را یعنی البتہ فرزند پیدر میانند۔ و قبیلہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم شریف ترین قبائل اولاد لؤی بن غالب است۔

و دریں بیت اشارتست بآن قصہ کہ فرشتہ نزدیک ہاجرہ بشارت داد کہ از اولاد
فرزند تو پیغمبر سے پیدا شود۔ و اشارتست بمضمون حدیث ان الله اصطفى كنانة
من ولد اسماعيل واصطفى قريشا من كنانة واصطفى من قريش بني هاشم
واصطفاني من بني هاشم۔ رواه مسلم۔

تشریح مشکل الفاظ

سُلالۃ: کسی چیز سے نکالا ہوا خلاصہ۔ عرق: بڑا۔ فازع: یہ نزع سے ماخوذ ہے اس کا معنی ہے، کھینچنے والا۔ جذب کرنے والا۔ اسی سے نزع القوس ماخوذ ہے جس کا معنی ہے: کمان کو کھینچنا۔ لؤی: بضم اللام وفتح ہمزہ اور یا مشدود؛ یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک جد اعلیٰ کا نام ہے۔

ترجمہ

یعنی حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت اسماعیل علیہ السلام کے خاندان کا جوہر اور خلاصہ ہیں اور ان کے تمام محاسن و کمالات سے متصف ہیں اور اصل، فرع کو اپنی طرف کھینچنے والا ہوتا ہے نیز حضور کا قبیلہ لؤی بن غالب کی اولاد میں سے شریف ترین قبیلہ ہے۔

تشریح

اس شعر میں اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ ایک فرشتہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں بشارت دی کہ آپ کے اس فرزند حضرت اسماعیل کی اولاد سے ایک عظیم المرتبت پیغمبر پیدا ہوگا نیز اس شعر میں اس حدیث کے مضمون کی طرف بھی اشارہ ہے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل سے کنازہ کو منتخب فرمایا اور کنازہ سے قبیلہ قریش کو اور قریش سے خاندان بنی ہاشم کو چنا اور مجھے سارے بنی ہاشم سے منتخب فرمایا۔

اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔



۲ بِشَارَةُ عِيسَى وَالَّذِي عَنْهُ عَبْرُوا

بِشِدَّةِ بَأْسٍ بِالصُّحُوفِ الْمَحَارِبِ

شرح حضرت ناظم

ضحک و ضحاک بادشاہ مشہور کہ در کثرت فتوح باں مثل زدہ می شود۔

یعنی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مصداق بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام

است و آن پیغمبرے کہ تعبیر کردہ اند پیغمبران از او باسم ضحک بسبب شدہ قتال۔

و دریں بیت اشارتست بمضمون کریمہ "مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ"

احمد" اشارتست باں قصہ کہ انبیاء سابقین گفتہ اند کہ در آخر زمان پیغامبر ضحک پیدا شود

تشریح مشکل الفاظ

ضحک یا ضحاک: ایک بادشاہ کا نام ہے جو کثرت فتوحات کے باعث مشہور تھا

اب اس کے ساتھ کثرت فتوحات کی مثال دی جاتی ہے۔ المہارب: جنگجو۔

ترجمہ

حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہیں، جیسے

قرآن کریم میں موجود ہے: "و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد" یعنی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک رسول کی آمد کا مژدہ سنایا جو ان کے بعد تشریف لائے گا

اور جس کا نام نامی احمد ہوگا"

اسی طرح دیگر انبیاء نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فتوحات کی کثرت اور

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

میدان جنگ میں شجاعت و بہادری کے باعث آپ کو ضحوک کے لقب سے ملقب کیا ہے۔

۳ وَمَنْ أَحْبَبُوا عَنْهُ بَانَ لَيْسَ خُلُقُهُ
بِفِظِّ وَفِي الْأَسْوَاقِ لَيْسَ بِصَاحِبٍ

شرح حضرت ناظم

ضحب، بانگ و فریاد۔ فظ، مرد درست نحو۔

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پیغمبر است کہ خبر دادہ رند پیغمبران پیشین ازوے
بآن کہ نیت خلق او درشت و نیست در بازار ہا بانگ بلند کنندہ۔

و دریں بیت اشارہ است بحديث دارمی کہ در تورات مذکور است در وصف آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم؛ لیس بفظ ولا غلیظ ولا صحاب فی الاسواق۔

تشریح مشکل الفاظ

فظ، سخت، تند نحو، اجڈ۔ اسواق، یہ سوق کی جمع ہے، بازار، خرید و فروخت کی منڈیاں

صاحب، شور مچانے والا۔

ترجمہ

حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ رسول ہیں جن کے متعلق پہلے انبیاء نے یہ خبر
دی تھی کہ آپ کے خلق میں سختی اور درشتی نہیں ہے اور آپ بازاروں میں آشفته سر لوگوں
کی طرح شور و غوغا کرنے والے نہیں ہیں۔

تشریح

اس شعر میں دارمی کی اس حدیث کی طرف اشارہ ہے کہ تورات میں حضور کی توصیف

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اس طرح بیان کی گئی ہے۔ (ترجمہ) کہ آپ نہ تو درشت نُو ہیں اور نہ سخت دل ہیں اور نہ ہی بازاروں میں چلانے والے ہیں۔

۷
وَدَعْوَةٌ اِبْرَاهِيمَ عِنْدَ بَنَاءِ ۵

بَيْتِكَ بَيِّنًا فِيهِ نِيلُ الرَّغَائِبِ

شرح حضرت ناظم

رغیبہ، عطائے بسیار، رغائب، جماعہ۔

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن پیغامبر است کہ مصداق دعائے حضرت ابراہیم شد وقتے بنیاد کردن وے در مکہ معظمہ خانہ کہ دروے یافتہ شود عطائے بسیار۔
دریں بیت اشارتست بمضمون آیت کریمہ و اذ یرفع ابراہیم القواعد من

البیت و اسماعیل۔ (الایۃ)

تشریح مشکل الفاظ

نیل اپانا۔ رغائب؛ رغیبہ کی جمع ہے، عطا بسیار، بڑی بخشش۔

ترجمہ

یعنی حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وہ دعائے جو آپ نے مکہ مکرمہ میں بیت اللہ شریف تعمیر کرتے وقت مانگی تھی۔ اور اس بیت اللہ شریف میں بندگان خدا کو بڑی بڑی نعمتیں عطا کی جاتی ہیں۔

تشریح

اس شعر میں اس آیت کی طرف اشارہ ہے؛ و اذ یرفع ابراہیم القواعد

من البيت واسماعيل - (الاية)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اس مبارک وقت کا ذکر کیا ہے جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنے فرزند جمیل و جلیل سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی معاونت سے اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر فرما رہے تھے۔ ان قبولیت کی گھڑیوں میں اللہ کے خلیل نے اپنے کریم رحیم پروردگار کی بارگاہ میں دعا کا دامن پھیلا دیا اور دیگر التجاؤں کے ساتھ ساتھ یہ التجا بھی کی: ربنا وابعث فيهم رسولا منهم يتلو عليهم آياتك ويعلمهم الكتاب والحكمة ويزكيهم انك انت العزيز الحكيم۔

ترجمہ: اے ہمارے رب! بھیج ان میں ایک برگزیدہ رسول انہی میں سے تاکہ پڑھ کر سنائے انہیں تیری آیتیں۔ اور سکھائے انہیں یہ کتاب اور دانائی کی باتیں۔ اور پاک صاف کر دے انہیں۔ بے شک بہت زبردست اور حکمت والا ہے۔“

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے استفسار کیا: مجھے پہنچانے ہو میں کون ہوں۔ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے خود ہی ارشاد فرمایا: انا دعوة ابی ابراہیم۔
”میں اپنے باپ ابراہیمؑ کی دعا ہوں۔“



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



فصل چهارم

در بیان نوع دیگر از دلایل نبوت
و تامل در شمایل و اخلاق آنحضرت
صلی الله علیه و سلم است که همه بجهت
اجتماعیه بجز پیغامبر را حاصل نشود قطعاً
هر چند احاد آن خصال مخصوص بانبیاء
نباشد مثل اعتدال خلقت ،
فصاحت لسان ، نفع رسانیدن
بمردمان ، سخاوت و علوهت و

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

شجاعت و عفو و حلم و زہد الی غیر ذلک ۔

ترجمہ

اس میں دلائل نبوت کی ایک اور قسم بیان کی گئی ہے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و شمائل میں غور و فکر کرنا ہے۔ یہ تمام مکارم اخلاق مجموعی طور پر پیغمبر کے سوا کسی کو نصیب نہیں ہوتے اگرچہ ان کمالات میں سے ایک یا دو کمال انبیاء کے علاوہ بھی لوگوں میں پائے جاسکتے ہیں۔ جن کمالات کا یہاں ذکر ہے ان میں اعضاء جسمانی کا متناسب اور موزوں ہونا۔ زبان کا فصاحت و بلاغت سے متصف ہونا، مخلوق خدا کو نفع پہنچانا، سخاوت، علمیت، شجاعت، عفو، حلم، زہد و غیر ذلک۔

۱۰

جَمِيلُ الْمَحْيَا أَبْيَضُ الْوَجْهِ رُبْعَةٌ

جَلِيلٌ كَرَادِيْسٌ أَرْجُ الْحَوَاجِبِ

شرح حضرت ناظم

مَحْيَا: روئے آدمی۔ رَجُلٌ رُبْعَةٌ بَيْنَ الطَّوِيلِ وَالْقَصِيرِ۔ زنج باریکی و درازی۔ وَالْحَوَاجِبِ:

رؤس العظام واحد ہا کر دوس۔

یعنی صاحب جمال است روئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و مائل بسفیدیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و میاں قامت است آنحضرت، پُر و قوی ہست سر استخوانہائے آنحضرت و باریک و دراز و تمام است ابروہائے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تشریح مشکل الفاظ

مُتَبَا: آدمی کا چہرہ۔ رُبْعَة: درمیان قامت۔ نَبِیْتٌ قَدْرٌ دَرَّازٌ قَدْرٌ: کراولیں، جمع ہے کر دوس کی، ہڈیوں کے سروں کو کہتے ہیں۔ جَوْرٌ: گوشت ہوں۔ اَزْجٌ: باریک اور طویل۔ حَوَاجِبٌ، جمع ہے حاجب کی۔ اَبْرُو-

ترجمہ

حضور کا رخ انور من موہنا ہے۔ اس کی رنگت سفید ہے۔ قدمبارک درمیان ہے اور اعضا کی ہڈیاں پر گوشت ہیں اور آپ کے ابرو باریک اور کمان کی طرح طویل ہیں۔

۲ صَبِيحٌ مَلِيحٌ اَدْعَبُ الْعَيْنِ اَشْكَلُ

فَصِيحٌ لَهَا اِلْدَعْمٌ لَيْسَ بِشَائِبٌ

شرح حضرت ناظم

الدرج، شدت سواد العین۔ اشکل العین ای فی بیاضها شیء من حمرة۔ اعمت

الكلام صیرتہ، عجیباً۔ والمراد بہنا ترک الايضاح۔

یعنی خوبصورت یا ملاحظت است آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سیاہی چشم آنحضرت

بہایت کمال بود و سفیدی چشم آنحضرت و سرخی آمیختہ بود با فصاحت است اُن حضرت

نیست رکاکت کلام آنحضرت آمیختہ شدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

تشریح مشکل الفاظ

الصبيح، الوضی، الوجه، روشن چہرے والا۔ ادعج، جس شخص کی آنکھ کی سیاہی

بہت شدید ہو، اس کو ادعج کہتے ہیں۔ اشکل، جس کی آنکھ کی سفیدی میں سرخ ڈورے ہوں

اس کو شکل کہتے ہیں۔ یہ دونوں چیزیں آنکھوں کی خوبصورتی کی انتہا ہیں۔ الاعجام، عجیبت، غیر عربی اسلوب، شائب، ملاحہ ہوا۔

ترجمہ

حضور کا چہرہ مہتاب کی طرح روشن ہے، حضور کا حسن دل لہانے والا ہے چشمہ مازاغ کی سیاہی بہت شدید ہے اور اس کے سفید حصہ میں سُرخ ڈورنوں کی آمیزش نے آنکھوں کو از حد پرکشش بنا دیا ہے۔ آپ کے کلام میں ایسی فصاحت و بلاغت ہے کہ اس میں عجیبت کا شائبہ تک بھی نہیں پایا جاتا۔

۳ وَأَحْسَنُ خَلْقِ اللَّهِ خُلُقًا وَخَلْقَةً

وَإِنْفَعُهُمُ لِلنَّاسِ عِنْدَ التَّوَابَاتِ

شرح حضرت ناظم

یعنی بہترین خلق خدا است درخصلت و در شکل و نافع ترین ایثار است مردمان را

نزدیک ہجوم حوادث زماں۔

تشریح مشکل الفاظ

توآب جمع ہے نائبہ کی مصیبت۔

ترجمہ

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اخلاق کریمہ اور محاسن جہانی میں اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق سے زیادہ حسین و دلکش ہیں اور لوگوں کو جب آلام و مصائب کے طوفان گھیر لیتے ہیں تو اس وقت ان کو سب سے زیادہ نفع پہنچانے والے ہیں یعنی حضور کی دعا اور

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

توجہ سے مصیبت کی گھٹائیں ناپید ہو جاتی ہیں اور رنج و الم کے طوفانوں کا رخ پھر جاتا ہے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حسن ظاہری کے بارے میں حضرت شاہ صاحب نے جن رعنائیوں اور دلربائیوں کا ذکر کیا ہے درحقیقت یہ ان روایات کا خلاصہ ہے جو مستند کتب حدیث میں ان صحابہ کرام سے مروی ہیں جنہوں نے مدینہ جمال مصطفوی کے نظاروں سے اپنی بقیہ آنکھوں کو روشن اور اپنے تار یک دلوں کو منور کیا۔

سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ حضرت انس، حضرت ابوہریرہ، حضرت ہند بن ابی ہالہ، حضرت ربیع بنت معوذہ، یہ اس گروہ کی چند چیدہ ہستیاں ہیں جنہوں نے حضور کے حلیہ مبارک کو اپنے اپنے انداز میں بیان کیا۔

میں عاشقانِ جمالِ نبوت کی تسکین کے لیے چند روایات پیش کرتا ہوں تاکہ انہیں اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کی دلربائیوں کا کچھ اندازہ ہو جائے:

۱۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی آدمی نے دریافت کیا:

أكان رسول الله صلى الله عليه وسلم وجهه مثل السيف؟

کیا اللہ کے رسول کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح (چمکدار) تھا؟

قال: لا، بل مثل الشمس والقمر مستديرا۔

حضرت جابر نے فرمایا: ہرگز نہیں بلکہ حضور کا رخ انور مہر و ماہ کی طرح تابندہ اور

گول تھا۔ (شمائل الرسول لابن کثیر)

۲۔ حضرت اسامہ بن زید روایت کرتے ہیں کہ عمار بن یاسر کے پوتے ابو عبیدہ

نے ایک صحابیہ ربیع بنت معوذہ سے درخواست کی:

صفي لي رسول الله صلى الله عليه وسلم

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اے مادر محترم! مجھے حضور کا حلیہ بتائیے۔

قالت، یا بُنتی! لو رايتہ رايت الشمس طالعة۔

اے میرے بیٹے! اگر تم محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرتے تو

تھیں یوں محسوس ہوتا کہ تم سورج کو طلوع ہوتے دیکھ رہے ہو۔

۳۔ حضرت ابراہیم بن محمد جو سیدنا علیؑ کی اولاد سے ہیں، کہا کرتے: جب ہمارے

جد امجد حضرت علیؑ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان فرماتے تو یوں داد و فصاحت دیتے

قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باطویل المہبط ولا

بالقصیر المتردد وكان رابعة من القوم لم یکن بالجعد القلط ولا

بالسبط۔ كان جعدًا مرجلاً ولم یکن المہتم ولا بالمکثم وكان فی

وجہہ تدویر ابیض مشرب ادعج العینین، اهدب الاشفار،

جلیل المشاش والکتد، أجرد ذو مسربة شثن الکفین والقدمین

اذا مشی تفلع کانهما یحط فی صلب و اذا التفت التفت معاً۔ بین

کتفیہ خاتم النبوة وهو خاتم النبیین اجود الناس صدرا و اصدق

الناس لهجة والینهم عریكة و اکرمهم عشيرة۔ من رآه

بديهة هابة ومن خالطة معرفة احبة یقول ناعته لم

ام قبله ولا بعده مثله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(شہائل ترمذی)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

بہت لمبے قد کے تھے اور نہ بہت پست قامت، آپ میانہ قد تھے۔ آپ کے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

موتے مبارک بہت گھنگریا لے بھی نہ تھے اور بالکل سیدھے لمبے بھی نہ تھے بلکہ متوسط درجے کے گھنگریا لے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ فریب بھی نہ تھے اور چہرہ بالکل گول بھی نہ تھا بلکہ چہرہ مبارک گولائی مائل تھا رنگت پسید جو سرخی مائل تھی۔ آنکھیں خوب سیاہ سرگرم تھیں بلکہ دراز تھیں، جوڑ اور کندھے مضبوط تھے۔ کہیں بال نہ تھے۔ صرف بالوں کی ایک لکیر تھی جو سینے سے ناف تک چلی گئی تھی۔ دست مبارک کی ہتھیلیاں اور پاؤں پر گوشت تھے جب راہ چلتے تو قدم زور سے اٹھاتے گویا بلندی سے نشیب کی طرف اتر رہے ہیں۔ جب کسی کی طرف پھرتے تو پوری طرح پھرتے۔ دونوں مبارک کندھوں کے درمیان مہربوت تھی اور آپ خاتم النبیین تھے۔ سب لوگوں سے زیادہ سخی، سب لوگوں سے زیادہ زبان کے سچے اور نرم طبیعت، نرم خو، بڑے شریف گھرانے کے چشم و چراغ تھے۔ جو آپ کو دیکھتا تھا وہ ہیبت نبوت سے خوفزدہ ہو جاتا اور جو جان پہچان کر میل بول کر تا وہ سو جان سے فریفتہ ہو جاتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت بیان کرنے والے کو یہ کہنا پڑتا کہ اس نے نہ پہلے کبھی آپ کا مثل دیکھا ہے اور نہ بعد میں کبھی آپ کا کوئی ہمسر نظر آیا ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔

سچی بات تو یہ ہے کہ بارگاہ نبوت کے شاعر حضرت حسان کے ان دو شعروں کے بعد کسی

مزین گیت گو کی مجال ہی نہیں رہتی۔

و اجمل منك لم ترقط عینی

و احسن منك لم تلد النساء

خلقت مبراء من كل عیب

كانك قد خلقت كما تشاء

ترجمہ: میری آنکھوں نے آج تک آپ سے زیادہ صاحبِ جمال کوئی نہیں دیکھا۔

اور کسی زمانہ میں کسی جگہ میں کسی عورت نے آپ جیسا حسین بچہ نہیں جنا۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

آپ کو ہر قسم کے عیوب و نقائص سے پاک کر کے پیدا کیا گیا ہے۔
یوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ کی تخلیق آپ کی مرضی کے مطابق کی گئی ہے۔

۴۷ **وَاجُودُ خَلْقِ اللَّهِ صَدْرًا وَنَائِلًا
وَإِبْسَاطُهُمْ كَفًّا عَلَى كُلِّ طَائِفَةٍ**

شرح حضرت ناظم

نیل: یافتن و عطارانائل گویند معنی اسم مفعول چنانچہ درعیشہ راضیہ گفتہ اند۔
یعنی سخی ترین خلق خداست باعتبار سینہ و باعتبار عطا۔ و کشادہ کنندہ ترین ایشان
است دست را بر ہر سوال کنندہ۔

تشریح مشکل الفاظ

اجود: بہت سخی۔ نائل: اگرچہ اسم فاعل ہے لیکن معنی اسم مفعول ہے یعنی عطیہ۔

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باعتبار سینہ و باعتبار
عطیات سب سے زیادہ سخی ہیں اور ہر سائل کے لیے آپ کا دست کرم سب سے زیادہ کشادہ
یعنی کبھی کوئی سائل بارگاہ عالی سے خالی نہیں جاتا بلکہ جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی جود و سخا سے بہرہ ور کرتے ہیں اس کی آنے والی نسلیں بھی اس سخاوت سے بہرہ ور
ہوتی رہتی ہیں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

۵۷ وَأَعْظَمَ حُرِّ لِلْمَعَالِي نُهُوضَةً

إِلَى الْمَجْدِ سَامِرٍ لِلْعِظَائِمِ خَاطِبٍ

شرح حضرت ناظم

حر: آزاد و جوانمرد۔ معالی جمع معسلات بمعنی بلندی قدر و منزلت عظام جمع عظیمہ بمعنی

مرتبہ بلند۔

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بزرگ ترین جوانمرد ایست کہ برائے مراتب بلند
برخواستن او باشد بسوئے بزرگی ترقی کند و کار ہائے بزرگ را طلب نماید کیسے ازاں شریفیہ
را خواستگاری کند۔

تشریح مشکل الفاظ

حر: جوانمرد جس کی بلند ہمت معمولی اور حقیر کاموں میں الجھ کر نہیں رہ جاتی بلکہ وہ ہمیشہ اعلیٰ
مقاصد کے لیے مصروف جہاد رہتا ہے۔ معالی: جمع ہے معسلات کی، قدر و منزلت کی بلندی۔
عظام، جمع ہے اس کا واحد عظیمہ ہے اس کا معنی ہے: بلند مراتب۔ خابط: منگیتر کو کہتے ہیں
جو کسی دو شیزہ کا رشتہ طلب کرتا ہے۔ اب اس کا اطلاق ہر اعلیٰ اور ارفع چیز کے طلب گار
پر بھی ہوتا رہتا ہے۔ نھوض: کوئی اہم کام انجام دینے کے لیے اٹھ کھڑا ہونا۔ کاھلی اور
ستی کو چھوڑ کر مصروف تنگ و دو ہو جانا۔

ترجمہ

حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جوانمردوں سے عظیم ترین ہیں۔ آپ ہمیشہ
بلند سے بلند تر مقامات پر رسانی حاصل کرنے کے لیے کمر بستہ رہتے ہیں، آپ بزرگیوں کی

طرف پر کٹا رہتے ہیں اور عظیم مقاصد کی طلب آپ کو بے قرار رکھتی ہے۔

۶ تَرَى أَشْجَعَ الْفُرْسَانَ لَا ذَبْطَهُرَهُ

إِذَا احْمَرَّ بَأْسٌ فِي بَيْسِ الْهَوَاجِبِ

شرح حضرت ناظم

غذاب بنیس امی شدید۔ احمر البأس امی اشتداد الحرب۔ يقال خرج القوم الى

مواجم امی مصارعهم۔

یعنی مے بنی شجاع ترین سواراں را کہ پناہ گرفتہ است ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم وقتیکہ سخت شد کارزار در معرکہ ہاتے سخت۔

تشریح مشکل الفاظ

لاذیلو ذہ پناہ لینا۔ احمر، سُرخ ہونا۔ بَأْسٌ : جنگ، جب جنگ شدت اختیار کر لیتی

ہے اور سُرخ خون کے دریا بہنے لگتے ہیں تو اس وقت عرب کہتے ہیں : احمر البأس۔

بنیس : شدید سخت۔ المواجب : مصارع، جہاں میدان جنگ میں قتل ہونے والوں کی

لاشیں گرتی ہیں۔ الموجب جمع المواجب الموت : يقال خرج القوم الى مواجم امی الى

مصارعهم (المنجد) موجب کا دوسرا معنی موت ہے اس کی جمع بھی مواجب ہے۔ کہا جاتا ہے کہ قوم اپنی

قتل گاہوں کی طرف نکلی۔ (المنجد)

ترجمہ : تو دیکھے گا کہ بڑے بہادر شہسوار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت کے پیچھے پناہ لیتے

ہیں جب گھمسان کی جنگ ہو رہی ہو اور مقتولوں کی لاشیں اپنی قتل گاہوں میں گر رہی ہوں۔

۷۰
وَإِذَا هُمْ قَوْمٌ مِنْ سَفَاهَةِ عَقْلِهِمْ

وَلَمْ يَذْهَبُوا مِنْ دِينِهِ بِمَذَاهِبٍ

شرح حضرت ناظم

یعنی ایذا داند آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جماعاً بسبب کوتاہی عقل خود و نرفتن

در راہ از دین او۔

ترجمہ

ایک جماعت نے اپنی کم عقلی اور بے وقوفی کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو طرح طرح کی ازیتیں پہنچائیں اور آپ کے دین میں سے کسی راستہ کو اختیار نہ کیا۔

۷۱
وَمَا زَالَ يَدْعُوا رَبَّهُ لِيَهْدَاهُمْ

وَإِنْ كَانَ قَدْ قَاسَى أَشَدَّ الْمَتَاعِبِ

شرح حضرت ناظم

پس ہمیشہ دعائی کر دپروردگار خود را برائے راہ نمودن ایشان اگر پیہ کشیدہ بود

سخت ترین مشقتہا۔

و دریں دو بیت اشارہ است بآن قصہ کہ کفار بر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سنگ می دنداختند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم می فرمود: اللهم اهد قومی فانهم

لا يعلمون۔

تشریح مشکل الفاظ: قاسی، چکھنا، برداشت کرنا۔ متاعب جمع ہے متعبہ اور

متعقب کی تکلیف، شدت۔

ترجمہ

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ایذا پہنچانے والے کفار کی ہدایت کے لیے اپنے رب کی بارگاہ میں دعائیں مانگتے رہتے اگرچہ ان کے ہاتھوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی تکلیف وہ مصیبتیں برداشت کی تھیں۔

طائف میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دعوتِ حق کے لیے تشریف لے گئے اور وہاں کے اوباشوں نے طائف کے رتیلوں کے ایما پر جس بے رحمی سے اس ذاتِ اقدس پر سنگباری اور سخت باری کی اور اپنی زبانوں سے طعن و تشنیع کے زہر میں بھجے ہوئے تیر بے محابہ برساتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک پنڈلیاں لوہاں ہو گئیں ان کے نرغے سے نکل کر جب حضور طائف کے باہر ایک چٹمے پر پہنچے تو مختلف فرشتے حاضر ہوئے، باد و باران کے فرشتے نے عرض کی: اجازت ہو تو ان بد بختوں کو پر ایسا طوفان مسلط کر دوں کہ ان کا نام و نشان باقی نہ رہے۔ پہاڑوں کے فرشتے نے آکر عرض کی: ارشاد ہو تو اس پہاڑ کو اوندھا کر دوں، اور ان میں سے کوئی بھی زندہ نہ رہے۔ لیکن اس سرِ ابرارِ رحمت بن کر تشریف لانے والے نبی مکرم نے ملائکہ کی ان پیشکشوں کو شرف قبول نہ بخشا بلکہ بارگاہ الہی میں ان پاکیزہ جملوں سے ان کی معذرت خواہی بھی کی اور ان کی ہدایت کے لیے دعا بھی مانگی، عرض کی: اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔ (اے اللہ! میری قوم کو ہدایت دے ان کی یہ ستم کیشیاں فقط اس لیے ہیں کہ وہ حقیقت کو نہیں پہچانتے۔

۹ وَمَا زَالَ يُعْفُو قَادِرًا عَنِ مُسِيئِهِمْ،

كَمَا كَانَ مِنْهُ عِنْدَ جِبْذَةِ جَاذِبٍ

شرح حضرت ناظم

الجبذة: لغته في الجذب - وقيل مقلوب -

یعنی ہمیشہ عفو فرماتا رہتا ہے اور بدی کنندہ ایشاں حالانکہ قادر بود بر انتقام چنانکہ واقعہ شد از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک کشیدن جامہ از اعرابی کہ کشیدہ بود دریں بیت اشارہ است بحديث انس کہ اعرابی ردائے مبارک آنحضرت را صلی اللہ علیہ وسلم از پس پشت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کشید تا آنکہ اثر کرد در منکب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و وہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبسم فرمود و اورا چیزے عطا فرمود۔

تشریح مشکل الفاظ

مستی: برائی کرنے والا۔ جبذہ: کھینچنا۔ اس کے بارے میں اہل لغت نے یہ تحقیق کی ہے کہ یا تو جذب کی ایک لغت جبذہ ہے اور یا یہ جذب کا مقلوب ہے یعنی با۔
مؤخر کو مقدم کر دیا اور ذال مقدم کو مؤخر کر دیا۔

ترجمہ و تشریح

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قدرت و اختیار کے باوجود ہر اذیت پہنچانے والے کو معاف فرماتے رہے۔ جس طرح اعرابی نے جب سختی سے چادر کو حضور کی گردن مبارک میں پھینچا یہاں تک کہ وہاں نشانات پڑ گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر بھی غضبناک

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہو کر اس سے انتقام نہیں لیا بلکہ اس بد اخلاقی کے بدلے میں تبسم فرمایا اور اس کو اپنے
انعام سے نوازا۔

ثُمَّ مَا زَالَ طَوَّلَ الْعُمُرَ لِلَّهِ مُعْرِضًا

عَنِ الْبَسْطِ فِي الدُّنْيَا وَعَيْشِ الْمَرَاذِبِ

شرح حضرت ناظم

مرازب جمع ہے مرزبان؛ والمرزبان الفارس الشجاع؛ المقدم على القوم دون الملك

معرب۔

یعنی ہمیشہ بوجہ طول عمر خود برائے رضائے خدا معرض از رفاہیت در دنیا و از عیش

رؤسا، عجم۔

تشریح مشکل الفاظ

معرض؛ روگردانی کرنے والا۔ بسط کشادگی۔ مرازب یہ مرزبان کی جمع ہے، مرزبان

ایک بہادر شہسوار کو کہتے ہیں جو اپنی قوم کا پیشوا ہوتا ہے اور اس کا درجہ بادشاہ سے نیچے

ہوتا ہے معرب ہے یعنی اس فارسی لفظ کو عربی بنایا گیا ہے۔

ترجمہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم عمر بھر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لیے دنیا

کے اموال کی فراوانی اور عجمی رتیبوں کی عیش و عشرت سے روگردانی کئے رہے باوجود اس

بات کے کہ اموال غنیمت کی کثرت تھی اور صحابہ کرام کے احوال بھی بہت بہتر ہو گئے تھے

لیکن کاشتائے نبوت میں وہی سادگی تھی کھانا بھی سادہ، رہائش کا سامان بھی سادہ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کبھی کھجوریں کھا کر اوپر سے پانی کے چند گھونٹ پی لیتے، کبھی جو کی روٹی کھا کر اٹھ پہر گزار لیتے۔

اسی طرف اعلیٰ حضرت بریلوی نے اشارہ فرمایا ہے۔

دو جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا

اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

لے **بَدِيعُ كَمَالٍ فِي الْمَعَانِي فَلَا مَرِيءٌ**

يَكُونُ لَهُ مِثْلًا وَلَا بِمُقَارِبٍ

شرح حضرت ناظم

یعنی بے نظیر است کمال او در جمع اوصاف پس نیست بیچ مردے مانند او

و نیست بیچ مردے نزدیک باد در جمع در میان بدیع و معانی ایہام تطبیق است و این

آخر فصل رابع است، بدیع کمال دلالت میکند بر انتہائے اس کلام و بمنزلہ نتیجہ است

آں را۔

تشریح مشکل الفاظ

بدیع: بے نظیر۔ مقارب: قریب پہنچنے والا۔

ترجمہ

یعنی تمام اوصاف معانی میں آپ کا کمال بے نظیر و بے مثال ہے۔ آپ کا

ان کمالات میں ہمسر ہونا تو کجا کوئی قریب پہنچنے کا بھی دعویٰ نہیں کر سکتا۔ بے شک حضور صلی اللہ

علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہر کمال میں اور ہر خوبی میں وہ مرتبہ بلند ارزانی فرمایا کہ دنیا کا کوئی

شخص، کوئی نبی، رسول یا کوئی فرشتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری کا تو کجا حضور کے

نزدیک پہنچنے کا بھی دعویٰ نہیں کر سکتا۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



فصل پنجم

در اشاره بنوع دیگر از دلائل نبوت و آن شامل است
در حال عرب و عجم و عادات و مذاہب ایشان پیش از بعثت
حضرت پیغامبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ ببداهت عقل فہمیدہ
وے شود کہ لطف الہی مقتضی تغیر آں اوضاع است و تامل در

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حال آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از امانیت و عدم مخالفت علماء و شہرت بامانت کہ این ہمہ دلالت میکند بر صدق دعوی نبوت و تامل در اصلاح آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر ملت را با حسن وجہ و این استدلال بدان ماند کہ ہر کہ عدالت ملک عادل را می داند اگر ببیند کہ رعیت او راہ فساد پیش گرفتہ اند یقین میکند کہ بادشاہ البتہ زجر و منع خواهد کرد و بر سر آن جماعت قہر مانے را مستط نخواہد ساخت کہ تغیر اوضاع ایشان نماید و چون کسے دعوائے کند کہ من طبیب و مداواکنند مرضارا و ایشان شفا یابند یقین دانستہ شود کہ صادق ہست در دعوی خود۔

ترجمہ

پانچویں فصل میں ایک دوسرے انداز سے دلائل نبوت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس میں عرب و عجم کے احوال، ان کی عادات اور مذاہب کا ذکر ہے جن پر وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے کار بند تھے اور یہ بات باسانی سمجھ آرہی تھی کہ لطف خداوندی ان حالات کی تبدیلی کا مقتضی ہے نیز آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امی ہونے اور علماء کی صحبت سے دور رہنے اور امانت کی صفت سے مشہور ہونے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوی نبوت کی صداقت کی دلیلیں ہیں نیز جس عمدگی سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملت کے حالات کو رو باصلاح فرمایا یہ بھی حضور کی صداقت کی دلیل ہے۔ اور اس استدلال کی مثال یوں ہے کہ جو شخص کسی عادل بادشاہ کی انصاف پسندی کو جانتا ہے اگر وہ دیکھے کہ رعایا فتنہ و فساد کے راستہ پر گامزن ہے تو اس شخص کو یقین ہو جاتا ہے کہ یہ منصف مزاج بادشاہ اپنی رعایا کو زجر و توہین کرے گا، اور ان پر ایک ایسا جابر حاکم مقرر کرے گا جو انھیں غلط روی سے باز رکھ سکے اسی طرح

جب کوئی شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں طبیب ہوں اور بیماروں کا علاج کرتا ہوں وہ اس کے علاج سے شفا یاب ہو جاتے ہیں تو ایسے شخص کے طبیب حاذق ہونے میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا۔

۱۔ اَنَا مُقِيمُ الدِّينِ مِنْ بَعْدِ فِتْرَةٍ
وَتَحْرِيفِ ادْيَانٍ وَطُولِ مَشَاغِبٍ

شرح حضرت ناظم

فترة؛ سستی و زمان میان دو پیغمبر۔ شغب؛ بالجمع تین برانگیختن فتنہ و تباہی۔
یعنی آمد ببادر حالیکہ راست کنندہ دین است بعد سستی اُن مابعد انقطاع رسل و

بعد تغیر ملتھا و بسیار فتنہ ہا و فساد ہا۔

دریں بیت اشارہ است بآن کلمہ در کتب سابقہ مذکور است؛ و لن یقبضہم

اللہ حتی یقیم الملة العوجاء بان یقولوا لا اله الا اللہ۔

تشریح مشکل الفاظ

فترة؛ دو پیغمبروں کی درمیانی مدت۔ مشاغب؛ جمع ہے اس کا واحد ہے شغب؛

فتنہ انگیزی۔

ترجمہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس دین کو درست کرنے کے لیے اس

وقت تشریف لائے جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کئی سو سال تک سلسلہ نبوت

منقطع رہا تھا۔ اور سارے دین تحریف اور بگاڑ کا شکار ہو چکے تھے اور فتنہ انگیزیوں

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اور تباہ کاریوں نے بڑا طول کھڑ لیا تھا۔

تشریح

اس بیت میں کتب سابقہ کی ایک پیشین گوئی کی طرف اشارہ ہے؛ لہٰذا یقبضہم اللہ حتی یقیم الملة العوجاء بان یقولوا لا اله الا اللہ یعنی اللہ تعالیٰ اس نبی آخر الزمان کی روح مبارکہ کو اس وقت تک قبض نہیں کرے گا جب تک وہ ایک طیر طھی ملت کو راہ راست پر گامزن نہ کر لیں گے اور سب لا اله الا اللہ کے عقیدہ توحید پر صدق دل سے ایمان نہ لے آئیں گے۔

۲۰ فَيَا وَيْلَ قَوْمٍ يُشْرِكُونَ بِرَبِّهِمْ

وَفِيهِمْ صُوفٌ مِنْ وَخِيمِ الْمَثَالِبِ

شرح حضرت ناظم

وخیم: امی ثقیل۔ مثالب: عیبا و نقصا، مثلبہ یکے۔

یعنی پس و لے اُن قوم را کہ شریک مقرر میکنند با پروردگار خویش و دریں جماعت

انواع بسیار است از عیبہائے گراں و نقصا۔

دریں بیت اشارتست بحال مشرکان عرب۔

تشریح مشکل الفاظ

وخیم: جس کا نتیجہ ہولناک ہو۔ مثالب جمع ہے اس کا واحد مثلبہ: نقص، عیب۔

ترجمہ

صدحیف! اس قوم پر جو اپنے رب کا شریک ٹھہراتی ہے اور ان میں گونا گوں

بڑے بڑے عیوب اور نقائص پائے جاتے ہیں جن کا نتیجہ از حد تباہ کن ہے۔

۳ وَدِينُهُمْ مَا يَفْتَرُونَ بَرَاءُ لَهُمْ

كَتْحَرِيمٍ حَامٍ وَاخْتِرَاعِ السَّوَابِ

شرح حضرت ناظم

حامی، فعل کہ اور آزاد کنند و بروے سوار نشوند۔ سائبہ، ناقہ کانت تسیب فی

الجاہلیۃ لندرد۔

یعنی دین این مشرکان چیزے ایست کہ برمی بافتند آنرا بعقل خود، بغیر استاد

بوحی الہی مانند تحریم حام و اختراع سائبہ ہا۔

تشریح مشکل الفاظ

حام، وہ نراونٹ جس کو مشرکین آزاد کر دیا کرتے تھے کہ جہاں چاہے چرتا رہے اسے

کوئی منع نہیں کیا کرتا تھا۔ اور وہ اس پر سواری بھی نہیں کیا کرتے تھے۔ سوائب، جمع ہے

اس کا واحد سائبہ ہے؛ وہ اونٹنی جو زمانہ جاہلیت میں بتوں کے لیے بطور نذر دے دی

جاتی تھی۔

ترجمہ

ان کے دینی عقائد وہی تھے جن کو وہ اپنی راتے سے گھڑ لیا کرتے تھے جیسے حام

(نراونٹ) کو حرام کرنا۔ اور بتوں کے لیے اونٹنیوں کو نذر ماننے کی غلط رسم ایجاد کرنا۔

یعنی ان کے مذہبی عقائد کا ماخذ و منبع ارشاد ربانی نہ تھا اور نہ ہی عقل سلیم اور فہم صحیح کی

ان عقائد کو تائید حاصل تھی۔ اوہام و ظنون کے زیر اثر جو جی میں آیا اس کو حلال کر دیا اور جو

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

جی میں آیا اس کو حرام کر دیا۔

۱۷
وَيَا وَيْلَ قَوْمٍ حَرَفُوا دِينَ رَبِّهِمْ
وَأَفْتَوْا بِمَصْنُوعٍ لِحِفْظِ الْمَنَاصِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی وائے اُن قوم را کہ تحریف کر دند دین پروردگار خود را و فتوی دادند و ساختہ از طرف خود برائے نگہداشت منصبها و ریاستها۔

و این اشارتست بحال یہودیاں۔

تشریح مشکل الفاظ

مصنوع: خود ساختہ، بناوٹی چیز۔ مناصب کا واحد منصب ہے: عہدہ، مرتبہ۔

ترجمہ

پس ہلاکت و بربادی ہے اس قوم کے لیے جنہوں نے اپنے پروردگار کے دین میں رد و بدل کر دیا اور اپنے مناصب اور عہدوں کی حفاظت کے لیے اپنے من گھڑت مسائل کے مطابق دینی معاملات میں فتوے صادر کرتے رہے۔

تشریح

اس میں یہودیوں کی اس حالت بد کی طرف اشارہ ہے کہ وہ معمولی معمولی ذیوی مفاد کے لیے تورات کی آیات میں تحریف کر دیتے اور احکام الہی کو پس پشت ڈال کر اپنی مرضی کے مطابق فتوے صادر کرتے۔ ان کی اس عادت بد کا ذکر قرآن کریم میں متعدد مقامات پر آیا ہے۔ چنانچہ سورہ بقرہ میں ہے:

قویل للذین یکتبون الکتاب بایدیہم ثم یقولون ہذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنًا قلیلًا قویل لہم ما کتبت ایدیہم وویل لہم ما یکسبون۔ (البقرۃ، آیت ۷۹)

پس ہلاکت ہو ان کے لیے جو لکھتے ہیں کتاب خود اپنے ہاتھوں سے پھر کہتے ہیں کہ یہ نوشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تاکہ حاصل کر لیں اس کے عوض تھوڑے سے داعم، سو ہلاکت ہو ان کے لیے بوجہ اس کے جو لکھا ان کے ہاتھوں نے اور ہلاکت ہو ان کے لیے بوجہ اس مال کے جو وہ یوں کماتے ہیں۔

۵۰ **فِیَاوِیْلَ مَنْ اَطْرَىٰ بِوَصْفِ نَبِیِّہٖ**

فَسَمَاءُ رَبِّ الْخَلْقِ اِطْرَاءً خَائِبًا

شرح حضرت ناظم
اطرار: بمبالغہ ستودن۔

یعنی واے اُن کس را کہ بمبالغہ کردہ است در مدح نبی خود پس نامید او را پروردگار خلق و بمبالغہ مطلب نایاب بندہ۔

و این بیت اشارتست بحال نصاریٰ۔

تشریح مشکل الفاظ

اطرار، تعریف میں بمبالغہ آرائی کرنا، حد سے تجاوز کرنا۔ خائب، ناکام، نامراد۔

ترجمہ

صد حیف! اس قوم پر جس نے اپنے نبی کی تعریف میں بمبالغہ سے کام لیا، اور

اس کو مخلوقات کا پروردگار کہنا شروع کر دیا۔ یہ ایسا مبالغہ ہے جس کا مرتکب ناکام و نامراد ہوا کرتا ہے۔

تشریح

اس میں عیسائیوں کے عقیدہ باطلہ کی طرف اشارہ ہے کہ انھوں نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات و کمالات دیکھ کر آپ کو خدا کا فرزند یقین کر لیا۔ (العیاذ باللہ) اور عقیدہ تثلیث کی بنیاد رکھ کر اس دین تو حید کو شرک سے ملوث کر دیا جس کی ترویج و اشاعت کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ساری عمر وقف کر دی اور طرح طرح کے آلام و مصائب کو برداشت کیا۔

۱۷
وَيَا وَيْلَ قَوْمٍ قَدْ أَبَارَ نَفُوسَهُمْ
تَكَلَّفُ تَرْوِيقٍ وَحُبُّ الْمَلَايِبِ

تشریح حضرت ناظم

بوار: بالفتح، ہلاکی۔ بار فلاں امی صک و ابارہ اللہ امی اھلک۔ زواق: سیلاب
بلغتہ اہل مدینہ: ترویق: آراستن و کل متقش فہو مزوق و الم یکن ہناک زریق۔
یعنے وائے اں قوم را کہ ہلاک کردہ است نفوس ایشان تکلف تزئین و دوستی
بازی ہا۔

و این بیت اشارتست بحال ملوک عجم و رؤسا ایشان۔

تشریح مشکل الفاظ

ابارہ: ہلاک کرنا۔ بوارہ: ہلاکت و بربادی۔ زواق: اہل مدینہ کی لغت میں پارہ کو

زواق کہتے ہیں۔ تزویق، آرائش و زیبائش۔ ملاعب، کھیل کود۔ ہر نقش و آرزو چیز کو مزوق کہتے ہیں خواہ وہاں پارہ نہ بھی ہو۔

ترجمہ

صدحیف! اس قوم کی بربادی پر جن کے نفسوں کو بناؤ سنگھار کے تکلف اور لہو و لعب کی محبت نے تباہ اور ہلاک کر دیا۔

تشریح

اس شعر میں عجم کے ان بادشاہوں اور ان کے روسا کی حالت زار کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو محلات کی تعمیر، رنگ برنگے لباسوں اور سامان خورد و نوش میں بے جا تکلفات اور بے سود آرائش و زیبائش کے دلدادہ تھے اور اس پر پانی کی طرح روپیہ بہایا کرتے تھے لہو و لعب، عیش و نشاط میں شب و روز اس طرح سرشار رہتے تھے کہ انھیں کاروبار سلطنت کی انجام دہی اور اپنی رعایا کی نگرانی کے لیے فرصت ہی نہ ملتی تھی۔ نفرت کا وہ لاوا جو ان کی مظلوم اور بے بس رعایا کے دلوں میں ان کے خلاف پک رہا تھا آتش کار کوہ آتش فشاں بن کر پھٹا ان کو اور ان کے جملہ سامان عیش و طرب کو جلا کر بھسم کر دیا۔

وَيَا وَيْلَ قَوْمٍ قَدْ اخَفَتْ عُقُولَهُمْ

تَجَبَّرُ كِسْرَىٰ وَاصْطَلَامُ الصَّرَائِبِ

شرح حضرت ناظم

اخف: سبکسار کر۔ اصطلام: از بن برکندن۔ الصریبہ: مایو دی العبدالی سیدہ من الخراج المتر علیہ۔ فعیلہ بمعنی مفعول والجمع صرائب۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ترجمہ

یعنے وانے ان قوم را کہ سبکسار سانتمه است عقول ایشان را تکبر کسری و از بیخ
برکندن خراج و باج ایشان را دریں بیت اشارتست بحال رعایا عجم کہ پامال ظلم ملوک
شده بودند۔

تشریح مشکل الفاظ

انف: ہلکا کرنا، بے وزن بنا دینا۔ عقل و فکر کی قوتوں کو ظلم و تشدد سے بیکار بنا دینا۔
تجبر: تجبر و تشدد۔ اصطلاح: جڑ سے اکھیڑنا۔ ضرائب جمع ہے ضربتہ کی؛ ٹیکس، محصول وغیرہ۔

ترجمہ

اور صد افسوس! اس قوم کی خستہ عالی پر جن کی عقلوں کو ایران کے مطلق العنان کسری
کے جبر و تشدد نے اور جڑوں سے اکھیڑ دینے والے بھاری بھر کم ٹیکسوں نے ناکارہ اور
بے وقعت بنا دیا تھا وہ غور و فکر کی سے صلاحیت سے ہی محروم ہو گئے تھے۔

تشریح

جب کوئی طالب علم ایران کی تاریخ کا مطالعہ کرتا ہے اور وہاں کے بادشاہوں اور ان
کے امراء کے جور و ستم کی داستانیں پڑھتا ہے اور ان ناقابل برداشت ٹیکسوں اور واجبات
کو مد نظر کرتا ہے تو ششدر رہ جاتا ہے یقیناً ان کی رعایا ان مظالم اور ناقابل برداشت
ٹیکسوں کے بوجھ کے نیچے یوں سسک رہی تھی کہ ان کو سمجھ ہی نہیں آتا تھا کہ اس عذاب الیم
سے کس طرح رستگاری حاصل کرے۔ ان کے عقل و فہم کی بے بسی کی کیفیت دیکھ کر
بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے اور یہ صورت حال صرف اہل ایران کے ساتھ ہی منحصر
نہ تھی بلکہ ممالک عجم میں ہر جگہ ان کے حکمرانوں کے جور و ستم اور لوٹ کھسوٹ نے رعایا

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کو خستہ حال بنا دیا تھا اور وہ اس قابل بھی نہ رہے تھے کہ اپنی عقل و فہم سے کوئی فائدہ اٹھا سکیں۔

۷ فَاذْرِكْهُمْ فِي ذَاكَ رَحْمَةً رَبِّنَا
وَقَدْ اَوْجَبُوا مِنْهُ اَشَدَّ الْمَعَاتِبِ

شرح حضرت ناظم
معتبہ بفتح التاء و کسر ہا، نشتم گرفتن۔

یعنی پس دریافت ایساں را دریں حالت رحمت پروردگار ما حال آنکہ مستحق شدہ
بودند از جانب خدا تعالی سخت ترین نشتما۔

تشریح مشکل الفاظ

اوجب، اپنے او پر لازم کرنا۔ مستحق ہو جانا۔ معاتب، جمع ہے اس کا واحد معتبہ
اور معتبہ ہے، غضب، غصہ، ناراضگی۔

ترجمہ

نسل انسانی کے سارے گروہ جن کا ذکر مندرجہ بالا اشعار میں علیحدہ علیحدہ ہو چکا ہے،
انہوں نے اپنے زشتی اعمال کے باعث اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگیوں کا مستحق بنا لیا تھا
اس حالت میں ہمارے پروردگار کی رحمت نے ان کو آیا۔

۹ فَاَرْسَلْنَا مِنْ عَلِيٍّ قُرَيْشًا نَبِيًّا
وَلَمْ يَكُ فِيهَا قَدْ بَلَوَةٌ بِكَادِبٍ

شرح حضرت ناظم

بلا و ابلا و ابتلا؛ آزمودن

پس فرستاد از بلندترین قبیلہ در میان قریش پیغامبر خود را و نبود در آنچه قریش امتحان کردہ بودند دروغ گوے۔

تشریح مشکل الفاظ

علیا قریش؛ قریش کا بلندترین قبیلہ یعنی بنی ہاشم۔ بلا سیلو؛ آزمانا۔

ترجمہ

پس اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش کے اعلیٰ ترین خاندان بنو ہاشم میں مبعوث فرمایا اور قریش نے آپ کو ہر طرح آزمایا لیکن حضور کی سیرت و کردار کو دروغ گوئی اور کذب بیانی سے پاک و صاف پایا۔

تشریح

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اپنے دین کی پہلی مرتبہ دعوت عام کے لیے اہل مکہ کو کوہ صفا کے دامن میں جمع کیا تو پہلی بات ان سے یہ دریافت کی کہ اے اہل مکہ! اگر میں تمہیں کہوں کہ اس پہاڑ کی دوسری جانب سے ایک لشکر تم پر چڑھائی کرنے کے لیے بڑھا چلا آرہا ہے تو کیا تم میری بات کو تسلیم کرو گے تو انہوں نے کہا: بے شک ہم آپ کی ہر بات کو مانیں گے کیونکہ ہم نے آپ کو کبھی غلط بیانی کرتے نہیں سنا۔ اعلان نبوت سے پہلے آپ کے ہم وطن آپ کو الصادق اور الامین کے معزز خطابات سے پکارا کرتے تھے۔

۷۷
وَمِنْ قَبْلِ هَذَا لَمْ يُخَالِطْ مَدَارِسَ
الْيَهُودِ وَلَمْ يَقْرَأْ لَهُمْ نَحَطَّ كَاتِبًا

شرح حضرت ناظم

یعنی پیش ازین نیا مینمته بود بمدرسہ ہائے یہود و نخواستہ بود بخط نویسنده از ایشان۔

ترجمہ

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا دعویٰ کرنے سے پیشتر نہ کبھی یہودیوں کے مدرسوں میں اپنی آمد و رفت رکھی اور نہ ان کے کسی کاتب کے خط کو پڑھا۔

تشریح

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی استاد کے سامنے زانوتے تلمذ نہ نہیں کیا۔ اس لیے قرآن کریم میں حضور کو النبی الامی کے لقب سے سرفراز فرمایا گیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم و معارف کا منبع فیض ربانی ہے۔ یہ معارف و اسرار کے سمندر جو صدر نبوت میں موجزن ہیں یہ محض عطا الہی ہے اس میں کسی کسب و کتاب کا کوئی دخل نہیں۔ "الرحمن، علم القرآن خلق الانسان علمه البیان" ان آیات میں الرحمن معلم ہے اور الانسان تلمیذ ہے اس سے مراد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات ہے۔ علوم نبوت کے بارے میں کسی کی مجال نہیں کہ دم مار سکے۔ اس کا علم یا الرحمن کو ہے جس نے سکھایا، یا الانسان کو ہے جس نے سیکھا ہے۔

انکوں کرا دماغ کہ پر سد ز باغبان بلبل چو گفت گل پر شنید و صبا چہ کرد

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اللہ
وَأَوْضَحَ مِنْهَا جِ الْهُدَى لِمَنْ اهْتَدَى
وَمَنْ يَتَعَدِّمْ عَلَى كَلِّ سَرَاغِبْ

شرح حضرت ناظم

یعنی پس واضح ساخت راہ ہدایت را برائے ہر کہ راہ یابی خواہد و احسان کرد با موختن

شرائع بر ہر رغبت دارندہ در امر خیر۔

تشریح مشکل الفاظ

منھاج، واضح اور روشن راستہ۔ اھتدی، ہدایت کا طلب گار ہونا۔

ترجمہ

حضور علیہ السلام نے ہدایت کے طلبگاروں کے لیے ہدایت کا راستہ روشن کر دیا اور

ہر خیر و برکت کے متلاشی کو شریعت کے علم سے بہرہ ور کرنے کا احسان فرمایا۔

اللہ
وَ أَخْبَرَ عَنْ بَدْءِ السَّمَاءِ لَهُمْ وَعَنْ

مَقَامٍ مَخَوْفٍ بَيْنَ أَيْدِي الْمُحَاسِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی پس خبر داد از ابتدائے آفرینش آسماں ایشاں را و از ایستادن پیش پروردگار

حساب کنندہ، کہ ازال ایستادن ترسیدہ می شود۔

و دریں بیت اشارتست بآیہ کریمہ، و لمن خاف مقام ربہ جنتن

و دریں بیت جمع کردہ شد حال مبداء و معاد را۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تشریح مشکل الفاظ

مقام مخوف، وہ مقام جو خوفزدہ کرنے والا ہو۔ محاسب، باز پرس کرنے والا۔

ترجمہ

اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں افرینش آسمان سے لے کر اس خوفناک مقام تک کی اطلاع دی جہاں وہ اللہ تعالیٰ کے روبرو اپنے گزشتہ اعمال کی جواب دہی کے لیے کھڑے کئے جائیں گے۔

تشریح

اس روز شدت خوف کا یہ عالم ہوگا کہ کسی کو کسی کا ہوش نہ رہے گا۔ قرآن کریم کی ان آیات میں ان حالات کی بڑی صحیح اور مؤثر تصویر کشی کی گئی ہے:

يوم يفر المرء من اخيه وامه وابيه وصاحبه وبنيه

لكل امرئ منهم يومئذ شأن يغنيه

ترجمہ: (اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی سے اپنی ماں، اپنے باپ، اپنی بیوی اور اپنے بچوں سے ہر شخص کو ان میں سے اس دن ایسی فکر لاحق ہوگی جو اسے سب سے بے پرواہ کر دے گی۔)

اس بیت میں اس آیت کریمہ کی طرف بھی اشارہ ہے: ولمن خاف مقام

ربه جنتان۔

ترجمہ: (جو شخص اپنے رب کے حضور میں حاضری سے خوفزدہ ہوگا اس کو دو

جنت عطا کئے جائیں گے۔)

۱۳
وَعَنْ حُكْمِ رَبِّ الْعَرْشِ فِيمَا يُعْنِيهِمْ
وَعَنْ حُكْمِ شُرُوعِ بِحُكْمِ التَّجَارِبِ

شرح حضرت ناظم

العنن بفتح العين؛ پیش آمدن خبر۔

یعنی خبر داد از فرمان پروردگار عرش در آنچه پیش می آید ایشان را و از حکمت ها که روایت کرده می شود بسبب تجربه ها۔

و دریں بیت اشارتست بآنکه حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم دو علم با تلقین فرمود۔ علم احکام و علم حکم۔ اول ظاہر است و ثانی چون مصالح منزلیہ و علم اخلاق، خواص بعض اطعمہ و غیرہ و این علم ثانی گاہے بحکم تجربہ نیز ادراک نموده می شود۔

تشریح مشکل الفاظ

عنن؛ کسی چیز کا پیش آنا۔ حکم؛ جمع ہے حکمت کی؛ دانائی کی باتیں۔ تجارب؛ جمع ہے

تجربہ کی۔

ترجمہ

اور انھیں ان امور و حالات کے بارے میں خداوند عرش کے حکم سے آگاہ کیا جو انھیں پیش آنے والے تھے اور ان دانائی کی باتوں سے انھیں مطلع کیا جن کو پہم تجربات کی بنا پر روایت کیا جاتا تھا۔

تشریح

یعنی نوع انسانی کو اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں جس اشد راہنمائی کی ضرورت تھی، وہ

بڑے دلنشین انداز سے بہم پہنچائی۔ اللہ تعالیٰ کے احکام سے انہیں آگاہ کیا حکمت و دانش کی باتیں جو طویل تجربوں سے حاصل کی جاسکتی تھیں، ان سے اپنی قوم کو باخبر کیا۔

۱۲ **وَابْطَلِ اصْنَافَ الْخَنِيِّ وَاَبَادَهَا**

وَاَصْنَافَ بَغِيٍّ لِلْعُقُوبَةِ جَالِبٍ

شرح حضرت ناظم

خنی؛ بیہودہ گفتن و مراد اس جا اعم است از قول و فعل ابادة اللہ ای اہلکہ۔
یعنی باطل ساخت اقسام بیہودگی را و برہم زد انہارا و باطل ساخت اقسام ظلم کہ عقوبت الہی را مقتضی است۔

و دریں بیت اشارتست بآن حدیث کہ بیچ گناہ نزدیک خدا تعالیٰ جالب تر نیست عقوبت را از بغی، خنی اشارتست بامراض نفسانیہ از جہت نفس شہویہ پیدا شود۔ یعنی بامراض از جہت نفس سہویہ پیدا شود۔

تشریح مشکل الفاظ

الخنئی؛ فحش کلام۔ یہاں اس سے مراد ہر قول اور ہر عمل ہے جو فحش اور غلیظ ہو۔ اباد؛ ہلاک کرنا۔ بغی؛ سرکشی، نافرمانی۔ جالب؛ کھینچنے والا۔

ترجمہ

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیہودہ گوئی اور اعمالِ قبیحہ کی ساری قسموں کو باطل کر دیا اور انہیں درہم برہم کر دیا۔ بغاوت و سرکشی کی ان جملہ صورتوں کو بھی ختم کر دیا جو اللہ تعالیٰ کے عذاب کو اپنی طرف کھینچنے والی ہیں۔

تشریح

اس شعر میں اس حدیث مبارک کی طرف اشارہ ہے جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: سرکشی سے بڑھ کر عذابِ الہی کو اپنی طرف کھینچنے والا کوئی گناہ نہیں۔ اور سختی سے نفسِ انسانی کی ان بیماریوں کی طرف اشارہ ہے جو نفسِ شہوانی سے پیدا ہوتی ہیں۔

۱۵ **وَبَشِّرْ مَنْ أَعْطَى الرَّسُولَ قِيَادَةَ**

بِجَنَّةٍ تَنْعِيمٍ وَحُورٍ كَوَاعِبٍ

شرح حضرت ناظم

قیاد، رسی کہ اسطور را باں کشند۔

یعنی بشارت داد کسی را کہ بدست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داد مہار خود را بہ بہشت

نعمت و حورِ نوجواں۔

تشریح مشکل الفاظ

قیاد، وہ رسی جس سے جانور باندھا جاتا ہے۔ باگ، ڈور، مہار۔ کواعب، جمع ہے

کاعب کی، دو شیزہ نوجواں لڑکیاں۔ حور، جمع ہے حوراء، سیاہ چشم بڑی آنکھوں والی۔

ترجمہ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شخص کو جس نے اپنی باگ ڈور اللہ تعالیٰ کے

رسول کو سونپ دی نعمتوں والی جنت اور نوجواں حوروں کی خوشخبری دی۔

۱۶
وَأَوْعَدَ مَنْ يَأْتِي عِبَادَةَ رَبِّهِ
عَقُوبَةً نِيرَانٍ وَعَيْشَةً قَاطِبٍ

شرح حضرت ناظم

قطوب: روئے ترش کردن۔

یعنی ترسانید کے را کہ سر بازمی زند از عبادت پروردگار خود بعقوبتہ دوزخ و گزراں

شخصے کہ روئے ترش کردہ است۔

دریں بیت اشارہ کردہ شد مضمون کریمہ: و من اعرض عن ذکرى فان له

معيشة ضنكا و نحسرة يوم القيامة اعلى۔

تشریح مشکل الفاظ

اوعده: ڈرانا، دھکی دینا۔ عیشتہ: زندگی۔ قاطب: ترش رو، جس کے چہرے پر کراہت

اور ناپسندیدگی کے آثار نمایاں ہوں۔

ترجمہ

اور جو شخص اپنے رب کی عبادت سے انکار کرتا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

اسے آتش جہنم کی سزا اور ایسے آدمی کی زندگی سے ڈرایا ہے جو ہمیشہ ترش رو اور کبیہ خاطر

رہتا ہو۔

تشریح

اس بیت میں اس آیت کریمہ کی طرف اشارہ ہے: و من اعرض عن ذکرى

فان له معيشة ضنكا و نحسرة يوم القيامة اعلى۔ (جو شخص میری یاد سے

روگردانی کرتا ہے تو اس کے لیے ایسی زندگی ہے جو بہت تنگ ہے اور ہم قیامت کے دن اسے اس کی قبر سے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ العیاذ باللہ۔

۷۱
فَأَنْجِي بِهِ مَنْ شَاءَ مِنَّا نَجَاتَهُ
وَمَنْ خَابَ فَلْتَنْدُبُهُ تَنْزِيلُ النُّوَادِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی پس نجات داد خدا تعالیٰ بسبب این پیغامبر کے راکہ اونجات خواستہ بود و ہر کہ
مطلب نیافت باید کہ نوحہ کنند بروئے بدترین نوحہ کنندگان۔

تشریح مشکل الفاظ

نوادب: نوحہ کرنے والیاں۔ ندب: نوحہ کرنا۔ خاب: محروم رہنا۔

ترجمہ

یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے سے اس خوش نصیب کو اپنی نجات کا طلب گار ہوا
نجات دی اور جو محروم و خاسر رہا پس چاہیے کہ نوحہ کرنے والیاں اس پر بدترین قسم کا نوحہ
کریں۔

۷۲
فَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَ عَبْدَهُ
بِحَقِّ وَلَا شَيْءَ عَنْهُنَا كِبْرًا يَت

شرح حضرت ناظم

تقول رانہی فلان: اذا امرأت منه ما يريك وما يكره۔

یعنی پس گواہی می دہم تحقیق کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر است از جانب
خدا تعالیٰ نیست آنجا بیچ چیزیکہ در شبہ اندازد۔

تشریح مشکل الفاظ

راتب، شک میں ڈالنے والا یعنی ناپسندیدہ۔

ترجمہ

حضرت ناظم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محاسن و محامد اور فیوض و برکات
کے ذکر کے بعد فرماتے ہیں :

پس میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندے کو حق کے ساتھ
رسول بنا کر بھیجا ہے اور یہاں کوئی چیز ایسی نہیں جو شک میں ڈالنے والی ہو۔

۱۹ وَقَدْ كَانَ نُورًا لِّلَّهِ فَبِنَا لِمُهْتَدٍ

وَصَمَّامٌ تَدْمِيرٌ عَلَىٰ كُلِّ نَاكِبٍ

شرح حضرت ناظم

صمصام: تیغ بُراں؛ کہ باز نگرود، و یقال نکیہ اذا عدل عنہ۔

یعنی ہر آئینہ بود نور خدا تعالیٰ در میان ما برائے ہر راہ یا بندہ و شمشیر بُراں عقوبت برہر

کیسو شونہ۔

و این دو بیت دلالت می کنند بر ختم این فصل و بمنزلہ نتیجہ است آراء۔

تشریح مشکل الفاظ

صمصام: تیز کاٹنے والی تلوار جو اپنے نشانہ سے اچٹ نہ جائے۔ تدمیر: باب

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تفصیل کا مصدر ہے۔ تباہ و برباد کرنا۔ ہلاک کرنا۔ ناکب : منہ موڑنے والا۔

ترجمہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان ہر ہدایت کے طلب گار کے لیے اللہ تعالیٰ کا نور ہیں۔ جس کی روشنی میں وہ اپنے جاہد حیات کو کامیابی کے ساتھ طے کرتا ہوا منزل مقصود پر رسائی حاصل کر لیتا ہے اور ہر منکر حق کے لیے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہلاک کر دینے والی شمشیر برائیاں ہیں۔



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



فصل ششم

در بیان نوعی دیگر از دلائل نبوت و آن تا مل است در شریعت
آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ ہمہ ارشاد است و امت
عبادت کہ حق خالق است بر مخلوق و تہذیب نفوس باخلاق و فاضلہ
و دعوت بتدبیر منزل و بیاستہ مدیتہ و نصب مظان برائے آن

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بوجہیکہ محکم ترازاں متصور نگردد۔ و این استدلال بدایا مانند کہ اگر شخصی کتاب سیبویہ می خواند یقین می کنند کہ مصنف آن کتاب کامل بود در نحو و ہر کہ دیوان متنبی میخواند می داند صاحب آن کامل بود در شعر و ہر کہ قانون می خواند می داند کہ مصنف آن کامل بود در علم طب۔ ہچنان ہر کہ تفصیل شرایع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم می بیند شک نمی کند در آن کہ استیفاء مقاصد تشریح بدون این علوم میسر نیست و صاحب این علوم نبی است این علوم را بوجہی تعلق فرمود۔

ترجمہ

اس میں نبوت کے دوسری قسم کے دلائل بیان کئے گئے ہیں اور وہ یہ کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں فکر و تدبر کرتا ہے وہ سمجھ جاتا ہے کہ حضور کی ساری راہنمائی کا مقصد عبادت قائم کرنا ہے جو کہ خالق کا مخلوق پر حق ہے نیز نفوس انسانی کو اخلاق حمیدہ کے ساتھ آراستہ کرنا ہے اور گھر کے معاملات کو اور ملک کی سیاست کو درست کرنے کی دعوت ہے اور ان مقاصد کے لیے ایسے دلائل کا مقرر کرنا ہے جن سے مضبوط تر کوئی دلیل متصور نہیں ہو سکتی اور یہ استدلال اس طرح ہے جیسا کہ اگر کوئی شخص سیبویہ کی کتاب کا مطالعہ کرتا ہے تو اسے یقین ہو جاتا ہے کہ اس کتاب کا مصنف نحو میں کامل تھا اور جو شخص دیوان متنبی کا مطالعہ کرتا ہے اسے یقین ہو جاتا ہے کہ متنبی شعر میں کامل تھا۔ جو شخص بوعلی سینا کی کتاب قانون کا مطالعہ کرتا ہے اسے یقین ہو جاتا ہے کہ اس کا مصنف علم طب میں ماہر تھا۔ اسی طرح جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی تفصیلات سے آگاہی حاصل کرتا ہے تو اس کو اس بارے میں ذرا شک نہیں رہتا کہ ان علوم کے بغیر قانون سازی کے مقاصد پورے نہیں ہو سکتے اور جو ذات ان علوم کا سرچشمہ ہے وہ نبی ہے اور یہ علوم

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اسے بذریعہ وحی بارگاہ الہی سے عطا فرمائے گئے ہیں۔

لے وَأَقْوَى دَلِيلٍ عِنْدَ مَنْ تَمَّ عَقْلُهُ
عَلَى أَنْ يَشْرَبَ الشَّرْعَ اصْفَى الْمَشَارِبِ

شرح حضرت ناظم

شرب : بالکسر، حصہ آب۔

یعنی محکم ترین دلیلے نزدیک کے کہ کامل است عقل او برآنکہ آب حدود و شرع

صافی ترین جمع آب بخورما است۔

تشریح مشکل الفاظ

شرب : پانی کا حصہ۔ شرع : شریعت۔ مشارب : جمع ہے مشرب کی : پانی پینے

کی جگہ۔

ترجمہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی برحق ہونے کی ہر عقلمند کے سامنے سب سے

قوی ترین دلیل یہ ہے کہ آپ کی شریعت کا پانی تمام انبیاء سابقین کی شریعتوں کے مشرب سے

پاکیزہ اور صاف ہے۔

لے تَوَاطَى عُقُولٍ فِي سَلَامَةِ فِكْرَةٍ
عَلَى كُلِّ مَا يَأْتِي بِهِ مِنْ مَطَالِبِ

شرح حضرت ناظم : تَوَاطَى عَلَيْهِ امی تَوَافَقُوا۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

یعنی با یک دیگر موافق بودن عقل ہا در وقت سلامت فکر بہ ہر چہ می آرد از شرع از احکام یعنی عقول سلیمہ ہمہ متفق اند بر استحسان شرایع۔
و تسہیل ہمہزہ تواطی بنا بر ضرورت شرع است۔

تشریح مشکل الفاظ

تواطی متفق ہونا۔ سلامۃ فکرۃ، جب سوچ میں وہ ہر قسم کے تعصب اور ہیٹ دھرمی سے محفوظ ہو۔

ترجمہ

اور عقلیں جب غور و فکر کے وقت ہر قسم کی ہیٹ دھرمی اور تعصب سے پاک ہوں تو جو احکام شریعت حضور نے پیش کیے ہیں ان کی سچائی اور افادیت پر ان کا متفق ہونا دلائل نبوت میں سے ایک قوی ترین دلیل ہے۔

۳۲ سَمَاحَةٌ شَرِيعِيٌّ فِي رِزَانَةِ شَرِيعَةٍ

وَتَحْقِيقُ حَقِّ فِي إِشَارَةِ حَاجِبٍ

شرح حضرت ناظم

سماحتہ؛ جو انفرادی۔ مراد ایں جا سہولت است۔ شرعہ؛ بالکسر، و شریعیۃ؛ جائے درآمدن بر سر آب، راہ پیدا کردہ، خدا تعالیٰ۔ رزانتہ؛ آہستگی۔ رزیں؛ اے و تور۔

یعنی اقوی دلیل سہولت شریعت است با ترک شتاب زدگی یعنی جامع است در سہولت و وقار۔ نہ چنداں تساہل دارد کہ از حد گزرود نہ چنداں شدید است کہ شاق باشد۔ و اثبات حق در اشارہ با پروہا۔ یعنی بسیار از مطالب غامزہ در الفاظ سہلہ بلطافت عجمیہ تقریر فرمودہ۔

دو بیت اشارتت بحدیث بعثت بالملة السخة السهلة "وحدیث: " اوتیت

جوامع الکلم۔

تشریح مشکل الفاظ

ساختہ، آسانی، سہولت، رزانتہ، وقار، متانت، شریعت، گھاٹ، جہاں سے پانی بھرا جاتا ہے۔ شریعت کا بھی لغت میں یہی معنی ہے لیکن یہاں اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا بتایا ہوا راستہ ہے جس پر چل کر ہم اس کی خوشنودی اور اپنی داریں کی فلاح حاصل کر سکتے ہیں۔ حاجب، ابرو۔

ترجمہ

جو شریعت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کر تشریف لائے ہیں اس میں دو خوبیاں ہیں؛ وہ سہل اور آسان بھی ہے اس پر عمل کرنا انسان پر شاق اور دشوار نہیں گزرتا اور اس کے ساتھ ساتھ اس میں وقار اور متانت بھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو یہ شان بھی عطا فرمائی ہے کہ وہ اشارہ ابرو سے حق کو واضح اور آشکارا کر دیتے ہیں۔ یہ ساری چیزیں حضور کے نبی برحق ہونے کی براہین قاطعہ ہیں۔

تشریح

اس شعر میں ان دو احادیث کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ پہلی حدیث ہے؛ بعثت بالملة السخة السهلة؛ یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسی ملت کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے جس میں وسعت اور فراخی کے ساتھ ساتھ آسانی اور سہولت بھی ہے۔ دوسری حدیث مبارکہ؛ اوتیت جوامع الکلم؛ یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے جوامع الکلم کی نعمت سے مالا مال فرمایا ہے۔ یعنی مختصر کلام میں معافی کے سمندر سمودیتے جاتے ہیں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

۴
وَمَكَارِمُ اخْلَاقٍ وَإِتِّمَامُ نِعْمَةٍ
نَبْوَةٌ تَالِيْفٌ وَسُلْطَانٌ غَالِبٌ

شرح حضرت ناظم

یعنی خوبی ہائے اخلاق و تمام کردن نعمت راہ نمودن حق بالتسلط علیہ کنندہ -

یعنی دین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باغلبہ ملک منضم است۔ و دریں بیت اشارتست

بحدیث: بعثت لائتم مکارم الاخلاق۔ و اشارہ است بانکہ ملت محمدی مخصوص

است بجمع شریعت باخلافت و سلطان غالب۔ از قبیلہ اضافت موصوف بصفت۔

تشریح مشکل الفاظ

مکارم اخلاق: اخلاق حمیدہ، صفات جمیلہ۔ اتمام، مکمل۔

ترجمہ

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مکارم اخلاق سے متصف فرمایا اور اپنی نعمتوں

کو آپ پر مکمل فرمادیا، ایسی نبوت عطا فرمائی جس میں الفت بھی ہے اور غالب حکومت بھی ہے۔

یہ تمام صفات بھی درحقیقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی روشن دلیلیں ہیں کہ

اس قسم کا حسین امتزاج ذات پاک مصطفوی کے بغیر اور کہیں نظر نہیں آتا اس شرف و مرتبہ

کی بلندی کے باوجود طبیعت میں فرد تنی اور انکساری ہے۔ ہر قسم کی ظاہری اور باطنی نعمتوں کی

اللہ تعالیٰ نے انتہا فرمادی ہے منصب ختم نبوت کے ساتھ شان و لربائی بھی ارزانی فرمائی ہے۔

کمال رافت رحمت کے ساتھ رعب و جلال کا یہ عالم ہے کہ ایک ماہ کی مسافت پر دشمن نام سن کر لرزہ برانداز

رہتا ہے۔ اس شعر میں اس حدیث پاک کی طرف اشارہ ہے:

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بعثت لا تموم کامر الخلاق - مجھے اس لیے میرے رب نے مبعوث فرمایا ہے کہ میں اخلاق حمیدہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دوں اور اس میں اس حقیقت کی طرف بھی اشارہ ہے کہ شریعت اور خلافت و سلطنت کا اجتماع اس دین کا طرہ امتیاز ہے سلطان غالب میں موصوف کی اصناف صفت کی طرف ہے۔

۵
نُصِّدِقُ دِينَ الْمُصْطَفَى بِقُلُوبِنَا
عَلَى بَيِّنَاتٍ فَهَبْهَا مِنْ غَرَائِبٍ

شرح حضرت ناظمؒ

یعنی راست می دانیم دین مصطفیٰ را صلے اللہ علیہ وسلم بدلہائے خود باقرائن واضحہ کہ فہیدن اں از عجائب است، و دریں بیت اشارتست بمضمون کریمہ، اذ من کان علی بیئۃ من ربہ و یتلوہ شاہد منہ و اشارتست بتامی این فصل۔

تشریح مشکل الفاظ

بیئات، اس کا واحد بیئۃ ہے، دلائل، براہین۔ غرائب، غریب کی جمع ہے، تعجب میں ڈالنے والا۔

ترجمہ

یعنی ہم اپنے صدق دل سے دین مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہیں ایسے روشن دلائل کی بنا پر کہ جن کا سمجھنا عجائبات قدرت میں سے ہے۔
اس شعر میں اس آیت کی طرف اشارہ ہے:

آفمن کان علی بینة من ربہ و یتلوہ شاہد منہ ۔

اس شعر میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ فصل اختتام پذیر ہو رہی ہے۔



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



فصل ہفتم

در نوع دیگر از دلائل نبوت و آن
تأمل در معجزات آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ترجمہ

یہ دلائل نبوت کی ایک دوسری قسم ہے۔ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں غور و فکر کی دعوت دی جا رہی ہے۔

لے
بَرَاهِينَ حَقِّ أَوْضَحَتْ صِدْقَ قَوْلِهِ

رَوَاهَا وَيُرْوَى كُلُّ شَيْءٍ وَشَائِبٍ

شرح حضرت ناظم

یعنی اس دلیل ہائے راست است کہ واضح ساختہ است صدق قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در دعوی نبوت روایت کردہ است آنرا در روایت می کند آنرا ہر جوان و ہر پیر۔ دریں بیت، اشارتست بتواتر معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ ہر چند احاد آن متواتر نباشد مثل شجاعت رستم و سخاوت حاتم۔

تشریح مشکل الفاظ

براہین: جمع ہے برہان کی۔ دلیل حجت۔ شبت: جوان۔ شائب: بوڑھا۔

ترجمہ

ایسی سچی دلیلیں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی سچائی کو واضح کر دیا ہے۔ جس کو روایت کیا ہے اور اب بھی روایت کر رہا ہے ہر جوان اور ہر بوڑھا۔ اس شعر میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات حد تواتر کو پہنچے ہوتے ہیں اگرچہ وہ اخبار احاد سے مروی ہیں لیکن رستم کی شجاعت اور حاتم کی سخاوت کی طرح متواتر المعنی ہیں جن کی سچائی میں ذرہ بھر شک نہیں ہو سکتا۔

۱۷
مِنَ الْغَيْبِ كَمَا عَطَى الطُّعَامَ لِجَائِعٍ
وَكَدْمَةً اسْقَى الشَّرَابَ لِشَارِبٍ

شرح حضرت ناظم

سُنِّيَتْ فَلَنَا وَاسْقِيَهُ مِنْهُ قَوْلَهُ تَعَالَى اسْقِينَاكُمْ مَاءً فَرَاتًا۔

یعنی از مدد عالم غیب بسیار بار طعام داد اگر سوزا۔ و بسیار بار آب داد نوشندہ را۔

تشریح شکل الفاظ

سقی اور اسق یعنی پُر اور مزید فیب دونوں کا معنی پانی پلانا ہے جس طرح آیت ربانی

ہے : وَاسْقِينَاكُمْ مَاءً فَرَاتًا (پلایا ہم نے تم کو میٹھا پانی)۔

ترجمہ

یعنی عالم غیب کی مدد سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پُر یا بھوکوں کو کھانا کھلایا

اور پیاسوں کو پانی پلایا۔

تشریح

اگرچہ اس قسم کے بیسیوں واقعات کتب حدیث اور کتب سیرت میں موجود ہیں ہم
یہاں بطور تبرک شمائل الرسول جو امام ابن کثیر کی تالیف ہے۔ اس سے سرف ایک واقعہ کے
ذکر پر اکتفا کریں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنا واقعہ ذکر کرتے ہیں کہ میں فاقہ کشی سے از مد

نڈناں ہو گیا اور جب کہ کے باعث پیٹ پر پتھر باندھنے پر مجبور ہو گیا۔ ایک روز میں راستہ پر

بیٹھ گیا یہاں سے صحابہ کرام کا گزر ہوتا تھا۔ اسی اثنا میں حضرت ابو بکر صدیق تشریف لائے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

میں نے ان سے قرآن کریم کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا میرا مقصد یہ تھا کہ وہ میرے
چہرہ سے میری فاقہ کشی کو جان لیں گے اور مجھے ساتھ لے جائیں گے، لیکن ایسا نہ ہوا۔ تھوڑی
دیر گزری تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، ان سے بھی میں نے ایک آیت کے
بارے میں استفسار کیا۔ اس سے بھی مقصد وہی تھا، لیکن وہ بھی گزر گئے۔ یہاں تک کہ
میرے آقا حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور میرے چہرے سے
میری حالت زار کو جان لیا۔ فرمایا: اے ابوہریرہ! میں نے عرض کی: لبیک یا رسول اللہ!
فرمایا: میرے پیچھے پیچھے آؤ۔ میں اجازت لے کر حاضر ہوا۔ میں نے ایک پیالہ دودھ سے
لبالب پایا۔ حضور نے اہل خانہ سے پوچھا: یہ پیالہ کہاں سے آیا ہے۔ انہوں نے عرض کی:
فلاں یا اہل فلاں نے یہ بطور تحفہ بھیجا ہے۔ حضور نے فرمایا: اباہریرہ! میں نے عرض کی:
لبیک یا رسول اللہ!۔ فرمایا: اہل صفہ کی طرف جاؤ اور ان کو میرے پاس بلا لاؤ۔ اس حکم سے
میں بہت غمزدہ ہو۔ میرا خیال تھا کہ حضور یہ دودھ مجھے عطا فرمائیں گے اور اس طرح میرا دن اور
میری رات گز جائے گی۔ میں نے دل میں سوچا کہ میں قاسد ہوں اور جب اہل صفہ آئیں گے
تو مجھے ہی ان کو پلا، پڑے گا، میرے بے کیا بچے گا، لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول
کی اطاعت حکم کے بغیر کوئی چارہ کار نہ تھا۔ میں ان کو بلا لیا وہ کاشانہ اقدس میں آکر
بیٹھ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اباہریرہ! یہ پیالہ لو اور ان کو پلاؤ۔ میں
نے پیالہ لیا اور ان کو پلانے لگا۔ ہر شخص پیالہ لیتا تھا اور سیر ہو کر اس سے پیتا تھا۔ پھر پیالہ
لواتا تھا یہاں تک کہ ان سب نے سیر ہو کر پی لیا۔ میں نے وہ پیالہ حضور صلی اللہ علیہ
سلم کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے پیالہ لیا اور اپنے دست مبارک میں اٹھایا اس
میں بچھ باقی ماندہ دودھ تھا پھر سر مبارک اٹھایا۔ میری طرف دیکھا، بسم فرمایا۔ ارشاد ہوا: اے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ابا ہرہ میں نے عرض کی: بلیک یا رسول اللہ! فرمایا: ایک میں باقی رہ گیا ہوں اور ایک تو۔
میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! حضور نے سچ فرمایا ہے۔ حکم ہوا بیٹھ جاؤ اور پیو۔ میں بیٹھ گیا
پینا شروع کیا۔ پھر فرمایا: اور پیو۔ میں نے پھر پیایا۔ حضور فرماتے رہے اور پیو میں پیتا رہا۔
یہاں تک کہ میں نے عرض کی:

لا، والذی بعثک بالحق ما اجدلہ فی مسلکنا۔

اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا، اب تو میرے پیٹ
میں ایک قطرہ کی گنجائش نہیں رہی۔

فرمایا: اب پیالہ مجھے دے دو۔

فرددت الیہ القدر فشرب من الفضلۃ۔

(میں نے وہ پیالہ حضور کی خدمت میں لوٹا دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی ماندہ

دودھ سے خود نوش فرمایا۔) رواہ البخاری

ایک پیالہ ہے جس میں سیر، دو سیر دودھ ہوگا لیکن سینکڑوں اصحاب صفہ اس سے
سیراب ہو گئے اور خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے آخر میں جو باقی بچا تھا اس
سے نوش فرمایا۔ ایک ایک معجزے میں ہزاروں معجزے ہیں اور ہر معجزہ میں حضور کی شان
جلال و جمال اور مکارم اخلاق کے جلوے دل و نظر کو خیرہ کر رہے ہیں۔

۳
وَكَمْ مِنْ مَرِيضٍ قَدْ شَفَاهُ دُعَاؤُهُ
وَإِنْ كَانَ قَدْ اشْفَى بِوَجْبَةٍ وَاجِبَةٍ

شرح حضرت ناظم

اشفی المریض الموت امی اشرف علیہ۔ ووجہہ: یکبار اقاؤن منہ قولہ تعالیٰ فاذا وجبت جنوبہا۔ ومردن ومنہ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا وجب فلا یبکین باکیۃ ای اذامات۔

یعنی بسیار مریض کہ تندرست، ساخت اور ادعائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و اگر چہ نزدیک شدہ بود یا فنادنی کہ مردہ را باشد و در اسقی و اشقی تجنیس است۔

تشریح مشکل الفاظ

اشفی المریض علی الموت، مریض کا قریب المرگ ہونا۔ وجہہ: یک لخت اُپڑنا۔ اسی سے قرآن کریم کی یہ آیت ہے:

فاذا وجبت جنوبہا۔

(جب کہ وہ اپنے پہلوؤں کے بل اُپڑیں۔)

وجہہ کا دوسرا معنی مرجانا ہے۔ حضور کے اس ارشاد میں 'وجبت' مرنے کے معنی میں ہی مستعمل ہوا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

اذا وجب فلا یبکین باکیۃ یعنی جب وہ فوت ہو جائے تو کوئی رونے والی اس پر نہ روئے۔

ترجمہ

بہت سے مریض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے صحت یاب ہو چکے اگرچہ شدت مرض کے باعث وہ قریب المرگ ہو کر گر پڑے تھے۔

تشریح: اگرچہ اس قسم کی بے شمار روایات ہیں جب حضور نے کسی بیمار پر

نظر کرم فرمائی تو وہ بالکل شفا یاب ہو گیا۔ ہم یہاں ان احادیث میں سے صرف ایک حدیث پر اکتفا کرتے ہیں کیونکہ اس میں ایک نابینا کو حضور نے دعا سکھائی تھی جس سے اللہ تعالیٰ نے اس کو بینا فرما دیا۔ آج بھی اگر ہم انہیں کلمات طیبات سے اپنی مشکل کی آسانی کے لیے یا مرض سے شفا یاب ہونے کے لیے بارگاہِ الہی میں خضوع و خشوع سے التجا کریں گے۔ تو اس کی رحمت آج بھی شرف قبولیت سے نوازے گی۔

پہلے روایت کو ذکر کیا جاتا ہے اور اس کے بعد اس کا ترجمہ نقل کروں گا۔

اخرج البخاری فی (تاریخہ) والبیہقی فی (الدلائل والدعوات) وصحیحہ و ابو نعیم فی (المعرفة) عن عثمان بن حنیف ان رجلاً ضریراً اتى النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ادع اللہ تعالیٰ لی ان یعافینی۔ قال ان شئت اخرت ذلك وهو خیرٌ لك وان شئت دعوت اللہ تعالیٰ۔ قال فادعه فامرہ ان يتوضأ فيحسن الوضوء ويصلي ركعتين ويدعو بهذا الدعاء:

”اللَّهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ وَاتُوجِّهُ اِلَيْكَ نَبِيَّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيَّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّي اَتُوجِّهُ بِكَ اِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذَا فَيَقْضِيهَا لِي۔ اللَّهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ وَفَعَلِ الرَّجُلُ مَقَامًا وَقَدْ ابْصَرَ۔“

(ترجمہ)

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں، بیہقی نے الدلائل والدعوات میں اور اس کی تصحیح

بھی کی ہے۔ ابو نعیم نے اپنی کتاب المعرفۃ میں حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک نابینا شخص بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے تاکہ وہ مجھے صحت عطا فرمائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو چاہے تو میں اس دعا کو مؤخر کر دوں اور یہ تمہارے لیے بہت بہتر ہوگا (یعنی تمہاری بخشش کے لیے دعا کروں) اور اگر تو چاہے تو میں اسی وقت بارگاہ الہی میں دست دعا دراز کروں۔ اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ابھی دعا فرمائیے پس حضور نے اسے حکم دیا تو بڑی اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نفل ادا کرے اور یہ دعا مانگے:

اللہم انی استغثک... الخ

اے اللہ! میں تیری جناب میں دست سوال دراز کرتا ہوں اور میں تیرے نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو نبی رحمت ہیں، کے وسیلہ سے تیری بارگاہ میں فریاد کرتا ہوں۔ یا محمد! میں تیرے وسیلہ سے تیرے رب کی جناب میں متوجہ ہوتا ہوں، اپنی اس حاجت میں۔ پس میری اس حاجت کو پورا کر دے۔ اے اللہ! میرے آقا کی شفاعت کو میرے سہی میں قبول فرما۔

اس شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کے مطابق پہلے اچھی طرح وضو کیا پھر دو نفل ادا کیے پھر اس کے محبوب کے وسیلہ جلیلہ سے اپنی التجا بارگاہ رب العزت میں پیش کی۔ اور بارگاہ رسالت میں بھی اپنی عرض پیش کی۔ جب وہ دعا سے فارغ ہو کر اٹھا تو اس کی اندھی آنکھیں بینا ہو چکی تھیں۔

۱۔ پوری دعا اوپر مذکور ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

صحابہ کرام بھی اس دعا پر عمل کیا کرتے تھے۔ حضرت عثمان بن حنیف کا زائی واقعہ ایک دوسری روایت میں منقول ہے کہ انھیں ایک مشکل پیش آئی جو کسی طرح حل نہیں ہوتی تھی۔ انھوں نے اسی طرح عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی وہ مشکل آسان کر دی۔

۴
وَدَرَّتْ لَهَا شَاةٌ لَدَىٰ أُمِّ مَعْبِدٍ
حَلِيبًا وَلَا تَسْطَاعُ جَلْبَةً حَالِبٍ

شرح حضرت ناظم

تسطاع اصلہ تسطاع، حذف التاء تخفیفاً۔

یعنی شیر داد آنحضرت را صلے اللہ علیہ وسلم بڑے نزدیک ام معبد شیر بسیار حال آنکہ طاقت نہ داشت یکبار دوشیدن دو شندہ را۔ قصہ این در مشکاة مذکور است۔

تشریح مشکل الفاظ

درت، دودھ دینا۔ ام معبد، ایک بوڑھی عورت کا نام ہے کہ اثنار سفر ہجرت میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق کا اس کے شیمہ سے گزر ہوا۔ تسطاع، اصل میں تسطاع تخفیف کیے ایک تار کو ساقط کر دیا۔ حلبہ، ایک بار دودھ روہنا۔
حالب دودھ دوہنے والا۔

ترجمہ

ام معبد کی بوڑھی اور خستہ بکری نے بڑی کثیر مقدار میں دودھ دیا حالانکہ وہ اس قابل بھی نہ تھی کہ ایک بار اسے دوہا جائے۔

تشریح :

یہ روایت تزام بن ہشام سے متعدد محدثین البغوی، ابن شاکب ابن سکن ابن مندہ طبرانی حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے۔ اس کا خلاصہ درج ذیل ہے :

حضرت عزام بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ کی طرف تشریف لے جا رہے تھے راستہ میں دوپہر کا وقت امم معبد کے خیمہ کے پاس سے گزر ہوا۔ سارا علاقہ قحط کی زد میں تھا۔ پانی نایاب۔ جانوروں کے لیے چارہ ناپید۔ ان حالات میں یہ نیک خاتون اپنے خیمہ کے پاس بیٹھی رہتی اور مسافروں کو پانی پلاتی کھانا کھلاتی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنے یار غار کی معیت میں اس کے پاس سے گزرے تو حضور نے دریافت فرمایا: کہ کیا اس کے پاس بیچنے کے لیے گوشت اور کھجوریں ہیں اس نے نفی میں جواب دیا۔ اس کے خیمہ کے ایک گوشہ میں ایک لاغر اور کمزور بکری بندھی ہوئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کیا یہ بکری دودھ دیتی ہے؟ اس نے عرض کیا: یہ بکری اتنی ضعیف و نزار ہے کہ دوسرے ریوڑ کے ساتھ چرنے کے لیے بھی باہر نہیں جاسکتی اس میں دودھ کہاں۔ حضور نے فرمایا: اگر تو مجھے اجازت دے تو میں اسے دوہ لوں۔ حضور کا رخ انور دیکھ کر وہ سراپا ادب بن کر گویا ہوئی کہ میرا باپ اور میری ماں آپ پر قربان، اگر آپ اس میں دودھ کا کوئی قطرہ محسوس کرتے ہیں تو بے شک دوہ لیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا مبارک اس کے تھنوں پر پھیرا، اللہ کا نام لیا۔ امم معبد کے لیے دُعا فرمائی تو اس نے اپنی دونوں ٹانگیں کھلی کر دیں۔ حضور نے ایک برتن میں دودھ دوہا جسے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

پی کر سارے ساتھی سیر ہو گئے۔ دوسری مرتبہ پھر دودھ دوا اور دھارا اس زور سے پڑی کہ اس کے اوپر جھاگ بن گئی۔ پھر ام معبد کو پلایا اور اپنے ساتھیوں کو بھی سیراب کیا۔ سب سے آخر میں خود نوش فرمایا۔ پھر دوبارہ اس کو دوا اور گھر میں بیٹنے برتن تھے وہ سب دودھ سے بھر گئے۔

تمھوڑی دیر بعد اس کا خاوند آیا، اس نے اپنے گھر کے ہر برتن کو دودھ سے بھرا ہوا دیکھ کر ازراہ تعجب کہا: یہ دودھ کی نہریں کہاں سے پھوٹیں۔ ام معبد نے جواب دیا: ایک مبارک شخص آیا تھا جس کی باتیں مٹیھی، صورت پیاری، زبان فصیح تھی۔ اس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علیہ مبارک بھی بیان کیا۔ تو وہ بولا: وہی تو قریش کے سردار ہیں جن کا چہر چاہو رہا ہے۔ دونوں میاں بیوی کشاں کشاں مدینہ منورہ پہنچے اور دستِ حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے قصیدہ میں اس معجزہ کا ذکر

فرمایا ہے۔

وَقَدْ سَاخَ فِي أَرْضِ حِصَانِ سُرَاةَ

وَفِيهِ حَدِيثٌ عَنْ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

شرح حضرت ناظم

ساخت ید فرس: امی غاصت فی الارض: حصان: بالکسر: فرس زر۔

یعنی تحقیق بزمین فرورفت اس پ سراقہ بن مالک۔ دریں باب حدیثے مروی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

است۔ از براہ بن عازب صحابی و ان حدیث را حدیث رجل گویند کہ در مشکوٰۃ مذکور است۔

تشریح مشکل الفاظ

ساخ : گھوڑے کا پاؤں زمین میں دھنس جانا۔ حصان : نر گھوڑا۔ سراقہ بن مالک وہ آدمی ہے جس نے انعام کے لالچ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تعاقب کیا۔

ترجمہ

سراقہ کے گھوڑے کا پاؤں پیچھڑی زمین میں دھنس گیا اور اس حدیث کو حضرت برآ بن عازب نے روایت کیا ہے۔

تشریح

یہ واقعہ بھی کتب حدیث و سیر میں موجود ہے کہ جب کفار مکہ کو معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے محاصرہ کے باوجود اپنے کا شانہ اقدس سے تشریف لے گئے ہیں اور مکہ سے ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کی معیت میں ہجرت اختیار کر لی ہے۔ تو انھوں نے اعلان کیا کہ جو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زندہ گرفتار کر لائے یا شہید کر دے اس کو ایک سواونٹ بطور انعام دیا جائے گا۔ ایک سواونٹ کا انعام حاصل کرنے کے لالچ میں کئی لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ طیبہ کی طرف رواں دواں تھے کہ پیچھے سے گھوڑے کے پاؤں کی آہٹ سنائی دی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مڑ کر دیکھا کہ ایک شہسوار گھوڑے کو سرپٹ دوڑا رہا ہے اور وہ راہ حق کے ان مسافروں کو گرفتار کرنا چاہتا ہے۔ حضرت صدیق اکبر نے بارگاہ رسالت میں عرض کی۔ حضور نے فرمایا: فکر مت کرو، ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ جب سراقہ قریب پہنچ گیا تو اچانک اس کے گھوڑے کا پاؤں اس پیچھڑی زمین میں

دھنس گیا۔ اس نے معافی کے لیے درخواست کی۔ حضور نے معاف فرمایا تو زمین نے اس کے گھوڑے کا پاؤں چھوڑ دیا۔ وہ کود کر باہر کھڑا ہو گیا۔ سراقہ کو پھر یہ تھیاں آیا کہ جس کے تعاقب میں میں نے اتنی طویل مسافت طے کی ہے اور سفر کی زحمت گوارا کی ہے وہ اب چند قدم پر ہے اور میرے قابو میں ہیں اور گھوڑے کا پاؤں اتفاقاً زمین میں دھنس گیا ہے۔ چنانچہ اس نے دوبارہ حضور سے اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ زمین نے پھر اس کے گھوڑے کے پاؤں کو اپنے اندر جذب کر لیا۔ پھر اس نے معافی مانگی حضور نے معافی دے دی اور زمین نے اس کے گھوڑے کو آزاد کر دیا۔ شیطان کی دوسرے انداز سے تیسری مرتبہ پھر اس کے ذہن میں یہ تھیاں پیدا ہوا۔ پھر اس نے حضور کو گرفتار کرنے کے ارادہ سے گھوڑے کو ایڑی لگائی۔ اب گھوڑا اس پتھری زمین میں گھنٹوں تک دھنس گیا اور اسے یقین ہو گیا کہ یہ سب اس ہستی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ جس کے میں درپے آزار ہوں تیسری مرتبہ پھر اس نے معافی کی التجار کی۔ حضور نے پھر اس کو معاف فرما دیا اور زمین نے گھوڑے کو چھوڑ دیا۔ اب وہ گھوڑے سے اترنا، بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور بڑے عجز و نیاز سے معافی کی درخواست کی۔ حضور نے فرمایا: میں نے تیری خطا بخش دی ہے جب روانہ ہونے لگا تو ارشاد فرمایا: میں نے صرف تیری غلطی ہی معاف نہیں کی، بلکہ ایران کے فرمانروا کسری کے سونے کے کنگن بھی تجھ کو پہنا دیتے ہیں۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان حق ترجمان سے یہ جملے اس وقت نکلے جب کہ حضور بظاہر دشمنوں کی اذیت رسانیوں سے تنگ آکر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر رہے تھے۔ صدیق اکبر کے بغیر اور کوئی رفیق سفر نہ تھا۔ ظاہری حالات قطعاً اس بات کی شہادت نہیں دے رہے تھے کہ اتنا عظیم انقلاب بھی رونما ہو سکتا ہے، لیکن نبوت کی آنکھ جو مستقبل

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات کو دیکھ رہی ہوتی ہے۔ اس کے لیے یہ چیزیں عیاں و آشکارا ہوتی ہیں۔

پیناچہ عہد فاروقی میں ایران فتح ہوا اور وہاں سے جو مال غنیمت آیا، اس میں کسریٰ کے سونے کے کنگن بھی تھے۔ حضرت فاروق اعظم نے سراقہ کو بلایا اور اس کو سونے کے کنگن پہنائے اور فرمایا:

البس البسك الله وس سوله . (پینو! یہ کنگن تجھے اللہ اور اس کے رسول نے پہنائے ہیں۔) تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیے (الروض الالف للسیلی ج ۲ ص ۲۳۳)

اس مقام پر اس امر کا ذکر بھی قارئین کے لیے فائدہ مند ہوگا۔

بب سراقہ واپس چلے گئے اور ابوہل کو معلوم ہوا کہ یہ باوجود اس بات کے کہ سراقہ حضور علیہ السلام کو گرفتار کر سکتا تھا۔ گرفتار کیے بغیر واپس آ گیا ہے تو اس نے سراقہ کو بڑی ملامت کی۔ سراقہ نے اس کے جواب میں یہ چند شعر کہے۔ آپ بھی سماعت فرمائیے۔

اباحکم و اللہ لو كنت شاهدا

لامرجوادی اذ تسوخ قوائمه

اے ابوہل! بجز اگر تو میرے گھوڑے کی حالت کو دیکھتا جب اس کے پاؤں زمین میں

دھنسے جا رہے تھے۔

علمت ولم تشك بان محمدا

رسول ببرهان فمن ذا يقاومه

(تو جان لیتا اور اس بارے میں کوئی شک نہ رہتا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے رسول ہیں

جن کے پاس دلائل و براہین ہیں پس ایسی ہستی کا کون مقابلہ کر سکتا ہے۔)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

عليك بكف القوم عنه فانتى

ارى امره يوم استبدو معالمة

اے ابو جہل! تجھ پر فرض ہے کہ قوم کو ان کی اذیت رسانی سے روکے۔ بے شک میں دیکھ

رہا ہوں کہ ایک روز ان کی سچائی کی شہادتیں آشکار ہو جائیں گی۔

يا صريود الناس فيه يا سرهم

بان جميع الناس طرا يسالمة

اے ایسا دین لے کر آتے ہیں کہ تمام کے تمام لوگ اس بات کو پسند کریں گے کہ ساری

مخالفوں کو ختم کر کے ان کے ساتھ مصالحت کر لی جائے۔

۶ وَقَدْ فَاحَ طَيْبًا كَفٌّ مِنْ مَسِّ كَفِّهِ

وَمَا حَلَّ رَأْسًا جَسَّ شَيْبُ الذَّوَابِّ

شرح حضرت ناظم

فیح: دمیدن بوئے خوش۔ جس: بدست سودن۔

یعنی ہر آئینہ دمید بوئے خوش از کفے شخصے کہ دست رسانید بدست آنحضرت

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و فرود نیامد لبرے کہ دست رسانید آنحضرت آنرا سفیدی گیسو پا۔

تشریح مشکل الفاظ

فاح: مہک کا اٹھنا طیب: خوشبو۔ جس: ہاتھ پھیرنا۔ شیب: بڑھاپا۔ ذو اب: گیسو۔ بال۔

گیسو۔ بال۔

ترجمہ

جس خوش نصیب کا ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو چھو گیا اس

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سے خوشبودار مہک اٹھتی رہی اور جس کے سر پر حضورؐ نے دستِ شفقت پھیر دیا اس کے بالوں میں بڑھاپا نہ آسکا۔

وَأَلْقَى شَقِيَّ الْقَوْمِ فَرَثَ جُزُورِهِمْ
عَلَى ظَهْرِهِ وَاللَّهُ لَيْسَ بِعَائِبٍ

شرح حضرت ناظم

عزب عنی فلان ای بعد۔ ومنہ قولہ تعالیٰ لایعزب عنہ مثقال ذرت۔

یعنی افگند بدبخت آں قوم سرگین شکر شتئی ایشان را بر پشت مبارک آنحضرت

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ونسبت خدا دُور از ایشان۔

تشریح مشکل الفاظ

فَرَثَ: گوبر۔ جُزُور: ذبح شدہ جانور۔ عَائِب: دور۔

ترجمہ

قوم کے بدبخت ترین انسان نے ذبح شدہ جانوروں کے گوبر اور اوجھ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر پھینک دیا اور اللہ تعالیٰ ان سے دُور نہیں تھا۔

تشریح

ایک دن کفار مکہ حرم کعبہ میں بیٹھے خوش گپیاں مار رہے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور نماز پڑھنی شروع کر دی۔ ابو جہل نے کہا: تم میں سے کوئی ایسا آدمی ہے کہ فلاں جگہ جو اونٹ ذبح کیے گئے ہیں ان کے اوجھ اور گوبر وغیرہ کو اٹھا کر لاتے اور جب یہ سجدہ میں ہوں، اس وقت لاکر ان پر ڈال دے۔ ابن ابی معیط نے بڑے فخر

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سے کہا کہ یہ کام میں کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ بدبخت گیا اور وہ غلیظ اور بدبو دار اوجھ اٹھ کر لے آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے مالک حقیقی کی بارگاہ میں سر بسجود ہوئے تو اس بدبخت نے وہ غلیظ اوجھ اٹھا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن پر رکھ دیا۔ کفار بڑے زوردار قہقہے لگا رہے تھے۔ اور طرح طرح کی پھبتیاں کس رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سجدے کو طویل کر دیا جو لطف و سرور اس سجدہ میں اللہ کے محبوب بندہ کو میسر آیا ہوگا اس کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ جب اس واقعہ کی اطلاع حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ملی۔ ابھی وہ کم سن تھیں یارائے ضبط نہ رہا، دوڑتی ہوئی تشریف لائیں اور اس بوجھ کو نیچے پھینک دیا۔

اللہ تعالیٰ نے ان نابکاروں کو اس گستاخی کی جو سزا دی۔ اس کا ذکر اگلے شعر میں آ رہا ہے :

فَالْقَوَا بَدْرٍ فِي قَلْبٍ مَخْبُثٍ
وَعَمَّ جَمِيعَ الْقَوْمِ شَوْمُ الْمَدَاعِبِ

شرح حضرت ناظم

شوم، بالضم، بد فال، نقیض من۔ مداعب: مزاح کردن۔

یعنی پس افگندہ شدند میدان بدر در چاہ بدبو گردانندہ۔ و فرار سید جمیع قوم را شوم مزاح کنندہ۔

دیں دو بیت اشارت بحديث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہ در مشکوٰۃ مذکور است۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تشریح مشکل الفاظ

قلیب، گرٹھا، کنواں، مجبٹ، بدبودار، شوم، بدبختی، مداعب، مزاح کرنے والا،

تمسخر اڑانے والا۔

ترجمہ

پس ان بدبختوں کو بدر کے میدان میں ایک بدبودار گڑھے میں پھینک دیا گیا اور

اس تمسخر اڑانے والے کی بدبختی کی سزا ساری قوم کو بھگتنا پڑی۔

۹ وَأَخْبِرَانِ اعْطَاءَ مَوْلَاةٍ نُّصْرَةً

وَرُعْبًا إِلَى شَهْرِ مَسِيرَةَ سَارِبٍ

شرح حضرت ناظم

سارب: بریک جہت روندہ۔ سرب الفعل اذا توجبه المرعى۔

یعنی خبر داد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ دادہ است اور اپروردگار اذ فتح وترس

تایک ماہ مسافت راہ روندہ۔

تشریح مشکل الفاظ

سارب، ایک سمت میں سفر کرنے والا، سرب زر، پیراگاہ، کی طرف جاتے تو اہل عرب

کہتے ہیں سرب الفعل۔

ترجمہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپ کے پروردگار نے آپ کو

بہ میدان میں فتح و انت عطا فرمائی ہے نیز ایسا عیب اور دہرہ مرحمت فرمایا ہے کہ

دشمن سفر کرنے والے کی ایک ماہ کی مسافت پر بھی ہو تو وہ خوف سے لرزہ براندہم رہتا ہے۔ حدیث مبارک میں ہے: "نصرت بالرعب"۔ میری مدد اللہ تعالیٰ نے رعب سے کی ہے میرا دشمن کتنا دور ہو مارے خوف کے کانپتا رہتا ہے۔

ثَلَاثَةٌ فَأَوْفَاءُ وَعَدَّ النَّصِيرُ وَالرُّعْبُ عَاجِلًا

وَاعْطَى لِفَتْحِ التَّبُوكِ وَمَارِبَ

شرح حضرت ناظم

تبوک نام موضع کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدان موضع رسیدہ بودند در غزوة تبوک و ہومن البوک والتاء زائدة۔ مارب نام شہر بیت بئین واصلہ مہموز وسہلت الہمزة پہنا للشعر۔

یعنی پس تمام رساندہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وعدہ نصرت و رعب ثناب و داداد رافع تبوک و مارب

تشریح مشکل الفاظ

تبوک ایک جگہ کا نام ہے۔ مارب بئین میں ایک جگہ کا نام ہے۔ اصل میں مارب ہے۔ ضرورت شعری کے طور پر برائے آسانی اس کو الف سے بدل دیا۔

ترجمہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب سے نصرت و رعب کا جو وعدہ فرمایا تھا۔ اس کو بہت جلد پورا فرمادیا۔ چنانچہ حضور کی فتوحات کا سلسلہ مغرب میں تبوک اور مشرق میں مارب کے دور دراز قصبوں تک پہنچ گیا تھا۔

۱۱
وَ أَخْبَرَ عَنْهُ أَنْ سَيَبْلُغُ مَلَكُهُ

إِلَى مَا أُرَى مِنْ مَشْرِقٍ وَمَغْرِبٍ

شرح حضرت ناظم

یعنی خبرداد از پروردگار خود کہ خواہد رسید بادشاہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسوئے آنچه نموده شد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را از مشرق و مغرب ہا۔

ترجمہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے خبردار کیا کہ آپ کی حکومت مشرق و مغرب کے ان علاقوں تک پہنچے گی جو اللہ تعالیٰ نے اے حبیب! آپ کو دکھا دیئے ہیں۔

۱۲
فَأَسْبَلُ رَبُّ الْأَرْضِ بَعْدَ نَبِيِّهِ

فَتَوْحًا تَوَارَى مَالِهَا مِنْ مَنَاكِبِ

شرح حضرت ناظم

اسبال؛ فروریختن باراں۔ مواراة؛ پوشیدہ کردن۔ منکب؛ کتف۔ و مراد
ایں جا طرف است۔ ومنہ قولہ تعالیٰ؛ فامشوا فی مناکبہا۔

یعنی پس فروریخت پروردگار زمین بعد وفات پیغمبر خود فتح ہا کہ می پوشانید
آنچه زمین راست از اطراف و جوانب۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تشریح مشکل الفاظ

اسبال، بارش کا برسا۔ تواری: پوشیدہ کرنا، چھپا دینا۔ مناکب، جمع ہے منکب کی۔ کندھا۔ اور جانب؛ طرف۔ آیت: فامشوا فی مناکبہا، میں مناکب کا معنی اطراف و جوانب ہے۔

ترجمہ

زمین کے پروردگار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد فتوحات کا مینہ برسا دیا۔ جس نے زمین کے اطراف و جوانب کو اپنے دامن میں چھپا لیا۔

تشریح

تاریخ شاہد ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قیصر و کسریٰ، یمن، مصر اور دیگر ممالک کے مفتوح ہونے کی جو بشارتیں اپنے غلاموں کو دی تھیں۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال فرمانے کے بعد موسمِ بارش کی طرح برسیں اور مشرق و مغرب میں اسلامی شکروں کی بلغاروں کے سامنے کفار و ملحدین کے قلعے، فصیلیں، نخذقیں اور تمام دفاعی انتظامات دم توڑ گئے اور دنیا کے گوشہ گوشہ میں اسلام کے جانباز سپاہیوں نے اللہ کی توحید کے پرچم کو سر بلند کر دیا۔

۱۳ وَكَلِمَةُ الْأَحْجَارِ وَالْعَجْمِ وَالْحَصَى

وَتَكَلِمُهُ هَذَا النَّوعِ لَيْسَ بِرَأْيٍ

شرح حضرت ناظم

عجم جمع عجم، وکلام لا یقدر علی الکلام اصلا و ہوا عجم۔ امر رأی ای قار، ثابت۔

یعنی سخن گفت با او سنگھا، ولبتہ زبانوں و سنگریزہا و سخن گفتن میں نوع نیست موافق

عادت -

تشریح مشکل الفاظ

عجم جمع ہے اعجم کی؛ جو صحیح گفتگو کرنے پر قادر نہ ہو۔ حصی؛ جمع ہے حصاۃ کی؛ سنگریزہ

راتب؛ عادت کے مطابق -

ترجمہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پتھروں نے اور عجمیوں نے اور سنگریزوں نے گفتگو کی۔ اور اس قسم کی گفتگو عام عادات کے مطابق نہیں ہے۔

تشریح

اس قسم کی بے شمار روایات کتب احادیث میں موجود ہیں۔ ان میں چند ایک احادیث بطور تبرک نقل کی جاتی ہیں تاکہ تقویت ایمان کا باعث بنیں۔

عن ابن عباس قال قدم ملوک حضر موت علی رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہم الاشعث بن قیس فقالوا

انا قد خانناک خیاراً فما ہو۔ فقال سبحان اللہ انما

یفعل ذلك بالکاهن وان الکاهن والکھانۃ فی النار فقالوا

کیف نعلم انک رسول اللہ و انخذ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کفاً من حصی وقال هذا یشهد انی رسول

اللہ فسبر الحصی فی یدہ قالوا نشهد انک رسول اللہ -

(خصائص کبریٰ)

(ترجمہ)؛ حضرت موت کے چند رئیس (یہاں ملوک سے مراد رئیس ہیں) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ عالی میں حاضر ہوئے۔ ان میں اشعث بن قیس بھی تھے۔ ان روسا نے کہا کہ ہم نے اپنے لیے ایک چیز چھپا رکھی ہے، بتائیے! وہ کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ! ایسی باتیں کاہنوں سے پوچھی جاتی ہیں۔ کاہن اور کہانتہ کا پیشہ دونوں جہنم میں ہوں گے۔ انھوں نے دریافت کیا، ہمیں کیسے معلوم ہو کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مٹھی میں کتکریاں لیں اور فرمایا: یہ گواہی دیتی ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ پس ان کتکریوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کی۔ یہ سن کر ان روسا نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔

شمال الرسول علیہ الصلوٰۃ والسلام، میں امام ابن کثیر نے امام احمد سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

عن جابر بن سمرہ قال قال رسول الله صلى الله عليه

وسلم اني لا عرف حجرا بمكة كان يسلم على قبل ان

ابعث اني لا عرفه الآن -

(رواه مسلم ورواه ابو داؤد)

(ترجمہ)؛ حضرت جابر بن سمرہ کہتے ہیں؛ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں مکہ میں اس پتھر کو جانتا ہوں جو میرے اعلان نبوت سے قبل مجھ پر سلام بھیجا کرتا تھا میں اب بھی اس کو پہچانتا ہوں۔

اس قسم کی کثیر التعداد صحیح احادیث موجود ہیں۔ بطور تبرک ان دو احادیث کو ذکر

کر دیا گیا ہے۔

۱۴
وَحَنَّ لَهُ الْجَذْعُ الْقَدِيمُ تَحْزُنًا

فَإِنَّ فِرَاقَ الْحَبِّ أَدْهَى الْمَصَائِبِ

شرح حضرت ناظم

و نالہ کر دبرائے او تنہ درخت کہتہ از بہت اندوہ پس تحقیق فراق دوست شاق ترین

مصیبت ہا است۔

تشریح مشکل الفاظ

حن : شوق و محبت سے فریاد کرنا۔ الجذع : درخت کا تنہا۔ ادھی : اسم تفضیل ہے :

تکلیف دہ۔

ترجمہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجر کے باعث کھجور کے ایک پرانے تنے نے ازراہ

عزن آہ و فریاد شروع کر دی۔ بے شک محبوب کی جدائی تمام مصیبتوں سے زیادہ تکلیف دہ ہے۔

تشریح

دیگر ائمہ حدیث کے علاوہ یہ واقعہ امام بخاری نے بھی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ ہم

امام بخاری کی روایت ہی ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کان یقوم یوم الجمعة الی شجرة او نخله وقالت

امراة من الانصار یا رسول اللہ الان جعل لك منبرا قال

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ان شعثم فجعلوا له منبرا فلما كان يوم الجمعة دفع
الى منبر فصاحت النخلة صياح الصبي ثم نزل النبي
صلى الله عليه وسلم فضمها اليه تتن انين الصبي
الذي يسكن.

(ترجمہ)؛ حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جمعہ کے روز ایک درخت یا کھجور کے ساتھ ٹیک لگا کر قیام فرماتے تھے۔ انصار کی ایک
خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم آپ کے لیے ایک منبر بنا دیں۔ فرمایا: جیسے
تمہاری مرضی۔ پس انھوں نے منبر بنوایا۔ جب جمعہ کا دن آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم
منبر کی طرف تشریف لے گئے تو اس کھجور کے تنے نے بچے کی طرح چلانا اور رونا شروع کر
دیا۔ حضور منبر سے نیچے اترے اور اسے اپنے سینے کے ساتھ لگا لیا، وہ بچے کی طرح
چلا رہا تھا۔ یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گیا۔

دوسری روایت میں ہے؛ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اسے سینہ
سے لگا کر تسلی نہ دیتا تو وہ قیامت تک روتا رہتا۔

۱۵ وَأَعْجَبُ تِلْكَ الْبَدْرِ يَنْشِقُّ عِنْدَهُ

وَمَا هُوَ فِي اعْجَازِهِ مِنْ عَجَائِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی عجیب ترین معجزات ماہِ شبِ پہارِ دہم است کہ شکافہ می شود نزدیک آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نیست الشقاق بدر در جنب اعجاز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

از عجائب -

ترجمہ

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عجیب ترین معجزات سے یہ ہے کہ چودھویں کا چاند حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارہ سے پھٹ گیا۔ اور یہ معجزہ حضور کے معجزات میں کوئی زیادہ عجیب و غریب نہیں ہے۔

تشریح

اس شعر میں واقعہ شق القمر کی طرف اشارہ ہے جو تقریباً تمام معتبر کتب احادیث میں مذکور ہے۔ امام بخاری کی صحیح سے ہم نقل کرتے ہیں۔

عن انس بن مالك ان اهل مكة سئلوا رسول الله

صلى الله عليه وسلم ان يريهم آية فآراه القمر

شقتين حتى رأوا هراء بينهما۔

(ترجمہ)؛ حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے مطالبہ کیا کہ ان کو کوئی معجزہ دکھائے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چاند دو ٹکڑے کر کے دکھا دیا۔

ویسے تو ہر روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی نہ کوئی معجزہ وہ دیکھا کرتے لیکن ان

کے بیمار دل سے جادو پر محمول کرتے۔ آخر انہوں نے سوچا کہ جادو کا اثر زمینی چیزوں پر تو

ہوتا ہے لیکن افلاک پر تو اس کا اثر نہیں ہوتا۔ اس لیے یہ مطالبہ کیا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے

اپنے محبوب کی انگلی کے اشارہ سے چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھا دیا تو پھر بھی جو بد نصیب تھے

جن کے مقدر میں ہدایت کی نعمت نہیں تھی، انہوں نے کہا کہ یہ جادو ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

قرآن کریم میں بھی اس معجزہ کی طرف اشارہ ہے۔ سورہ قمر میں ارشاد الہی ہے:
اقتربت الساعة وانشق القمر وان يردوا آية يعرضنوا ويقولوا
سحر مستمر۔

(ترجمہ)؛ قیامت نزدیک آگئی اور چاند بھٹ گیا۔ اور اگر وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں
تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں؛ یہ جادو ہے۔

۱۶ **وَشَقَّ لَهُ جَبْرَيْلُ بَاطِنَ صَدْرِهِ**
لِفُغْسِلِ سَوَادٍ بِالسُّوَيْدِاءِ لِأَنْزِيبِ

شرح حضرت ناظم

لازب؛ چپندہ؛ یعنی بشکافت برائے او جبرئیل اندرون جوف آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم برائے شستن سیاہی کہ بدانہ دل چپندہ است۔

تشریح مشکل الفاظ

سویدار القلب؛ حبتہ؛ دل کے اندر ایک خاص نقطہ ہے اس کو سویدار قلب کہتے ہیں۔

لازب؛ چمٹ جانے والا، چپیاں ہونے والا۔

ترجمہ

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کے سینہ مبارک کے باطن کو شق کر دیا تاکہ سویدار

قلب میں اگر کوئی سیاہی چپیاں ہو تو اس کو دھو دیا جائے۔



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

۱۷
وَاسْرَىٰ عَلَىٰ مَتْنِ الْبُرَاقِ إِلَى السَّمَاءِ

فَيَاخَيْرَ مَرْكُوبٍ وَيَا خَيْرَ مَرَاكِبٍ

شرح حضرت ناظم

یعنی شب رومی کرد بر پشت براق بسوئے آسمان پس چه نیک مرکوب است براق و چه نیک راکب است آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

تشریح مشکل الفاظ

اسری: رات کو سفر کرنا۔ متن: پیٹھ، پشت۔ مرکوب، سواری۔

ترجمہ

رات کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم براق کی پشت پر سوار ہو کر آسمان کی طرف تشریف لے گئے۔ پس کتنا بابرکت ہے وہ براق جس پر نبی الانبیاء نے سواری کی۔ اور کتنا بابرکت ہے وہ شہسوار جو عالم آب و گل کی سرحدوں کو عبور کر کے لامکاں کی وسعتوں کی طرح روانہ ہوا۔

اس میں معجزہ معراج شریف کی طرف اشارہ ہے۔

۱۸
وَشَاهِدَ أَرْوَاحَ النَّبِيِّينَ جُمْلَةً

لَدَى الصَّخْرَةِ الْعُظْمَىٰ وَفَوْقَ الْكَوَاكِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی معائنہ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارواح پیغمبراں را ہمہ یک جا نزدیک

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

صحزۃ کہ در مسجد بیت المقدس است وبالائے ستارہ ہالیننی بالائے آسمان ۔

تشریح مشکل الفاظ

صحزۃ : پتھر کی چٹان ۔ العظمیٰ : بہت بڑی ۔

ترجمہ

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد بیت المقدس میں اس بڑی چٹان کے پاس تمام انبیاء کرام کے ارواح کا مشاہدہ کیا اور اسی طرح ستاروں کے اوپر یعنی آسمانوں کے اوپر بھی ارواح انبیاء سے ملاقات کی ۔

۱۹ . وَشَاهِدَ فَوْقَ الْفَوْقِ اَنْوَارِ رَبِّهِ

كَمِثْلِ فَرَّاشٍ وَاْفِرٍ مُّتْرَاكِبٍ

شرح حضرت ناظم

یعنی معائنہ فرمود بالائے آن بالا یعنی بالائے سبع سموات انوار پروردگار خویش مانند پروانہاں کے بیار یکے بیکے متصل شدہ ۔

تشریح مشکل الفاظ

فراشس : پروانہ ۔ وافر : کثیر التعداد ۔ متراکب : پے درپے ایک دوسرے کے اوپر

ترجمہ

اور سات آسمانوں سے اوپر اپنے پروردگار کے انوار کا مشاہدہ کیا وہ انوار کثیر التعداد پروانوں کی طرح تھے جو آپس میں باہم پیوستہ تھے ۔

تشریح : ان تین چار اشعار میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے عظیم ترین معجزہ

معراج شریف کی طرف اشارات ہیں۔ جس کی تفصیل سے ناظرین کرام بخوبی واقف ہیں۔

۲۰
وَرَأَعْتُ بَلِيغَةَ الْآلِئِ كُلِّ مُجَادِلٍ
خَصِيمٍ تَمَادِي فِي مُرَاءِ الْمُطَالِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی ترسانید آیات قرآن کہ در نہایت بلاغت است ہر جدال کنندہ ستیزندہ را کہ
از حد گزشت در جدال کردن در مباحث علیہ۔

تشریح مشکل الفاظ

الآئ جمع ہے اس کا واحد آیت ہے۔ مجادل؛ جھگڑالو۔ خصیم؛ مخالف۔ تمادی؛ سرکشی
کرنا۔ مرأ؛ ماری مرأ و ممرأة؛ جادل و نازع؛ جھگڑا کرنا، بحث مباحثہ کرنا۔

ترجمہ

قرآن کریم کی فصیح و بلیغ آیات نے ہر جھگڑالو مخالف کو خوفزدہ کر دیا۔ جو مباحث علیہ
میں جھگڑا کرنے میں حد سے تجاوز کر جایا کرتا تھا۔

تشریح

حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں بے شمار ایسے واقعات ہیں کہ جب
مسکین حق کو حضور علیہ السلام آیات قرآنی سنا تے ان پر خوف اور لرزہ طاری ہو جاتا اور
اپنی جہالت و ضلالت ان پر واضح کاف ہو جاتی۔ بعض تو ان اندھیروں سے نکل کر حق کی
وادی ایمن میں پہنچ جاتے اور بعض تعصب اور ہٹ دھرمی کے باعث حق کو سمجھ لینے
کے بعد بھی انکار پر اڑے رہتے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

۲۱ بَرَاعَةُ اسْلُوبٍ وَعِجْزُ مُعَارِضٍ

بَلَاغَةُ اقْوَالٍ وَاخْبَارِ غَائِبٍ

شرح حضرت ناظم

براعۃ: تمام شدن در فضل و گزشتن از یاراں در دانش بدل است از بلیغ الایۃ

بدل اشتمال۔

یعنی در ترس انداختن مجادل منکر را بچند وجہ فضل اسلوب و در ماندن معارض

وقت معارضہ و بلاغت کلام و خبر دادن از امر غائب۔ چون خبر عاد و ثمود و خبر فتح بدر

غلبہ روم بر فارس و جز آں۔ و در بیت اشارتست بانکہ نزدیک محققین اعجاز قرآن

بچار وجہ است۔

تشریح مشکل الفاظ

براعۃ اسلوب: انداز بیان کا اتنا ارفع و اعلیٰ ہونا کہ کوئی اس کا مقابلہ نہ کر سکے۔

ترجمہ

یہ شعر بلیغ الایۃ کا بدل اشتمال ہے۔ یعنی ان آیتوں کی بلاغت ان چار وجہ کی وجہ

سے تھی: انداز بیان بے نظیر و بے مثل تھا۔ مقابلہ کرنے والا عاجز و در ماندہ ہو جایا کرتا تھا۔

اقوال کی بلاغت حد نہایت کو پہنچی ہوئی تھی اور غیب کی خبروں سے قرآن کریم معمو تھا۔

قرآن کریم کے یہی اعجاز ہی پہلو ہیں جنہوں نے اہل مکہ بلکہ اہل عرب کو اس دین

سچی پر ایمان لانے کے لیے مجبور کر دیا۔

۲۲ وَسَمَاءُ رَبِّ الْعَرْشِ أَسْمَاءُ مَدْحٍ

تُبَيِّنُ مَا أَعْطَى لَكَ مِنْ مَنَاقِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی نامید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را خداوند عرش بنا مہا کہ دلالت بر مدح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم می کنند کہ بیان می کند برائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنچه فرمودہ است اور از منقبتہا۔

ترجمہ

عرش کے پروردگار نے اپنے ایسے ناموں سے مسٹی فرمایا جس سے وہ مناقب اور وہ مراتب عالیہ ظاہر ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو عطا فرمائے۔

۲۳ مَرْوُفٌ رَحِيمٌ أَحْمَدٌ وَمُحَمَّدٌ

مَقْفِيٌّ وَمُفْضَالٌ يَسْتِيٌّ بَعَاقِبِ

شرح حضرت ناظم

المقفي: آخر الانبياء۔ وكذلك العاقب۔ چهار اسم در قرآن آمدہ است: روف رحيم، محمد و احمد، و سه اسم مقفي، نبی رحمت و عاقب در حدیث آمد۔ مفضال: بمعنی نبی الرحمۃ۔

تشریح مشکل الفاظ

المقفي: سب انبیاء کے آخر میں تشریف لانے والا۔ عاقب کا بھی یہی معنی ہے۔

مفضال؛ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مؤنث مفضالتہ ہے۔ اس کا معنی ہے؛ کثیر الفضل۔ يقال ہو مفضال علی قومہ امی ذو معروف وفضل۔

جو اپنی قوم پر فضل و احسان کرے اس کو مفضال کہتے ہیں۔ اسی لیے حضرت شاہ صاحب نے اس کا معنی نبی الرحمتہ کیا ہے۔

ترجمہ

اس شعر میں حضرت شاہ صاحب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اسماء مبارکہ ذکر کئے ہیں جن سے حضور کے مقامات رفیعہ کا پتہ چلتا ہے۔ ان میں سے چار اسماء رؤف، رحیم احمد اور محمد ایسے ہیں جو قرآن کریم میں مذکور ہیں اور باقی تین اسماء مبارکہ مقفی، مفضال اور عاقب احادیث میں مذکور ہیں۔

اب مختصر سی ان اسماء مبارکہ کی تشریح ملاحظہ فرمائیں؛

رؤف؛ فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے جو رأفت سے مشتق ہے۔ از حد

مہربان۔

رحیم؛ فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ ہمیشہ رحم کرنے والا۔

احمد؛ اسم تفضیل ہے، یعنی ساری مخلوق سے زیادہ اپنے رب کی حمد و ثناء کرنے والا

محمد؛ اسم مفعول ہے۔ جس کی بار بار تعریف کی جائے۔

مقفی؛ قفا سے ہے۔ پیچھے آنے والا۔

مفضال؛ کی تشریح پہلے گزر چکی ہے۔

عاقب؛ عقب سے ہے۔ اس کا معنی بھی پیچھے آنے والے، ہے کیونکہ حضور علیہ

السلام خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اس لیے حضور کو ان ناموں سے موسوم کیا گیا۔



فصل ششم

در دعای برآل و اصحاب
و ذکر شجاعت اصحاب و نجابت
اهل بیت -

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ترجمہ

اس فصل میں بارگاہ ایزدی میں آل و اصحاب کے لیے درجات کی بلندی کی دعائیں کی گئی ہیں نیز راہِ حق میں پیش آنے والے آلام و مصائب کا جس شجاعت و بہادری سے صحابہ کرام نے مقابلہ کیا اور انہوں نے جس شرافت و نجابت کا مظاہرہ کیا اس کا ذکر بھی اس فصل میں کیا گیا ہے۔

لے إِذَا مَا أَثَارُوا فِتْنَةً جَاهِلِيَّةً
تَقُودُ بِبَحْرِ زَاخِرٍ مِنْ كِتَابٍ

شرح حضرت ناظم

زخرد پر شدن رود دریا از آب؛ کتیبہ شکر۔

یعنی ہر گاہ برانگیزند کارواں جاہلیت یعنی برعداوت حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم و ابطال عمر اسلام جمع شوند آن فتنہ کہ می کشد دریائے پرشده از شکر ہا۔

تشریح مشکل الفاظ

زخرد؛ ندیوں اور دریاؤں کا پانی سے لبریز ہوجانا۔ آثاروا؛ برانگیزتہ کرنا۔ کتاب، جمع ہے کتیبہ کی۔ اس کا معنی ہے شکر۔

ترجمہ

جب کفار نے جاہلیت کے ایسے فتنہ کو بھڑکایا جو شکروں کے بھرے ہوئے سمندر کو پیچ کر لے آیا۔

یعنی جب کفار نے اسلام کے خلاف اپنی تمام تر قوت کو یکجا کر دیا اور شمع اسلام کو

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بجھانے کے لیے ہر قبیلہ کے بہادر شہسوار ایک لشکر جبار کی صورت میں سمندر کی بھپری ہوتی
موجوں کی طرح اسلام کے مرکز پر یلغار کرنے کے لیے آگے بڑھے۔

۲
يَقَوْمٌ لِدَفْعِ الْبَاسِ اسْرَعُ قَوْمَةٍ
بِحَيْثُ مِنَ الْاَبْطَالِ عُرَا السَّلَاطِبِ

شرح حضرت ناظم

البطل؛ بالتحريك ولير۔ الغرة؛ بياض الوجه۔ الغرة؛ البيض۔ سلب؛ اسب

دراز خانہ۔

یعنی می نیز دآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برائے دفع شر کافراں زودترین برخاستن
بلشکراز پہلواناں کہ سفید است پیشانی اسپان ایشاں۔

تشریح مشکل الفاظ

ابطال جمع ہے البطل کی۔ اس کا معنی ہے؛ بہار، دلیر۔ غرة؛ چہرے کی سفیدی کو
کہتے ہیں۔ سلب جمع ہے اس کا واحد سلب ہے۔ اس کا معنی ہے؛ طویل قامت گھوڑا۔

ترجمہ

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم دشمنوں کے سمندر کی طرح ٹھاٹھیں مارتی ہوتی فوج کے
مقابلے کے لیے بڑی تیزی سے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ ایک ایسے لشکر کو ہر کاب لے کر
جس کے بہادر شہسوار ایسے گھوڑوں پر سوار ہیں جو دراز قد ہیں اور ان کی پیشانیاں سفید ہیں

۳ اَشْدَّاءُ يَوْمَ الْبَاسِ مِنْ كُلِّ بَاسٍ
وَمِنْ كُلِّ قَوْمٍ بِالْأَسِنَّةِ لَأَعْب

شرح حضرت ناظم

بالت : دلیری نمودن۔ يقال شجاع باسل۔ قرم : شتر گرامی کہ برو سے بار نکند
و بجهت کشتی گزارند ثم قبل للسيد الشجاع قرم۔
یعنی قوی دل اندر روز جنگ از ہر شجاع دلیر و از ہر زور آزمائے کہ بسنا نہائے نیزہ
بازی کنندہ باشد۔

تشریح مشکل الفاظ

باسل : بالت سے ہے۔ اس کا معنی ہے : بہادر اور شجاع۔ قرم : اس اونٹ کو
کہتے ہیں جس پر سواری نہیں کی جاتی اور بوجھ نہیں لادا جاتا تاکہ اس سے نسل کشی کی جاسکے۔
یہاں اس سے مراد وہ سردار ہے جو بہادر ہو۔ اسنہ : سنان کی جمع ہے۔ اس کا معنی ہے :
نیزہ۔ لاعب : کھیلنے والا۔

ترجمہ

اسلام کے یہ سپاہی جنگ کے دن ہر بہادر سے زیادہ دلیر اور شجاع ہوتے ہیں۔
اور ہر اس بہادر رئیس سے طاقت ور ہوتے ہیں جو نیزوں کے ساتھ کھیلنے والے ہیں۔

۴ تَوَارَثَ إِقْدَامًا وَنَيْلًا وَجُرْأَةً
نُفُوسُهُمْ مِنْ أُمَّهَاتِ نَجَائِبِ

شرح حضرت ناظم

اقدام؛ پیش در آمدن و شجاعت نمودن؛ نیل و نیالہ؛ آگاہی و بزرگی۔

یعنی میراث گرفتہ است اقدام و بزرگی و جرات رانفوس ایشان از مادران صاحب نجابت۔ دایں بیت بطور کلام قریش واقعہ شدہ کہ نجابت والدات می ستودند وی دانستند کہ اخلاق فاضلہ از جانب والدہ میراث می رسد۔ و فی الحدیث انا ابن العواٹک۔

تشریح مشکل الفاظ

توارث؛ کسی چیز کو ورثہ میں لینا۔ اقدام؛ جنگ میں پیش قدمی کرنا، آگے بڑھ کر دشمن پر حملہ کرنا۔ نیل بہ مقصد حاصل کرنا۔ نجائب؛ شریف اور عالی ہمت۔

ترجمہ

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بہادر سپاہیوں نے دشمنوں پر آگے بڑھ کر حملہ کرنا، مقصد کا پالینا اور مشکل وقت میں جرات کا مظاہرہ کرنا یہ صفات اپنی ان ماؤں سے ورثہ میں لی تھیں جو بڑی شریف، عالی حوصلہ اور بلند کردار تھیں۔

اس شعر میں اہل عرب کے اس نظریہ کی طرف اشارہ ہے کہ وہ والدات کی نجابت کی وجہ سے ان کی اولاد کی تعریف کیا کرتے تھے اور یہ جانتے تھے کہ اخلاق فاضلہ اولاد کو اپنی والدہ سے بطور میراث ملتے ہیں۔ اور حدیث پاک میں ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انا ابن العواٹک۔ (میں ان ماؤں کا بیٹا ہوں جن کا نام عاٹک ہے۔)

جن مشہور خواتین کا نام عاٹک ہے ان سب کا تعلق قبیلہ نبی سلیم سے ہے اور ان کی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تعداد نو ہے اور محمد ان کے چند خواتین آپ کی دادیاں ہیں۔ ان خواتین کا نسب نامہ یوں ہے،
اول: عاتکہ بنت ہلال جو حضرت ہاشم کے دادا کی ماں ہیں۔
دوم: عاتکہ بنت مرہ بن ہلال جو آپ کے پردادا حضرت ہاشم کی والدہ ہیں۔
سوم: عاتکہ بنت الاقص بن مرہ بن ہلال جو وہب بن عبد مناف بن زہرہ کی
ماں ہیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ، بنت وہب کی طرف
سے حضور کی نانی بنتی ہیں۔

۵ جَزَى اللهُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ
جَمِيعًا كَمَا كَانُوا لَهُ خَيْرَ صَاحِبٍ

شرح حضرت ناظم

ثواب دہا و خدا تعالیٰ اصحاب پیغمبر را صلے اللہ علیہ وسلم ہمہ ایشاں را چنانچہ بہترین بودند
ہم نشیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ

اللہ تعالیٰ اپنے نبی مکرم محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جملہ صحابہ کرام کو جزائے
خیر دے جس طرح وہ اللہ کے رسول کے بہترین ہم نشین اور ساتھی تھے۔

۶ وَالرَّسُولِ اللَّهُ لَا تَزَالُ آمُرُهُمْ
قَوِيًّا عَلَىٰ إِرْغَامِ الْفَوَاصِقِ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

شرح حضرت ناظم

یعنی اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ باد حال ایشان راست و درست بحال آلودہ کردن بنی جمعی کہ عداوت اہل بیت دارند۔

تشریح مشکل الفاظ

ارغام: خاک آلود کرنا۔ نواصب: اس بد نعت گروہ کو کہتے ہیں جو حضور علیہ السلام کی آل کے دشمن اور بدخواہ ہیں۔

ترجمہ

اللہ تعالیٰ اپنے رسول مکرم کے اہل بیت کی شان و شوکت کو مستحکم اور مضبوط رکھے اور دشمنان اہل بیت کے ناک کو خاک آلود کرے۔

ثَلَاثٌ خِصَالٌ مِنْ تَعَاجِبِ رَبِّنَا

نَجَابَةُ أَعْقَابِ لَوْلَادِ طَالِبٍ

شرح حضرت ناظم

یعنی یہ نخصت از اعجوبہ ہا آثار قدرت پروردگار ما است۔ یکے نجابت اولاد ابی طالب بچوں ابی طالب در شعر است نمی نشست بلفظ والد نقل کردہ شد۔

تشریح مشکل الفاظ

تعاجیب: اس کا معنی ہے: العجائب جس کا واحد عجیبہ ہے۔ تعاجیب کا اپنا مفرد کوئی نہیں ہے۔ اعقاب جمع ہے عقب کی۔ اس کا معنی ہے: اولاد۔

ترجمہ: تین نخصتیں ہمارے پروردگار کی قدرت کی عجیب و غریب

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نشانوں میں سے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ طالب کے باپ کی اولاد میں اللہ تعالیٰ نے نجابت و شرافت رکھ دی ہے۔

ضرورتِ شعری کی وجہ سے ابی طالب کی جگہ والد طالب لکھا گیا ہے۔

۵ خَلَاْفَةُ عَبَّاسٍ وَ دِينَ نَبِيِّنَا

تَزَايِدُ فِي الْأَقْطَارِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ

شرح حضرت ناظم

یعنی دومِ خلافت بنی عباس، سوم دین حضرت پیغمبر ما صلے اللہ علیہ وسلم کہ در اندک

مدت زائد شد در ہماں اطراف از ہر جانب۔

دریں دو بیت اشارتست بآن قصہ کہ عبدالمطلب پیش سیف بن یزن رفت و فرے

کاہناں را طلبید و جمیع کاہناں خبر دادند کہ در یک نیمہ بدن عبدالمطلب نبوت و ولایت نہادہ اند

و در نیمہ دیگر خلافت و تنگیست است در قول کاہناں بآنکہ خدا تعالیٰ از اعجابیب قدرت

خود سہ چیز در عبدالمطلب و ولایت نہادہ، نجابت، در آل ابی طالب و خلافت در آل

عباس و نبوت ظاہرہ باہرہ در نسل عبد اللہ۔

ترجمہ

دوسری قدرتِ الہی کی نشانی یہ ہے کہ حضرت عباس کی اولاد میں خلافت کو ولایت

کیا۔ اور تیسری نشانی یہ ہے کہ اس نے ہمارے نبی مکرم کو دین اسلام سے سرفراز فرمایا جو

ہر لحظہ ہر لمحہ دنیا کے گوشہ گوشہ میں رو بہ ترقی ہے اور روز بروز اس کے ماننے والوں کی

تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اس کی شرح کرتے ہوئے حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں:

ان دو شعروں میں اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ جب حضرت عبدالمطلب سیف بن یزن کے دربار میں پیش ہوئے اور اس نے اپنے درباری کاہنوں کو طلب کیا۔ سب کاہنوں نے اسے متفقہ طور پر بتایا کہ عبدالمطلب کے نصف بدن میں نبوت و ولایت کی گئی ہے اور دوسرے نصف میں خلافت۔

شاہ صاحب نے ان کاہنوں کی اس پیش گوئی پر نکتہ چینی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبدالمطلب کو اپنی قدرت کی نشانیوں سے صرف دو چیزیں نبوت و خلافت انسانی نہیں فرمائی تھی، بلکہ ایک تیسری علامت بھی فرمائی کہ نجابت و شرافت کو جناب اپنی طالب کی اولاد میں مخصوص کر دیا۔

لیکن جہاں تک اس ناپہیزی کی عقل کام کرتی ہے اس میں حضرت عبدالمطلب کا کوئی دخل نہیں، سب فیض ہے نگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضور کی توجہ باطنی سے اولاد اپنی طالب کو شرافت و نجابت کی سعادت سے بہرہ ور کیا گیا اور حضور ہی کے طفیل حضرت عباس کی اولاد کو خلافت ارضی مرحمت کی گئی۔ یہ سب فیضان ہے نبوتِ محمدی کا اور دینِ مصطفوی کا۔ البتہ حضرت عبدالمطلب کو یہ شرف ضرور حاصل ہے کہ وہ ایک ایسے مولودِ مسعود کے جدا مجید ہیں جو منبع ہے تمام فیوضات کا، جو مصدر ہے تمام خیرات کا، جو معدن و مخزن ہے جملہ کمالاتِ صوری اور معنوی کا۔ ہر وہ چیز جس کو اس ذاتِ اقدس و اطہر سے نسبت ہو گئی۔ اس کو شرف و کمال عطا فرما دیا گیا۔ اللہم صلی علی سیدنا و مولانا محمد منبع الجود و الکر و والدہ و اصحابہ و بارئ و سلم۔



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



فصل نهم

در طبقات مسلمین کہ قرنا بعد
قرن حامل دین متین ہستند و
دعا برائے ایشان۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ترجمہ

اس میں مسلمانوں کے ان طبقات کا ذکر ہے جو صدیوں تک دین متین کے علم کو بلند کئے رہے۔ اور ان کے درجات کی بلندی کے لیے دعا ہے۔

لے یُوئِدِ دِیْنَ اللّٰهِ فِی کُلِّ دَوْرَةٍ
عَصَابٌ تَشَلُّوا مِثْلَهَا مِنْ عَصَابٍ

شرح حضرت ناظم

العصائب: جمع عصابة ہم الجماعة من الناس من العشرة الی الاربعین۔ ولا واحد لها من لفظها۔

یعنی تقویت دین خدا تعالیٰ میکند در ہر دورہ از زمان جماعتہا کہ از پلے می آئند مانند خود را از جماعتہائے دیگر یعنی در ہر زمان ہمہ این جماعت پیدا می شود۔

تشریح مشکل الفاظ

عصائب، یہ عصابہ کی جمع ہے لوگوں کی ایک جماعت کو کہتے ہیں جس کی تعداد دس سے چالیس تک ہو۔ اس کے لفظ سے اس کا کوئی واحد نہیں ہے۔

ترجمہ

ہر زمانہ میں ایک ایسا گروہ نمودار ہو جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے دین کی تائید و نصرت کرتا ہے اور اس کے بعد اسی قسم کے گروہ ہر دور میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

تشریح

تاریخ اسلام کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر زمانہ میں ایک ایسی جماعت

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

موجود رہی جنہوں نے ہر قسم کے شہادت و مصائب کو برداشت کیا اور ناگفتہ بہ حالات میں بھی دین کے پرچم کو سر بلند رکھا۔ مرور زمانہ سے اگر اس جماعت کے جوش و خروش میں ضعف آگیا تو جانبازوں کا ایک اور گروہ نمودار ہو گیا جس نے احیاء اسلام کے فریضہ کو بڑی شجاعت و دلیری سے انجام دیا۔ اس طرح ہر زمانہ میں اسلام کے جانبازوں نے اپنے دین سے اپنے نبی کریم سے، اپنی بے پناہ وارفستگی اور محبت کا مظاہرہ کرتے ہوئے باطل کے مقابلہ میں حق کو سر بلند کرنے کے لیے اپنی جان کی بازی لگا دی۔ اس طرح روز اول سے اب تک اور بفضلہ تعالیٰ قیامت تک شمع جمال مصطفوی کے پروانے ایشاد و قربانی کے میدان میں ایسی مثالیں قائم کرتے رہیں گے اور ایسے نقوش جاوہ حیات پر ثبت کرتے رہیں گے جو آنے والی نسوں کے لیے روشنی کا مینار اور خضر راہ ثابت ہوں گے۔

۲ **وَمِنْهُمْ رِجَالٌ يَدْفَعُونَ عَدُوَّهُمْ**

بِسُورِ الْقَنَا وَالْمَرْهَفَاتِ الْقَوَاضِبِ

شرح حضرت ناظم

سمرہ، بالضم۔ گندم گوں شدن۔ القنا، الرمح والجمع قنوات وقتی۔ ارہاف، تیز کردن وشمشیر۔ مرہف، نعت مند۔ قاضب و قضیب، تیغ براں و قواضب جماعہ۔
یعنی پس ازیں جماعات جمع ہستند کہ دفع میکنند دشمنان خود را بنیزہ ہائے گندم گوں و شمشیر ہائے تیز۔ دریں بیت اشارتست بغزاة کہ دفع کفر میکنند بکار زار۔

تشریح مشکل الفاظ

سمرہ: جمع ہے سمرہ کی، گندم گوں۔ قنا، اور قنوات جمع ہے، اس کا واحد قناۃ ہے

ارھاف؛ تلوار کو تیز کرنا۔ مُرہف؛ تیز تلوار کو کہتے ہیں۔ قواضب؛ جمع ہے، اس کا واحد قاضب اور قضیب ہے۔ تیز تلوار کو کہتے ہیں۔

ترجمہ

ان جماعتوں کے علاوہ ایسے مردانِ شجاع بھی ہیں جو گندم گوں نیزوں اور تیز تلواروں کے ساتھ دشمنوں کا مقابلہ کرتے ہیں اور ان کی یلغار سے دین کے قلعہ کا دفاع کرتے ہیں۔ جن طبقات کا ذکر پہلے ہوا ہے کہ وہ ہر زمانہ میں دین کو سر بلند رکھنے کے لیے مصروف جہاد رہتے ہیں۔ اب ان کی مختلف قسموں کا ذکر کیا جا رہا ہے کہ ان میں سے بعض تو وہ مردانِ غازی ہیں جو میدانِ جہاد میں کفار کے لشکروں کو تہ تیغ کرتے ہیں اور اسلام کی فتح و نصرت کے علم گاڑ دیتے ہیں۔

۳
وَمِنْهُمْ رِجَالٌ يُغْلِبُونَ عَدُوَّهُمْ

بِأَقْوَمِ دَلِيلٍ مُّفْجِحٍ لِلْمَغَاضِبِ

شرح حضرت ناظم

افحام؛ خاموش گردانیدن۔

یعنی انہیں جماعت جمع ہستند کہ غالب می شوند بر دشمنان خود با قوی دلیل کہ سکت کنندہ است خصومت کنندہ را۔

و دریں بیت اشارتست بمشکلین کہ بالزام مخالفان ملت و نوابت ملت مصطفویہ

مشغول اند۔

تشریح مشکل الفاظ؛ افحام؛ دلیل سے مد مقابل کو خاموش کر دینا۔ مغاضب؛ جھگڑنے والا

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ترجمہ

دین کے مددگاروں میں سے ایک گروہ ان لوگوں کا ہے جو اپنے قوی دلائل اور براہین قاطعہ سے دشمنوں کو خاموش کر دیتے ہیں اور دلائل کے ذریعہ اسلام کا غلبہ تسلیم کرنے پر انہیں مجبور کر دیتے ہیں۔ اس سے مراد علم کلام کے ماہرین ہیں جو ہر زمانہ میں پیدا ہونے والے فتنہ پردازوں کے دلائل کا استیصال کرتے ہیں اور حج قاطعہ سے ان کو خاموش ہونے پر مجبور کر دیتے ہیں۔

۴۷ وَمِنْهُمْ رِجَالٌ بَيْنُوا شَرْعَ رَبِّنَا

وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ وَلَا حَبٍ

شرح حضرت ناظم

یعنی ازیں جماعت جمعے ہستند کہ بیان کردند شریعت پروردگار مارا و آنچه در شرع

است از حرام و واجب و غیر آن۔

و این اشارتست بفقہاء کہ بعلم احکام و فتاوی قائم اند۔

ترجمہ

دین کے خدمت گاروں میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو ہمارے سامنے ہمارے

پروردگار کی شریعت کو کھول کر بیان کرتے ہیں اور اس میں جو حرام اور واجب ہے،

اس سے امت کو آگاہ کرتے ہیں۔

اس سے مراد فقہاء اور مجتہدین ہیں جو ہر زمانہ میں شریعت اسلامیہ کی ترجمانی کا حق

ادا کرتے ہیں اور اس کے احکام کو مدلل طور پر لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

۵
وَمِنْهُمْ رِجَالٌ يَدْرُسُونَ كِتَابَهُ
بِتَجْوِيدٍ تَرْتِيلٍ وَحِفْظٍ مَرَاتِبٍ

مترجم حضرت ناظم

درس و دراستہ: سبق گفتن از کتاب۔

یعنی ازیں جماعت جمع ہستند کہ درس میگویند کتاب خدا تعالیٰ را بجمید ساختن ترتیل
و نگہداشتن مراتب ادائے لفظ مثل مخارج حروف و صفات حروف و انواع و قوف و
مانند آن۔

و این اشارتست بقرا بتلاوه کتاب اللہ مشغول اند۔

تشریح مشکل الفاظ

درس اور دراستہ: شاگرد کو سبق پڑھانا۔

ترجمہ

یعنی دین کے ان خدام میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو ترتیل و تجوید کے ساتھ اللہ تعالیٰ
کی کتاب کی اپنے شاگردوں کو تعلیم دیتے ہیں اور اپنے شاگردوں کو حروف کے مخارج
اور صفات کی حفاظت کی تلقین کرتے ہیں۔ اس سے مراد قاری صاحبان ہیں جو قرآن کریم
کی تلاوت میں مشغول رہتے ہیں۔

۶
وَمِنْهُمْ رِجَالٌ فَسَّرُوهُ بِعِلْمِهِمْ
وَهُمْ عَلَّمُونَا مَا بِهِ مِنْ غَرَائِبٍ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

شرح حضرت ناظم

غریب: لفظ قلیل الاستعمال را گویند و نیز دقیقہ ہر کسے لفہم آن نتواند رسید۔
یعنی ازین جماعت جمع ہستند کہ تفسیر کردند قرآن را بعلم خویش و ایشان آموختند را
آنچہ در قرآن است از غرائب۔ و این اشارتست بمفسرین کہ تفسیر کتاب اللہ مشغول اند

تشریح مشکل الفاظ

غریب: اس لفظ کو کہتے ہیں جو قلیل الاستعمال ہو نیز اس مشکل بات کو بھی غریب کہتے ہیں
جس کو ہر شخص سمجھنے پر قادر نہ ہو۔

ترجمہ

یعنی دین کے خادموں میں سے ایک گروہ وہ ہے جنہوں نے اپنے علم سے قرآن کریم
کی تفسیر بیان کی ہے اور قرآن مجید میں جو مشکل مقامات تھے وہ ہمیں سکھاتے۔
اس شعر میں مفسرین کی طرف اشارہ ہے جو کتاب اللہ کی تفسیر میں شب و روز
مشغول رہتے ہیں۔

وَمِنْهُمْ رِجَالٌ لِلْحَدِيثِ تَوَلَّعُوا
وَمَا كَانَ مِنْهُمْ مِنْ صَاحِبٍ وَذَاهِبٍ

شرح حضرت ناظم

ولع: حریص شدن بچیزے صلتہً بالبار۔

یعنی ازین جماعت جمع ہستند کہ حریص شدہ اند بعلم حدیث و دانستن آنچہ
از حدیث ضعیف و صحیح است۔ و این اشارتست بمحدثین کہ بقائم اند بعلم حدیث۔

تشریح مشکل الفاظ

تولعوا، ولع سے ہے کسی چیز کے بارے میں حریص ہونا، شدت اشتیاق کا اظہار کرنا۔ اس کا صلہ بار ہے۔

ترجمہ

یعنی دین کے خدام میں سے ایک جماعت ان لوگوں کی ہے جو علم حدیث کے حصول پر از حد حریص ہیں۔ اور اس چیز کو جاننے کے لیے کہ کون سی حدیث صحیح اور ضعیف ہے، شب و روز مشغول رہتے ہیں۔
اس شعر میں محدثین کی طرف اشارہ ہے جو علم حدیث کی خدمت میں ہمہ وقت کمر بستہ رہتے ہیں۔

۵ وَمِنْهُمْ رِجَالٌ مُّخْلِصُونَ لِرَبِّهِمْ

بِأَنْفُسِهِمْ مَخْضِبٌ أَلْبَادِ الْجَادِبِ

شرح حضرت ناظم

نخصب؛ بکسر خا۔ فراخی سال۔ الاجادب الارض التي لانبات فيہ۔ ماخوذ من الجذب وهو القحط۔

یعنی ازیں جماعت جمع ہستند کہ خالص کنندگان اندنیت خود را و عمل خود را برائے خدا تعالیٰ برکت دہمائے ایشان است ارزانی شہرہائے قحط زدہ۔ و این اشارتست بعباد صوفیہ۔

تشریح مشکل الفاظ : نخصب : فراخ سالی، خوشحالی، زرخیزی۔ جادب :

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

جب سے مانوڑ ہے۔ اس کا معنی قحط اور خشک سالی ہے۔ اجادب اس زمین کو کہتے ہیں جو چٹیل میدان ہو جس میں کوئی کھیتی باڑی نہ ہو۔

ترجمہ

یعنی خدام دین میں سے ایک پاک جماعت ان مردان باصفا کی ہے جنہوں نے اپنی نیتوں کو اور اپنے اعمال کو صرف رضائے الہی کے لیے مخصوص کر دیا ہے۔ انہیں کے بابرکت نفوس سے قحط زدہ علاقوں میں زرخیزی اور خوشحالی کا دور دورہ ہوتا ہے۔ اس شعر میں عبادت گزار صوفیاء کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذوق و شوق اور درد و سوز میں ڈوبے ہوئے اعمال کے صدقے عالم انسانیت کی ہر قسم کی پریشانیوں اور خشک سالیوں کو دور فرماتا ہے۔

۹ وَمِنْهُمْ رِجَالٌ يَكْتَسِبُونَ بِعِظَاتِهِمْ

فَنَامُوا إِلَى دِينٍ مِنَ اللَّهِ وَاصِبًا

شرح حضرت ناظم

الفام، مہموز، الجماعۃ الکثیرہ - الواصب اللایم الدائم۔ قال اللہ تعالیٰ ولذالذین

واصبایقال وصب علیہ ای واطب علیہ۔

یعنی ازیں جماعت جمع ہستند کہ راہ یاب می شوند بسبب وعظایتنہاں جماعت کثیرہ

از مردماں لبونے دینے کہ لازم و دائم است آمدہ از جانب خدا تعالیٰ۔

ایں اشارتست بواعطای۔

تشریح مشکل الفاظ

فنام : یہ مہوز ہے۔ اس کا معنی ہے، جماعت کثیرہ۔

واصب : لازم، دائم۔ عطات، عطفہ

عطات، عطفہ کی جمع ہے۔ اس کا معنی ہے، وعظ و نصیحت۔

ترجمہ

یعنی ایک جماعت ایسے لوگوں کی ہے جو مخلوق خدا کو اپنے وعظ و نصیحت سے اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف راہ سنبھالی کرتے ہیں ایسا دین جو کہ لازمی اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔

اس میں واعظان خوش بیان کی طرف اشارہ ہے۔

عَلَى اللَّهِ رَبِّ النَّاسِ حُسْنُ جَزَائِهِمْ
بِمَا لَا يُؤَافِي حِدَّةَ ذَهْنٍ حَاسِبٍ

شرح حضرت ناظم

موافات، بہم رسیدن۔

یعنی بر خدا سے پروردگار مردماں است جزائے نیک ایساں باں ثواب کہ در نمی

باید شمردن اور اذہن ہیچ حساب کنندہ۔

تشریح مشکل الفاظ

موافات، پورا کرنا۔

ترجمہ : ان تمام نفوس قدسیہ کی جزائے خیر اللہ تعالیٰ کے ذمہ کریم

پر ہے جو تمام انسانوں کا پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھرپور جزائے نیر عطا فرمائے
جسے کسی حساب کرنے والے کا ذہن شمار نہ کر سکے۔



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



فصل دہم

در بیان عشق آنجناب صلی اللہ
علیہ وسلم و اشارہ بنسبتہ اولیہ
و بعض آثار آن -

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ترجمہ

اس فصل میں حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ وسلم کے عشق کا بیان ہے اور اس میں نسبت اویسیہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اور اس نسبت کے بعض آثار بیان کئے گئے ہیں۔

فَمَنْ شَاءَ فَلْيُذَكِّرْ جَمَالَ بَثِينَةَ
وَمَنْ شَاءَ فَلْيَغْزَلْ بِحَبِّ الزَّيْنَبِ

شرح حضرت ناظم

بثینہ: نام معشوقہ۔ زینب، جمع زینب۔ مغازلہ عشق بازی۔

یعنی پس ہر کہ خواہد اور ذکر کند جمال بثینہ را و ہر کہ خواہد پس اطہار عشق کند بحب

زینب ہا۔

تشریح مشکل الفاظ

بثینہ: بنی عذر کی ایک خاتون تھی، جس پر جمیل جو اسی قبیلہ کا ایک فرد تھا، محبت میں اسیر تھا، اور دونوں ایک دوسرے کی نسبت سے پہچانے جاتے ہیں۔ جمیل کے بارے میں کہا جاتا ہے، صاحب بثینہ۔ اور بثینہ کے بارے میں کہا جاتا ہے، صاحبہ جمیل۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے بیس سال تک محبت کرتے رہے، لیکن انھوں نے شادی نہیں کی۔ اور ان کے درمیان محبت پاک اور طاہر تھی وہ خلوتوں میں بھی ہر قسم کی نازیبا حرکات سے باز رہا کرتے تھے۔ انہی کی نسبت سے سچی محبت جو نفس کی ہوسناکیوں سے بالاتر ہو اسے اہل عرب الحب العذری کہتے ہیں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

یعزول، یعزول، یعزول غزلا بالنساء حادشهن و فاض بذکرهن؛ کسی عورت کے ساتھ محبت بھری باتیں کرنا اور کسی کے عشق کا ذکر کرنا۔ زیانب، جمع ہے زینب کی۔

ترجمہ

حضرت شاہ صاحب کا جذبہ عشق مصطفوی اب اپنے عروج پر ہے۔ وہ فرماتے ہیں جس کا جی چاہے وہ شینہ کے حسن و جمال کا تذکرہ کرتا رہے اور جس کا جی چاہے وہ کسی اور محبوبہ کی محبت میں غزل سرائی کرتا رہے۔

۲ سَأَذْكُرُ حَبِيْبِي لِلْحَبِيْبِ مُحَمَّدٍ
إِذَا وَصَفَ الْعُشَّاقُ حُبَّ الْحَبَائِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی بیان خواہم کر و عشق خود را بنسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و قتیکہ بیان کنند عاشقان دوستی معشوقہا را۔

تشریح مشکل الفاظ

حبائب، حبیب کی جمع ہے۔

ترجمہ

جب دنیا کے دوسرے عشاق اپنے محبوبوں کی محبت کا بیان کریں گے تو میں فقط اپنے اس عشق کا ذکر کروں گا جو مجھے اپنے حبیب کریم سے ہے جن کا نام نامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے

۳ وَاذْكُرْ وَجْدًا قَدْ تَقَادَمَ عَهْدُهُ

حَوَاةٌ فُوَادِي قَبْلَ كَوْنِ الْكَوَاكِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی بیان خواہم کر دشتے را کہ قدیم شدہ است زماں او در گرفتہ است دل من
اں عشق را پیش از پیداشدن ستارہا۔

دریں بیت اشارہا واقعہ شدہ است بدقیقہ از دقائق علوم تصوف کہ میل اعیان ثابتہ
بہوتے واحدیت پیش از زماں است و ہمہ عشق است کہ امروز در میاں کمل اہل
اولیہ و جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بروتے کار می آید و تفصیل این دقتہ را
این رسالہ گنجائش ندارد۔

تشریح مشکل الفاظ

حواہ : گھیر لینا۔ جمع کرنا۔ تقادم عہدہ : جس کا زمانہ بہت ہی پرانا ہو گیا۔

ترجمہ

اور میں اس عشق کی وجد آفریں کیفیت کو یاد کروں گا جس کا زمانہ بہت ہی قدیم ہے
اور جس کو میرے دل نے ستاروں کی تخلیق سے پہلے اپنے اندر جمع کر لیا تھا۔

تشریح

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر میں علوم تصوف کے مشکل ترین
مسائل میں سے ایک مشکل مسئلہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ وہ یہ کہ اعیان ثابتہ کا میلان
اللہ تعالیٰ کی ذات واحد کی طرف زمانہ کی تخلیق سے بھی مقدم ہے اور اس سے مراد وہی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

عشق ہے جو آج اولیٰ سلسلہ کے کاملین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان
موجود ہے۔ اور اس مشکل مسئلہ کی تفصیل کی اس رسالہ میں گنجائش نہیں۔

اگرچہ شاہ صاحب نے اس مسئلہ کو شرح و بسط سے بیان کرنے سے اعراض کیا ہے،
لیکن اپنے قارئین کو یہ بتا دیا کہ عشق مصطفویٰ کی جو آگ ان کے روح و قلب میں بھڑک رہی ہے،
وہ کوئی آج اور کل کی پیداوار نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق اس عہد سے ہے جب کہ ابھی مہر و ماہ
کی تخلیق ہوئی اور نہ ان کی گردش معرض وجود میں آئی تھی اور نہ زمانہ کا کوئی تحقق تھا۔ یہ زمانے
سے بھی پہلے کی بات ہے کہ عشق محمدی کی یہ چنگاری ان کے قلب مبارک میں روشن
ہے اور انہیں بے قرار اور مضطرب رکھتی ہے۔

۴ وَيَبْدُوْا حَيٰۤاَةً لِّعَيۡتِيْ فِى الْكُرۡبٰى

بِنَفۡسِيْ اُفۡدِيۡهِ اِذَا وَاَلۡاَقَارِبُ

شرح حضرت ناظم

یعنی ظاہر می شود روئے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برائے دو چشم من در پینکی
نفس خود را و اقارب خود را نثار و فدائے آنحضرت می گردانم در آن ساعت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم۔

تشریح مشکل الفاظ

میتا، چہرہ۔ کربی: اونگھ، نیند۔

ترجمہ

اور میرے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ انور نیند کی حالت میں میری دونوں

آنکھوں کے سامنے ظاہر ہوتا ہے تو میں چاہتا ہوں کہ اس وقت اپنی ذات اور اپنے تمام رشتہ داروں کو اپنے حبیب کریم کی ذات مبارک پر قربان و نثار کر دوں۔

۵ وَيُذِيرُ كُنِي فِي ذِكْرِهِ قَشْعِرِيرَةٌ
مِنَ الْوَجْدِ لَا يَحْوِيهِ عِلْمُ الْاَجَانِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی درمی یا بدمراد در حالت یاد کر دم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برخاستن مؤ برتن بسبب عشق و رومی یا بد کیفیت آن عشق را علم بیگانگان۔

تشریح مشکل الفاظ

قشعریرہ الاسم من اقشعر: بالوں کا جسم پر کھڑے ہو جانا۔ وجد: محبت۔ اجانب: اجنبی کی جمع ہے۔ بیگانہ۔

ترجمہ

جب میں اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک کرتا ہوں تو عشق و محبت کے باعث میرے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے بیگانوں کا علم نہیں پاسکتا صرف اہل نسبت اور یگانوں کو ہی اس کی حقیقت کا شعور ہو سکتا ہے

۶ وَالْفِي لِرُوحِي عِنْدَ ذَلِكَ هَزَّةٌ
وَأُنْسًا وَرُوحًا دُونَ وَثْبَةٍ وَائِبِ

شرح حضرت ناظم: ہزہ: جنبانیدن۔ وثبہ: جست کردن۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

یعنی می یایم روح خود را نزدیک یاد کردن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنبش و الفت
و تازگی غیر جست کردن جست کننده ۔

اشارہ بآن است کہ خرق و صاعق و وشبہ از احوال لطیفہ قلبیہ است و انس مقتضی
جنبش معنوی است و آن از احوال لطیفہ روحیہ است ۔

تشریح مشکل الفاظ

ہرزہ، جنبش دینا، حرکت دینا۔ وشبہ، کودتا، اچھلنا۔

ترجمہ

ذکر حبیب کے وقت میں اپنی روح کے لیے ایک ایسی جنبش اور انس اور راحت
محسوس کرتا ہوں جس کا کودنے والے کے کودنے سے کوئی تعلق نہیں ۔

اس آخری شعر میں لطیفہ قلبیہ کے تین احوال کی طرف اشارہ ہے یعنی خرق (پھٹنا)
صعق (بجلی کا کودنا)۔ وشبہ؛ (جنبش پیدا کرنا) اور انس جنبش معنوی کا مقتضی ہے اور یہ لطیفہ
روحیہ کے احوال میں سے ہے ۔

ان اصطلاحات کا حقیقی معنی اہل تصوف ہی سمجھ سکتے ہیں ۔





فصل یازدهم

در ابتهال بجناب آل حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم و اشارہ
بتمامی قصیدہ -

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ترجمہ

اس فصل میں سرور دو عالم محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں اظہار
عجز و نیاز کیا گیا ہے۔ اور اس سے اس امر کی طرف بھی اشارہ ہے کہ انھیں درد بھرے
اشعار پر اس قصیدہ کا اختتام ہے۔

۱ وَصَلَّىٰ عَلَيْكَ اللَّهُ يَا خَيْرَ خَلْقِهِ

وَيَا خَيْرَ مَا مَوْلٍ وَيَا خَيْرَ وَاهِبٍ

شرح حضرت ناظم

یعنی رحمت فرستد بر تو خدائے تعالیٰ اے بہترین خلق خدا و اے بہترین کسیک
امید او داشته شود و اے بہترین عطا کنندہ۔

تشریح مشکل الفاظ

مأمول؛ جس سے امید وابستہ کی جاتے۔ و اہب؛ عطا فرمانے والا۔

ترجمہ

اے اللہ کی ساری کائنات سے بزرگ ترین رسول! اور اے تمام ان لوگوں سے
بہتر جن سے خیر کی امید وابستہ کی جاسکتی ہے! اور اے ان تمام جوہد و عطا کرنے والوں
سے زیادہ سخی! آپ پر اللہ تعالیٰ کے درود ہوں۔

۲ وَيَا خَيْرَ مَنْ يُرْجَىٰ لِكَشْفِ رِزِيَّةٍ

وَمَنْ جُودُهُ قَدْ فَاقَ جُودَ السَّكَّابِ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

شرح حضرت ناظم

رزیتہ؛ مصیبتہ۔ الجود؛ بالفتح المطر الواسع۔

یعنی واے بہترین کسیک امید داشتہ شود برائے ازالہ مصیبتہ۔ واے بہترین کسیک

سناوت او زیادہ است از باران بارہا۔

تشریح مشکل الفاظ

رزیتہ؛ مصیبت؛ تکلیف۔ جود؛ جب جیم پر ضمہ ہو تو اس کا معنی سناوت ہے اور جب

جیم پر فتح ہو تو اس کا معنی موسلا دھار بارش ہے۔ سحاب؛ سحاب کی جمع ہے؛ بادل۔

ترجمہ

اے ان تمام لوگوں سے افضل جن سے مصائب دور کرنے کی امید کی جاسکتی ہے

اور اے وہ نبی! جس کی سناوت بادلوں کی موسلا دھار بارش سے بھی فوقیت رکھتی ہے۔

۳ فَاشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ رَاحِمٌ خَلْقِهِ

وَأَنَّكَ مِفْتَاحُ كَنْزِ الْمَوَاهِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی گواہی می دہم کہ خدا تعالیٰ رحمت کنندہ بر بندگان خود است و تو اے رسول خدا!

کلید گنج بخشش ہاتے۔

تشریح مشکل الفاظ

المواہب؛ جمع ہے۔ اس کا واحد المویبہ۔ اس کا معنی ہے؛ عطیہ۔

کنز؛ خزانہ۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ترجمہ

پس میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر رحمت فرمانے والا ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کی ذات اقدس و اطہر اللہ تعالیٰ کے عطیات کے خزانوں کی کنجی ہے۔

۴ وَأَنْتَ أَعْلَى الْمُرْسَلِينَ مَكَانَةً
وَأَنْتَ لَهُمُ شَمْسٌ وَهُمْ كَالثَّوَابِقِ

شرح حضرت ناظم

گواہی می دہم کہ تو بلند ترین پیغمبرانی در مرتبہ و تو بمنزلہ آفتابی ایساں را و ایساں بمنزلہ

ستارہا اند۔

تشریح مشکل الفاظ

ثواب جمع ہے ثاقب کی۔ چمکدار ستارے۔

ترجمہ

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا مرتبہ تمام رسولوں سے اعلیٰ وارفع ہے۔ اور آپ کی ذات ان کے لیے آفتاب ہے اور وہ ستاروں کی مانند ہیں۔

تشریح

علامہ شرف الدین بوسیری نے اپنے شہرہ آفاق قصیدہ بردہ شریف میں اس حقیقت

کو اس طرح بیان فرمایا ہے:

وَكُلُّ آيَةٍ آتَى الرَّسُولَ الْكِرَامُ بِهَا

فَاتَّيَبْنَا اتَّصَلْتِ مِنْ نُورِهِ بِإِيَّاهُمْ

(یعنی جتنے معجزات اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسولوں نے پیش کئے ہیں بے شک

انہیں یہ نعمت حضور کے نور سے ہی ارزانی ہوئی ہے۔)

فَاتَّيَبْنَا شَمْسُ فَضْلِ هُمْ كَوَاكِبُهَا

يُظهِرْنَ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

(بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم فضیلت و بزرگی کے مہر عالمتاب ہیں اور سارے

انبیاء اس آفتاب کے ستارے ہیں جو اندھیروں میں لوگوں کے لیے اپنے انوار کو ظاہر

کرتے ہیں۔)

۵ وَأَنْتَ شَفِيعٌ يَوْمَ رَأَى ذُو شَفَاعَةٍ

بِمُعْنَى كَمَا أَثْنَى سَوَادُ بْنُ قَارِبٍ

شرح حضرت ناظم

یعنی تو شفیع روزیکہ هیچ شفاعت کنندہ نفع نہ دے چنانکہ مدح تو گفتہ است سواد

بن قارب۔

دریں کلمہ اشارتست بانکہ این مصرع تفسیرین کردہ شدہ است از سواد بن قارب بلکہ

این قصیدہ تتبع قصیدہ او است کہ در خدمت حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم انشاد کردہ

و مرتبہ قبول یافتہ۔

ترجمہ: آپ قیامت کے روز جب کہ کسی شفاعت کرنے والے کی شفاعت

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نفع نہیں دے گی آپ اس روز شفاعت فرمائیں گے جو بارگاہ الہی میں قبول ہوگی۔ جس طرح حضرت سواد بن قارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشارگستری کی ہے۔

اس کلمہ میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ یہ مصرع سواد بن قارب کا ہے جس پر تفسیریں کی گئی ہیں بلکہ درحقیقت یہ سارا قصیدہ آپ کے قصیدہ کی پیروی میں لکھا گیا ہے جو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں پڑھا گیا اور جس کو شرف قبولیت نصیب ہوا۔

جنات کی تبلیغ کا ایک عجیب واقعہ علامہ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں تشریح لکھا ہے۔ آپ بھی ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت برادر بن عازب فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت فاروق اعظم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے آپ نے پوچھا، تم میں سواد بن قارب ہے۔ خاموشی طاری رہی۔ آئندہ سال پھر آپ نے یہی سوال ذہرایا۔ میں نے عرض کیا، یہ سواد کون صاحب ہیں۔ فرمایا: ان کے ایمان لانے کا واقعہ بڑا عجیب و غریب ہے۔ اسی اثنار میں حضرت سواد بھی آپہنچے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: اپنے ایمان لانے کا واقعہ بیان کرو۔ سواد بولے اے امیر المؤمنین! میں ہند میں تھا ایک جن میرا تابع تھا۔ ایک شب میں سویا ہوا تھا۔ اور اس نے آکر مجھے خواب میں کہا: اٹھو اور میری بات غور سے سنو اللہ تعالیٰ نے قبیلہ لومی بن غالب سے ایک نبی مبعوث فرمایا ہے دوڑو اور اس پر ایمان لاؤ۔ تین رات یوں ہی ہوتا رہا۔ اس کے بار بار کہنے سے میرے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہو گئی۔ میں اونٹنی پر سوار ہوا اور مکہ مکرمہ پہنچا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ لوگ حضور کے آس پاس حلقہ بناتے بیٹھے ہیں۔ جب حضور کی نظر مجھ پر پڑی تو فرمایا: مرحبا بک یا سواد بن قارب! قد علمنا ما جاء بک۔ اے سواد! خوش آمدید جو تجھے لے آیا ہے ہم اس کو بھی جانتے ہیں، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے چند شعر عرض کئے ہیں اجازت ہو تو پیش کروں

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حضور نے اجازت دی انھوں نے قصیدہ پیش کیا۔ ابتدا میں اپنے خواب کا واقعہ بیان کیا۔ پھر بڑے محبت بھرے انداز میں اپنے ایمان کا اعلان کیا۔ چند شعر آپ بھی سنتے۔

(۱) فَاشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ لَا رَبَّ غَيْرَهُ
وَ أَنَّكَ مَأْمُونٌ عَلَى كُلِّ غَائِبٍ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی رب نہیں ہے اور آپ کو ہر قسم کے غیبوں کا

امین بنایا گیا ہے۔ وَ أَنَّكَ أَدْنَى الْمُرْسَلِينَ وَسِيْلَةً
إِلَى اللَّهِ يَا ابْنَ الْكَرْمِيِّنَ الْأَطَابِ

اے بزرگوں اور پاکبازوں کے فرزند! تمام رسولوں سے آپ کا وسید اللہ تعالیٰ کی جناب میں بہت قریب ہے۔

فَمَرْنَا بِمَا يَأْتِيكَ يَا خَيْرَ هُرْسِلٍ
وَ إِنْ كَانَ فِي مَا جَاءَ شَيْبُ الذَّوَائِبِ

ہو وحی آپ کے پاس آتی ہے آپ ہمیں اس کا حکم دیجئے ہم حضور کے ارشاد کی تعمیل کریں گے
خواہ تعمیل حکم میں ہمارے بال ہی سفید ہو جائیں۔

وَ كُنْ لِي شَفِيعًا يَوْمَ لَا دُوشَفَاعَةَ
سَوَالٌ بِمَعْنٍ عَنِ سَوَادِ بْنِ قَارِبٍ

دیا رسول اللہ! اس روز سواد بن قارب کی شفاعت فرمائیے جب کہ حضور کے بغیر کسی
کی شفاعت کوئی فائدہ نہ پہنچائے گی۔

عشق و محبت، ایمان و یقین سے لبریز یہ اشعار سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیتے۔ یہاں تک
کہ دندان مبارک ظاہر ہو گئے اور مجھے فرمایا: اخلحت یا سواد! تو دونوں جہانوں میں کامیاب ہو گیا۔

۶ وَأَنْتَ مُجِيرِي مَنْ هُجُومِ مَلِيَّةٍ
إِذَا انْثَبَتَ فِي الْقَلْبِ شَرُّ الْمَخَالِبِ

شرح حضرت ناظم

ملیہ : دو واقعہ و نازلہ معنی واحد۔

یعنی تو پناہ دہندہ منی از ہجوم کردن مصیبتی وقتیکہ بخلاند در دل بدترین چیز کا ہمارا

التشريح مشکل الفاظ

مجیر : پناہ دینے والا۔ ملیہ : مصیبت۔ انثبت : یہ باب افعال سے واحد مؤنث

غائب کا صیغہ ہے۔ یہ باب افعال نہیں ورنہ شعر کا وزن درست نہیں رہے گا۔ اس

کا معنی ہے : پنچہ گاڑنا۔ مخالب : جمع ہے مخلب کی۔ ورنہ کا پنچہ۔

ترجمہ

یا رسول اللہ! آپ مجھے پناہ دینے والے ہیں جب مصیبت ہجوم کر کے آجائے

اور اپنے اذیت ناک تیز پنچے میرے دل میں گاڑ دے۔

۷ فَمَا أَنَا أَخْشَىٰ أَرْمَةٌ مَدْلِيَّةٌ
وَلَا أَنَا مِنْ رَيْبِ الزَّمَانِ بِرَاهِبٍ

شرح حضرت ناظم

یعنی پس نمی ترسم از سختی تاریک و نہ ہستم از گردش زمانہ ہراساں۔

و دریں بیت اشارتست بقول استمداد و عود است بفاتحہ قصیدہ۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تشریح مشکل الفاظ

ازمہ؛ مصیبت، سختی۔ مدہمتہ؛ تاریک۔ ریب الزمان؛ زمانہ کی گردش۔ راہب؛

ڈرنے والا۔

ترجمہ

پس میں تاریک اور سیاہ سختیوں سے نہیں ڈرتا اور نہ ہی میں زمانہ کی گردش سے

خوفزدہ ہوں۔

۵ فَاِنِّي مِنْكُمْ فِي قِلَاعٍ حَصِينَةٍ
وَاحِدٍ حَدِيدٍ مِنْ سِيُوفِ الْمُحَارِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی من در قلعہ ہائے محکمہ ام از جانب شما و در دیوار آہنم از شمشیر ہائے جنگ کنندہ۔
یعنی گو در حصار شمشیر ہا ام کہ بہ نصرت من و برائے دفع اعدائے من نصب کردہ باشند

تشریح مشکل الفاظ

قلاع؛ جمع ہے قلعہ کی۔ حصینہ؛ مضبوط، مستحکم۔ حدید؛ لوہا۔ حد؛ دیوار۔ محارب؛ جنگجو۔

ترجمہ

یا رسول اللہ! مجھے اس لیے مصائب اور گردش زمانہ کا کوئی اندیشہ اور فکر نہیں کہ میں
حضور کی نگاہ کرم سے مضبوط قلعوں میں محفوظ ہوں اور جنگ کرنے والے کی تلوار کے درمیان
اور میرے درمیان ایک آہنی دیوار حائل ہے۔

تشریح : ان انہری چند اشعار میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بارگاہ رسالت میں صلوٰۃ والسلام عرض کرنے کے بعد حضور کے بارے میں اپنے اس عقیدہ کا بھی ذکر کیا ہے کہ آپ وہ بہترین ہستی ہیں جن سے امید وابستہ کی جاسکتی ہے۔ اور آپ وہ بہترین سخی ہیں جو اپنے سائل کی جھولی کو اپنی بخشش کے عطیات سے لبریز کر دیتے ہیں اور ساتھ ہی اس حقیقت کا بھی اظہار کیا کہ جب مصائب والام کے بادل چاروں طرف سے گھر کر آجائیں تو اس وقت ان کالی گھاؤں کو دور کرنے کے لیے حضور سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں ہے اور حضور کی سخاوت کے سامنے گھنگھور گھاؤں کی موسلا دھار بارش کی بھی کوئی وقعت نہیں۔ اور اس امر کی بھی تصریح کر دی کہ اللہ تعالیٰ کے عطیات کے نزانوں کی کتنی حضور کی ذات اقدس و اطہر ہے۔ جس کو بھی انعامات الہی سے کوئی انعام ملا ہے وہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور وسید سے ملا ہے۔ اور حضرت سواد بن قارب کے فصید کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ قیامت کے دن جو بڑا شدید اور مشکل دن ہوگا حضور ہی کی شفاعت ہم گنہ گاروں کی چارہ سازی فرماتے گی۔ اور آخر میں اپنے اس یقین کا اظہار کرتے ہیں کیونکہ حضور نے ازراہ نوازش اپنی توجہ اور عنایت کے مضبوط قلعوں میں مجھے پناہ دے دی ہے اس لیے مجھے نہ کسی مصیبت کا خوف ہے اور کسی گردش زمانہ کا فکر۔ بے شک جس خوش نصیب کو یہ سعادت ارزانی ہوتی ہے، لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون کا مترادف اس کے سامع نواز ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب غلاموں کو بھی اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کے ساتھ وہی عقیدت وہی محبت اور وہی عشق ارزانی فرماتے جو حضرت شاہ صاحب کو عطا فرمایا گیا تھا اور ہمیں بھی بارگاہ رسالت میں اسی طرح سراپا عجز و نیاز بن کر اپنی فریاد کرنے کی سعادت بخشے تاکہ ہم بھی اندیشہ ہائے روزگار سے محفوظ ہو کر اطمینان کی زندگی بسر کریں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

صرف حضرت شاہ صاحب ہی نہیں تمام اولیاء امت اور علماء ملت کا اپنے محبوب رسول کے ساتھ ہی تعلق استوار رہا ہے وہ ہمیشہ مشکل کے وقت میں کشود کار کیلئے بارگاہ رسالت میں فریاد و استغاثہ کرتے رہے ہیں اور حضور کی نظر توجہ کے طفیل اللہ تعالیٰ نے ان کی التجاؤں کو شرف قبول عطا فرمایا۔

۹
وَلَيْسَ مَلُومًا عَى صَبِّ اَصَابَهُ
غَلِيلُ الْهُوَى فِي الْاَكْرَمِيْنَ الْاَطَابِئِ

شرح حضرت ناظم

یعنی نیست ملامت کردہ شدہ زبان بند شدن عاشقی کہ رسیدہ باشد اور اسوزش عشق در مدح بزرگان و پاکان۔

و دریں بیت اشارتست بنجم سخن بعجز ادا سے مدعا کہ لائق آنجناب باشد بدو سبب یکے آنکہ عشق مقفی سکوت است۔ دیگر آنکہ مدح بزرگان و پاکان را پایانی نیست۔

تشریح مشکل الفاظ

ملوم؛ جس کو ملامت کی جائے۔ عی؛ زبان میں لکنت پیدا ہونا۔ کسی بات کو صحیح طور پر بیان نہ کر سکا۔ صب؛ عاشق۔ غلیل الہوی؛ عشق کی سوزش۔

ترجمہ

شاہ صاحب قصیدہ کو ختم کرتے ہوئے فرماتے ہیں؛ اگر عاشق سوزش عشق کی وجہ سے اپنے مدعا کو بیان کرنے سے قاصر رہے تو اسے ملامت نہیں کی جاتی کیونکہ اس کے عجز

کے دو سبب ہیں۔ پہلا سبب تو یہ ہے کہ عشق خاموشی کا تقاضا کرتا ہے محبوب کی بارگاہ میں مہر لب ہو کہ بیٹنا ہی قرین ادب ہے۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ بزرگوں اور پاکوں کے فضائل ایک سیکراں سمندر ہیں جنہیں بیان نہیں کیا جاسکتا اس لیے میں بھی اب اس قصیدہ کو یہاں ختم کرتا ہوں اور اپنے عجز کا اور اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے پایاں اوصاف و کمالات کا اعتراف کرتا ہوں۔



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ختم

تامل باید کرد در اسلوب قصیدہ کہ چہ قسم تشبیب کردہ شد و از آنجا تخلص کردہ آمد بمدح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و کلام را در آنجا بفقون بسیار ادا کردہ شد اور در آخر بیان عشق کردہ شد و چون استحضار بہ ترتیب کمال رسید ختم کردہ شد۔
و در آخر قصیدہ خود کردہ شد یا بتدائے آن و اشعار بتامی کردہ آمد۔ و هذا ما علقناه علی القصیدہ
و قد فرغنا من ذلک الشرح یوم الثلاثاء الرابع والعشرين من ربيع الثاني ۱۱۶۵ھ ست و
خمین بعد الالف والمائة من الهجرة۔

ترجمہ

قصیدہ کے اسلوب بیان میں غور کرنا چاہئے کہ تشبیب کس قسم کی ہے اور وہاں سے کس طرح مدح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تخلص کیا گیا ہے اور کس طرح بہت سے اقسام پر گفتگو کی گئی ہے اور آخر میں ذات اقدس و اطہر سے جو عشق ہے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اس کو بیان کیا اور جب بارگاہ رسالت میں استحضار مرتبہ کمال کو پہنچا تو خطاب کیا گیا اور
قصیدہ کے آخر میں بھی ابتداء کی طرف رجوع کیا گیا۔ اس طرح یہ اشعار پایہ تکمیل تک پہنچے۔
یہ وہ شرح ہے جو ہم نے قصیدہ پر لکھی ہے اور اس سے ہم مشکل کے دن
۲۲ ربیع الثانی ۱۱۵۶ھ فارغ ہوئے۔

خطاطی:

میاں عبید اللہ

نوشترہ درکان (گوجرانوالہ)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

قصیدہ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

<https://ataunnabi.blogspot.com/>

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



ابتدائیہ

الحمد لله رب العالمین۔ والصلوة والسلام علی
مولانا محمد سید المرسلین وعلی آلہ و
اصحابہ اجمعین۔

اقابعد :

می گوید فقیر ولی اللہ عنی عنہ ورنیولا قصیدہ ہمزیہ در مدح سرور انبیاء علیہ الصلوٰت
والتسلیمات نظم کرده شد۔ چون بعض الفاظ آن محتاج بتتبع کتب لغت بود بخاطر جماعت کہ
مشق اشعار عرب نکرده اند۔ بغیر ترجمہ معنی آن منع نمی شد لہذا ترجمہ آن ابیات معانی
لغویہ آن املا کرده ام۔ وَاللّٰهُ الْمُبِیِّنُ لِكُلِّ عَمِیْرٍ۔ وَأَنزَلْنَا شَحْرَیْمًا فَصَلَّیْنَا خَیْمَتِمْ۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ترجمہ

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جو رب العالمین ہے اور صلوة و سلام ہو ہمارے
آقا محمد پر جو سید المرسلین ہیں اور آپ کی آل پر اور تمام صحابہ پر۔

اما بعد :

فقیر ولی اللہ عفی اللہ عنہ کہتا ہے کہ ایک قصیدہ ہمزیہ سرور انبیاء علیہ الصلوٰت و
السلامات کی مدح میں نظم کیا گیا۔ اور چونکہ اس کے بعض الفاظ اس بات کے محتاج تھے
کہ لغت عرب کی طرف رجوع کیا جائے اور وہاں ان کے معانی تلاش کیے جائیں اور
وہ لوگ جو اشعار عرب کے سمجھنے کے خوگر نہیں ان کے لیے ترجمہ کے بغیر ان کا معنی
دانش نہیں ہوتا۔ اس لیے ان شعروں کا ترجمہ اور ان کے لغوی معنی لکھ دیئے گئے ہیں
اللہ تعالیٰ آسان کرنے والا ہے ہر مشکل کو۔ اور اس قصیدہ کی چھ فصلیں بنائی گئی ہیں۔



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



فصل اول



در تشبیب بطریق تازه که
معهود شعر از نیست.

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ترجمہ:

پہلی فصل میں ایک نئے انداز سے تشبیہ کی گئی ہے جو اس سے پہلے شعرا کے نزدیک مروج نہیں۔

لے إِذَا أَخْبَرْتَ يَوْمًا عَنْ ضِيَاءٍ
فَلَا تَلْهَجُ بِبَدْرٍ أَوْ ذُكَاةٍ

شرح حضرت ناظم

لج بالشیء، اولع به؛ ذکار بالضم غیر مصروف آفتاب۔ لایدخلها الالف واللام۔

یعنی چوں جو ابھی روزے خبر دادن از روشنی چیزے پس حرلیں مشو بند کر ماہ چہار دہم یا ذکر آفتاب۔ یعنی تشبیہ بہ ماہ و آفتاب مکن۔

حل مشکل الفاظ

لج بالشیء کسی شے کی محبت میں وارفتہ ہونا۔ ذکار؛ ذال کے پیش کے ساتھ۔ یہ غیر مصروف ہے۔ اس پر الف لام داخل نہیں ہوتا۔ اس کا معنی ہے؛ سورج۔

ترجمہ

یعنی جب تو یہ چاہے کہ تو خبر دے کسی چیز کی چمک و مک سے تو اس وقت چودھویں کے چاند یا سورج کے ذکر کرنے پر حرلیں نہ ہو۔ یعنی اس چیز کی روشنی کو چاند و سورج سے تشبیہ نہ دے۔

۷

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

۲ وان تمدح بجود او سمو
فلا تنظر بجود او سماء

شرح حضرت ناظم

سمو: بلندی۔ جود: بالفتح مطر وبالضم الکریم۔

یعنی تو اگر ستائش خواہی بسنا یا بعلو مرتبہ پس نگاہ مکن بسوتے باران یا بسوتے

آسمان یعنی سخی راو باران و عالی قدر را با آسمان تشبیہ مکن۔

حل مشکل الفاظ

سمو: بلندی۔ جود: اگر جیم پر فتح ہو تو اس کا معنی بارش ہے۔ اگر پیش ہو تو اس کا معنی کریم

اور سخاوت ہے۔

ترجمہ

اگر تو کسی چیز کی تعریف سخاوت یا علو مرتبہ سے کرے تو نہ بارش کی طرف دیکھ اور نہ

آسمان کی طرف۔ یعنی سخی کو بارش سے اور عالی قدر شخص کو آسمان سے تشبیہ نہ دے۔

۳ ولات ذکر اخاطی و معنًا

اذا کلمت فی معنی الشخاء

شرح حضرت ناظم

اتوالقوم: واحد منهم۔ والمراد بہنا حاکم الطائی۔ ومعن نام امیرے مشہور کہ در سخاوت سے

دستاں زیند شخصے از عرب و لفظ کلمت منفاقتہ کرد کہ استعمال مشہور کلمت است و

ابن مناقشہ بے اصل است۔ قال اللہ تعالیٰ : ویکلم الناس فی الہمد وکھلا۔
و در احادیث بسیار یافتہ می شود گویند کلمت فلانا و تکلمت مع فلاں۔

یعنی بیاد کن حاتم طائی را و نہ معن بن زید را چون سخن گوئی در وصف سخاوت و در
معن و معنی تجنیس غیر نام است۔

حل مشکل الفاظ

انوالقوم، قوم کا ایک فرد۔ یہاں اخاطی سے مراد حاتم طائی ہے جو اس قبیلے کا ایک
مشہور و معروف فرد ہے۔ معن: ایک معروف مشہور امیر کا نام ہے۔ سخاوت میں اس کے
ساتھ مثال دی جاتی ہے۔ ایک اہل عرب نے کلمت پر اعتراض کیا کہ اہل لغت کے
نزدیک تکلمت مشہور ہے کلمت مناسب نہیں لیکن اس اعتراض کی کوئی بنیاد نہیں۔

قرآن کریم میں ہے: و تکلم الناس فی الہمد وکھلا کہ عیسیٰ علیہ السلام نکچوڑ
اور نچتہ عمر میں لوگوں کے ساتھ باتیں کریں گے۔ اور اسی طرح بہت سی احادیث میں بھی ہے،
کلمت فلانا اور تکلمت مع فلاں۔ یہ دونوں لفظ ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے رہتے ہیں۔

یعنی جب تو سخاوت کا معنی بیان کرنے میں لب کشائی کرے تو تجھے اس بات کی
ضرورت نہیں کہ تو حاتم طائی اور معن کا ذکر کرے۔

لے
وَلَا تَنْسُبْ أَخَابًا لِّبَيْتٍ
وَلَا ذَا الرِّفْقِ لِدِرِيحِ الرِّخَاءِ

شرح حضرت ناظم

نسبہ الی ابیہ ولابیہ الحقہ بہ من باب نصر۔ رخار؛ بالضم باد نزم۔

قال اللہ تعالیٰ؛ رخاء حیث اصابہ یعنی نسبت مکن صاحب حرب شدیدرا

و نہ صاحب نر می اخلاق را بسوتے باد نزم۔

حل مشکل الفاظ

نسبہ الی ابیہ ولابیہ؛ کسی کو کسی کے ساتھ ملا دینا۔ یہ باب نصر نر سے ہے۔

رخار؛ آہستہ چلنے والی ہوا۔

ترجمہ

یعنی کسی جنگجو بہادر کو شیر کے ساتھ اور کسی نر می خلیق والے کو آہستہ چلنے والی

ہوا کے ساتھ منسوب مت کر۔

۵ وَإِنْ بَيَّنْتِ فِي الْمَنْظُومِ وَجْدًا

فَحَاشَا أَنْ تُشَبَّبَ بِالنِّسَاءِ

شرح حضرت ناظم

جاری فی القوم حاشا زیدا ای الا زیدا و حقیقتہ معنی حاشاک فی ناصیۃ من الحاشیۃ۔

وہی الناصیۃ و حاشا ان لیفعل کذا ای بعدہ اللہ من ان لیفعل کذا کذا فی البردۃ مصرع

حاشا ان یجرم الراجی مکارمہ تشبیب الشعر زرقیۃ، بذکر النساء۔

و اگر بیان کنی در شعر عشق را پس خدا پناہ دہد از انکہ تشبیب کنی بجمال

زمان۔

حل مشکل الفاظ

حاشا: الا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ حاشاک کا مفہوم یہ ہے کہ اس نے تجھے ایک کوزہ میں کر دیا۔ عرب کہتے ہیں، حاشاہ ان لیفعل کذا یعنی اللہ تعالیٰ اسے بچائے کہ اس سے یہ فعل سرزد ہو۔

قصیدہ بروہ میں ہے: حاشاہ ان یحرم الراجی مکارمہ۔ یعنی اللہ تعالیٰ پناہ دے کہ کوئی امید کرنے والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مکارم اخلاق سے محروم ہو۔
تشبیہ کا معنی یہ ہے کہ عورتوں کے ذکر سے اپنے شعر کو لطیف و خوشگوار بنانا۔
ترجمہ

اگر تو اشعار میں عشق کو بیان کرے تو خدا تجھے اس سے بچائے کہ عورتوں کے حسن و جمال سے تو تشبیہ کرے۔

۷ فِتْلِكَ شَرَائِعُ لِلسُّعْرِ قَدَمًا
وَقَدْ نُسِخَتْ بِخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ

شرح حضرت ناظم

قدما: ظرف یعنی در زمان پیشین خابرائے تعلیل است۔

یعنی منع از تشبیہ بہاہ و آفتاب و از تشبیہ بہاراں و آسماں از تشبیہ مع حاتم و معن و از تشبیہ بشیر و باد نزم و از تشبیہ بجمال نسا از سبب است کہ این ہمسراہا و اسلوبہا است در فن شعر شدہ اند در زمان پیشین و شریعت ہائے پیشین منسوخ شدہ است بخاتم الانبیاء علیہ الصلوٰت و التسلیمات مراد آنست کہ بعد وجود

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدح بنی آدم یا ان تشبیہات جیف عظیم است زیرا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکمل انداز جمع در ہر وصفے ازین اوصاف پس حق مدح آل است کہ با آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشبیہ دادہ شود نہ بغیر او و این لطیفہ شعریت مسمی بادعاء تعلیل راہ ہا و اسلوبہا را شراعی می توان گفت بحسب وضع لغت و شریعتہا بحسب عرف شرع منسوخ شدہ است با آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعتماد برین مسامحتہ کردہ تعلیل می نماید بعد از ان پرورش کردہ شد این مضمون را بچندین بیت دیگر۔

حل مشکل الفاظ

قدماً؛ ظرف ہے یعنی گذشتہ زمانہ میں۔ تک پر فاعل تعلیل کے لیے ہے یعنی یہ جو منع کیا گیا ہے کہ چاند اور سورج، بارش اور آسماں، حاتم اور معن، شیر اور باد نرم کے ساتھ تشبیہ مت دو اور عورتوں کے حسن سے تشبیہ سے روکا گیا ہے، اس کا یہ سبب ہے کہ یہ ساری راہیں اور اسلوب فن شعر میں پہلے زمانہ میں تھے اور پہلی شریعتیں خاتم انبیاء علیہ الصلوٰت والتسلیمات کی آمد سے منسوخ ہو گئیں۔ مقصد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود ہونے کے بعد بنی آدم کی مدح میں ان تشبیہات کا ذکر ظلم عظیم ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے ان جملہ اوصاف میں اکمل تر ہیں۔ پس مدح کا حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تشبیہ دی جائے نہ کسی اور کے ساتھ یہ ایک شعری لطیفہ ہے جسے ادعاء تعلیل کہتے ہیں یعنی کسی چیز کے بارے میں یہ فرض کر لینا کہ یہ چیز اس کی علت ہے۔

راہوں اور اسلوبوں کو لغت کے اعتبار سے شراعی کہا جاسکتا ہے لیکن شریعت کے عرف میں جملہ شراعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے منسوخ ہو گئیں۔ اس مسامحت

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

پر اعتماد کرتے ہوئے اس کو علت بنا دیا۔ اس کے بعد اسی مضمون کو چند دیگر اشعار میں مزید وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔

۷ فِهَلَا قُلْتُ إِذْ حَاوَلْتُ مَدْحًا
بِبَائِسٍ أَوْ سَخَاءٍ أَوْ سَنَاءٍ

شرح حضرت ناظم

سنی بالقصر، روشنی برق و سنار بمد، بلندی قدر۔

یعنی پس پیرا نکفتی چوں قصد کردی مدح را بشدت حرب یا سنخا ریا بلندی مرتبہ۔

حل مشکل الفاظ

سنی اگر مقصور ہو تو اس کا معنی بجلی کی روشنی اور اگر محدود ہو تو اس کا معنی مرتبہ

کی بلندی ہے۔

ترجمہ

یعنی تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ جب تو نے کسی کی تعریف کا ارادہ کیا شجاعت، سخاوت

یا بلندی مرتبہ سے۔

۸ أَرَى طَيْفًا يَذْكُرُنِي عَهْوَدًا
بَطَيْبَةِ حَيْثُ مُجْتَمَعُ الرَّجَاءِ

شرح حضرت ناظم

اين مقولہ ہلا است۔ طیف، خیال۔ طیبہ از اسماء مدینہ منورہ است۔

یعنی می بینیم کہ بیاد می دھد مرا حالت ہائے گزشتہ مدینہ منورہ جائیکہ اجتماع انواع امید
انجا است۔ حاصل آنست کہ کمال مدح آدمی باعث بارشجاعت و سخاوت و بلندی قد
آنست کہ گفتہ شود کہ این وقائع ناشید ازین اخلاق خیال طفیفی است ازاں حالت ہا کہ
در مدینہ منورہ ز ذات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صادر می شد و بیاد می دھد این
وقائع اں حالات شریفہ را غیر این مدح متصور نیست زیرا کہ بیچ کس را بلوغ بمبلغ اخلاق
اں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ممکن نہ۔ پس غایت مدح آنست کہ نمائشی باشد
از اخلاق کریمہ اں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رخیال طفیفی باشد از آنچه آنجا واقع شد۔

حل مشکل الفاظ

یہ شعر بلاغت کا مفولہ ہے۔ طیف کا معنی ہے، خیال۔ طیبہ: مدینہ منورہ کے

مبارک ناموں میں سے ایک نام ہے۔

ترجمہ میں ایسا خیال دیکھتا ہوں کہ مجھے ان احوال کی یاد دلاتا ہے جو مدینہ منورہ میں گزرے
جو ہر قسم کی امیدوں کے جمع ہونے کی جگہ ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ کسی آدمی کی مدح کا کمال باعث بارشجاعت، سخاوت اور بلندی
مرتبہ کے یہ ہے کہ کہا جائے کہ یہ واقعات ان اخلاق کے تصور سے پیدا ہوئے جو
مدینہ منورہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے صادر ہوتے۔ اور یہ واقعات
ان پاکیزہ حالات کی یاد کو تازہ کرتے ہیں جن کے بغیر مدح کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا،
کیونکہ کوئی شخص بھی اخلاق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تک نہیں پہنچا پس
سب سے اعلیٰ قسم کی ستائش یہ ہے کہ اس شخص میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
اخلاق کریمہ کی کوئی جھلک پیدا ہو جاتے۔

۹ اَشِيمِيهِ وَمِيصًا مِنْ وَمِيصٍ

تَالِقٍ فِي الْبَقِيْعِ وَرَفِي قَبَاءِ

شرح حضرت ناظم

شام البرق امی نظر الیہ الو میض البرق، او مض البرق۔ و مض ایماضا و مضاً و میضا
لمع نھیاً۔ قولہ اشیم بہ بدل است از ارمی طیفاً۔ بدل جملہ من جملہ ہمچین اس و تذکرنی و
تشوقنی در ابیات آئندہ۔ واقع موقع بدل است۔

تالق، درخشیدن۔

یعنی می بینم بسبب عروض آل طیف روشنی را از درخشیدن برق کہ درخشندہ است
در بیع الغرقہ کہ میدانی است قریب مدینہ و مقابر صحابہ آنجا است و در قبا کہ عالیہ است
از عوالی مدینہ و اول نزول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنجا بودہ است حاصل آل
است کہ چنانکہ لمعان برق می آید و زود می رود ہمیں صفت از وقائع شجاعت و سخاوت و بلندی
مرتبہ مردمان آثار فاضلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ دریں امکانہ بود بنظر می آید و عن قریب
معنی میگردد زیرا کہ مشابهتہ دارد اما مشابهتہ ناقصہ۔

حل مشکل الفاظ

شام البرق، اس نے بجلی کی طرف دیکھا۔ و میض، بجلی کی چمک۔ لغت میں او مض البرق
اور و مض ایماضا و مضاً و میضا، ایسی چمک جو پوشیدہ ہو۔ اشیم بہ کا جملہ پہلے جملہ
ارمی طیفاً کا بدل ہے اور اسی طرح آئندہ اشعار میں اس و، تذکرنی، تشوقنی میں بھی بدل ہے
تالق کا معنی ہے، چمکنا۔

ترجمہ

یعنی اس خیال کے پیش اُنے سے میں اس روشنی کو دیکھ رہا ہوں جو بقیع الغرقد میں بجلی کے چمکنے سے نمودار ہو رہی ہے۔ اور بقیع الغرقد، مدینہ طیبہ کے قریب ایک میدان ہے جہاں صحابہ کرام کے مزارات پر انوار ہیں جسے آج کل ہم جنت البقیع کہتے ہیں، اور قبائے مدینہ طیبہ کی نواحی بستیوں میں سے ایک بستی ہے۔ حضور علیہ السلام نے ہجرت کے موقع پر سب سے پہلے وہیں نزول اجلال فرمایا تھا۔

خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح بجلی کی چمک اُٹا اُٹتی ہے اور چلی جاتی ہے اسی طرح لوگوں کی شجاعت، سخاوت اور بلند مرتبہ کے واقعات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آثارِ فاضلہ سے ان مکانوں میں نظر آتے ہیں پھر محو ہو جاتے ہیں کیونکہ مشابہت تو ہے لیکن یہ مشابہت ناقص ہے۔

ث ۱
أَحْسُ بِهِ نَسِيمًا مِنْ فَتُوحٍ!
تَسْمُ مِنْ كُدَى أَوْ كُدَاءِ

شرح حضرت ناظم

تقسیمت الريح، اذا هبت نسيمًا نسيمًا۔ بادِ خوش۔ کدای، بالفتح والمد الثنية العليا
مما يلي المقابر وكذا بالضم والثنية السفلى مما يلي باب العرة۔ وكذا في موضع باسفل مكة وفي
قصه فتح مكة ان النبي صلى الله عليه وسلم دخلها يوم الفتح من كدای لشعر حسان بن ثابت
ع تشير النقم مطلعها كدای

یعنی احساس میکنم بسبب آن طیف بادی خوش از فتوح کہ وزندہ بودہ است

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

از موضع کدئی یا از ثنیۃ کدار۔

حل مشکل الفاظ

تسمت الريح، جب خوشگوار ہوا چلتی ہے تو اہل عرب کہتے ہیں تسمت الريح۔
کدار وہ اونچا ٹیلہ جو مقابر کے قریب ہے۔ اور کدئی؛ وہ ٹیلہ جو پست ہے اور باب
العرہ کے ساتھ ملحق ہے۔

کدئی؛ مکہ کے نشیب میں ایک جگہ کا نام ہے۔ فتح مکہ کے واقعہ میں یہ مذکور ہے
کہ حضور علیہ السلام اس روز کدار سے داخل ہوئے اور حضرت حسان کے شعر سے اس
حقیقت کا پتہ چلتا ہے۔ آپ کا مصرعہ ہے؛

ع تشیر النقع مطلعها کداء

(یعنی اس تصور طیبہ کی وجہ سے مجھے نسیم صبح کا احساس ہو رہا ہے جو کدئی کے
موضع سے یا کدار کے ٹیلہ سے چل رہی تھی۔)

لے تَذَكَّرْنِي أَحَادِيثُ النَّصَافِي

مقامات بشور او حراء

شرح حضرت ناظم

اصفیتہ اذا اخلصت له۔ تضافینا۔ تخالصنا، المعنى اخلاص العبد لربه في طاعته و
اخلاص الرب له في حسن جزائه، مقامات یعنی الوقائع۔ ثور؛ جبل نزل بہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم و ابو بکر ثلاث لیاں عند ارادتها الهجرة؛ الحراء جبل تعبد فیہ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قبل النبوة۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

یاد می دهد مرا پیرِ حائے صوفیاں در اخلاص و محبت خالصہ آن وقائع را کہ گزشتہ
است در جبل ثور و در جبل حرار یعنی قصص صوفیہ عن آخر ہا نمائشی است از وقائع آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کہ دریں دو مکان بوقوع آمد۔

حل مشکل الفاظ

اصفتیہ: جس وقت تو اس کے لیے خلوص کا اظہار کرے۔ تصانیف: آیس میں ایک
دوسرے کے لیے خلوص کا اظہار کرنا۔ بہاں معنی یہ ہے کہ بندے کا اپنے رب کی اطاعت
میں اخلاص اور رب کریم کا اپنے بندے کو بہتر جزا دینے میں اخلاص۔ مقامات: یعنی
واقعات جو رو پذیر ہوتے۔ ثور: اس پہاڑ کا نام ہے جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین رات تک سفر ہجرت میں قیام
فرما رہے۔ الحرار: اس پہاڑ کا نام ہے جس میں اعلان نبوت سے قبل نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم عبادت الہی میں مشغول رہا کرتے تھے۔

ترجمہ

صوفیہ کے باہمی اخلاص و محبت کے واقعات مجھے ان واقعات کی یاد دلاتے
ہیں جو جبل ثور میں اور جبل حرار میں رو پذیر ہوئے تھے یعنی صوفیاء کے تمام قصے و حقیقت
خلوص و للہیت میں ایک جھلک ہیں۔ ان واقعات کی جو ان دو مقامات پر وقوع پذیر
ہوتے۔

۱۲ تَشْوِقُنِي لِأَحْوَالِ تَقْصَاتِ

بِسَلْمٍ أَوْ نَوَاحِي بِيْرِحَاءِ

شرح حضرت ناظم

تقفنی؛ سپرے شدن۔ یعنی مشتاق می گرداند اخبار تصافی بجانب اں احوال کہ گزشتہ
است بجل سلع یا در نواحی بئر حار۔ السلع جبل قریب المدینہ کان عندہ وقعة الخندق
البئر حار؛ بئر کان لابی طلحة الانصاری کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدخلها ویشرب
من ماء فیہا۔ طیب؛ فلما نزلت لن تنالوا البئر حتی تنفقوا مما تحبون تصدق بہا ابو طلحہ
رضی اللہ عنہ علی اقاربه ونبی عمہ والقصة مشہورہ۔ باید دانست کہ آنچه مذکور شد از
منع اسالیب مشہورہ در شعر و از ابداع اسلوب غریب کہ تشبیہ است بانحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم در خصال نیک و خلق فاضل مقرون بجمال ادب کہ گویم آنچه
در مردمان یافتہ می شود خیالے است طقیف و وبیصے است از برق بنسبت آنچه
در ذات مقدس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بود تشبیہ تازہ است کہ عبد ضعیف باں
مستدی شدہ والحمد للہ باز این جا انتقال کردہ شد بوصف عشق و تخلص ہم
بطوری جدید واقع شد۔

حل مشکل الفاظ

تقفنی کا معنی گزر جانا ہے۔

یعنی اخلاص و للہیت کی خبریں مجھے ان حالات و واقعات کا مشتاق بنا دیتی ہیں جو
سلع کی پہاڑی یا حار کے کنویں کے قرب و جوار میں وقوع پذیر ہوتے۔

السلع؛ مدینہ طیبہ کے قریب ایک پہاڑ کا نام ہے جہاں خندق کا واقعہ پیش آیا۔

البئر حار؛ ایک کنویں کا نام ہے جس کے مالک ابو طلحہ انصاری تھے اور حضور علیہ

السلام وہاں تشریف لے جاتے اور اس کا پاکیزہ پانی نوش فرماتے۔ اور جب یہ آیت

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نازل ہوئی ؛ لن تنالوا البر... (الایۃ) تو حضرت ابو طلحہ نے اپنے اس محبوب ترین مال کو اپنے رشتہ داروں، اپنے چچا کے لڑکوں پر صدقہ کر دیا۔ یہ واقعہ کتب احادیث میں مشہور ہے۔ جاننا چاہیے کہ مشہور اسالیب کے ذکر کرنے سے منع کیا گیا اور تشبیہ میں ایک نیا بدیع اسلوب اختیار کیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصال حمیدہ اور اخلاق فاضلہ سے تشبیہ دی جائے۔ میں کہتا ہوں کہ لوگوں میں جو کمالات پائے جاتے ہیں وہ حضور کے محامدِ محاسن کے اوصاف کے مقابلہ میں ان کی حیثیت ایسی ہے جیسے ایک خیال محض یا بجلی کی ایک چمک۔ یہ بالکل نئی تشبیہ ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ضعیف بندے کی راہنمائی کی ہے اور اس پر میں اس کی حمد بجالاتا ہوں یہاں سے پھر اب عشق کا بیان شروع ہوتا ہے اور ایک نئے انداز سے پہلے مضمون سے دوسرے مضمون کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔





فصل دوم



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

۱۰ تصَوَّرْتُ الدِّيَارَ فَهَمَّ قَلْبِي
وَهَيَّبَ ذِكْرُهَا مِنِّي بُكَاءِي

شرح حضرت ناظم
ہیجان گشتگی از عشق۔

یعنی تصور کردم دیار حبیب را چون ذکر طیبہ و بقیع و قبار و مانند آن آمد پس سرگشته
شد دل من و برانگیزت یاد کردن آن دیار از من بکاتے مرا۔

حل مشکل الفاظ

ہیجان، عشق کی وجہ سے جو بے چینی اور اضطراب پیدا ہوتا ہے۔

ترجمہ

یعنی میں نے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیار کا تصور کیا اور جب طیبہ
بقیع، قبا اور اس قسم کے دیگر مقامات کا ذکر آیا تو میرا دل فرط عشق سے مضطرب ہو گیا اور
ان مقامات کی یاد نے مجھے رونے پر مجبور کر دیا۔

۱۱ رَوَيْتُ عِنْدِي شَمَائِلَ عَنْ حَبِيبٍ
فَابْكَّتْنِي وَزَادَتْ مِنْ عِنَاءِي

شرح حضرت ناظم

روایت کرداں دیار خوبہارا از محبوب پس گریانید مرا و زیادہ ساخت محنت

مراد ذکر روایت شمالی کہ کتابے است مشہور و لفظ عن ابہام اطباق است۔

ترجمہ

ان مقامات نے میرے محبوب کے شمالی کی روایت میرے سامنے بیان کی اور مجھے اپنے محبوب کی یاد دلا کر رُلا دیا اور میرے رنج و غم میں اضافہ کر دیا۔

۳۱ أَيَا قَلْبِي بِأَحْزَانِي تَقَطَّعُ
فَلَا سُلْوَانَ لِي بَعْدَ النَّوَاءِ

شرح حضرت ناظم

سلوان بوزن السلطان، و وارثی بـ المحزون۔ النوار کالفراق و زناً و معنی امی دل بسبب احزان من پارہ پارہ شو زیر آنکہ دو تسلی بخش نیت مرا بعد فراق محبوب۔

حل مشکل الفاظ

سلوان بوزن سلطان، وہ دو ابو غمزہ دل کو تسلی دے۔ نوار، وزن اور معنی کے

لحاظ سے فراق۔

ترجمہ

یعنی اے دل! میرے رنج و آلام کے باعث تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جا، کیونکہ محبوب کی جدائی کے بعد کوئی دوا مجھے سکون نہیں پہنچا سکتی۔

۳۲ وَيَا صَدْرِي بِالْأَهْمَى تَشَقَّقُ
وَلَا أَرْضِي لِنَفْسِي بِالْبَقَاءِ

شرح حضرت ناظم
و اے سینہ من بسبب درد ہائے من بشکاف زیر آنکہ راضی نیستم بقا برائے

نفس خود۔

حل مشکل الفاظ

تشنق، پھٹ جانا۔

ترجمہ

اے میرے سینہ! اپنے محبوب کے فراق میں جس رنج و الم سے میں دوچار ہوں
اس کے باعث پھٹ جا، مجھے اپنی زندگی کی ضرورت نہیں ہے۔

فَهَلْ مِنْ مُشْتَرِي رُوحِي بِرُوحِي

يُرْوِحُنِي بِوَعْدٍ مِنْ لِقَاءِ

شرح حضرت ناظم

روح، بالضم، جان۔ روح، بالفتح، آسائش۔

ایا خرید کنندہ بہت جاں مرا با آسائشی آسائش دہد مرا وعدہ از لقائے محبوب یعنی

آسائش بمن رساند و جاں مرا غلام کند میاں روح و روح

حل مشکل الفاظ

روح، راد مضموم ہو تو اس کا معنی جان ہے اور راد مفتوح ہو تو اس کے معنی آسائش و

آرام ہے۔

ترجمہ: کیا کوئی ایسا شخص ہے جو میری جان کو اس خوشی کے بدلے

خرید لے اور مجھے اس رنجِ فراق سے وصال کے وعدہ سے آرام پہنچا دے۔

۶ یُبَشِّرُنِي بِنَعْمٍ بَعْدَ بُؤْسٍ

وَإِسْعَادٍ لَهَا بَعْدَ الشَّقَاءِ

شرح حضرت ناظم

بدل است یرّوتنی بدل جملہ از جملہ - نعم، نازکی و راحت - ضد بؤس ہر دو بضم اول و سکون ثانی۔

یعنی بشارت و ہدمرا با سودگی بعد محنت و بشارت دہد بیک بختی جاں بعد بد بختی آل۔

حل مشکل الفاظ

نعم، نزاکت و راحت، اور بؤس، رنج و سختی۔ دونوں کا فار کلمہ مضموم اور عین کلمہ ساکن ہے۔ یہ سارا جملہ بدل ہے سابقہ جملہ یرّوتنی کا۔

ترجمہ

کوئی ایسا ہے جو فراق کے رنج و الم کے بعد مجھے وصال کی خوشیوں کی بشارت دے اور میری شومی قسمت کو سعادت مندی سے تبدیل کر دے۔

۷ وَقَالُوا أَخْرَجْتَكَ فِي مَرْوَجٍ

لِتَسْلُوا مِنْ تَبَارِيحِ الْبِلَادِ

شرح حضرت ناظم

تنزہ، بصحرا رفتن۔ مرج، بسکون وسط، سبزہ زار۔ برحاً مشقت و تبریح ہم چیاں۔
یعنی گفتند نصیحت کنندگان برائی از خانہ سیرکن در سبزہ زار ہا تا تسلی یابی از مشقت

ہائے بلائے عشق۔

حل مشکل الفاظ

تنزہ، تفریح کے لیے صحرا میں نکلنا۔ مرج، سبزہ زار، مرغزار۔ تبریح، جمع ہے
تبریح کی۔ اس کا معنی مشقت اور برحاً کا بھی یہی معنی ہے۔

ترجمہ

میرے ناصحین نے میری حالت زار کو دیکھ کر مجھے کہا کہ گھر سے باہر نکلو اور سبز اوروں کی
سیر کرو تاکہ عشق کی تکلیف کی مشقتوں سے تمہیں کچھ سکون نصیب ہو۔

۵ وَمَا عَذْرَ الْمُشَوِّقِ إِذَا تَلَّحَّى
خَلَى الْقَلْبِ فِي شَرِّ الْوَفَاءِ

شرح حضرت ناظم

المشوق، شاق، مشتاق ساخت اور۔ شوق آرزو مند گردانیدن و آرزو مند شدن

مشوق، عاشق۔ تلّحی، بازی کردن۔ خلی، بے غم۔ ضد شمی۔

جو اب ان ناصح می گوید و چسیت عذر عاشق در شرع و فاقستیکہ بازی کند بے غم

شدہ دل او۔

یعنی در شرع و فاق ان گناہسیت کہ عذر ندارد۔

حل مشکل الفاظ

المشوق، شاق سے اسم مفعول ہے جس کو مشتاق بنا دیا گیا ہو۔ شوق، کسی چیز کی آرزو
دل میں پیدا کرنا۔ اس لیے عاشق کو مشوق کہتے ہیں۔ تلمیحی: لہو و لعب میں مشغول ہو جانا
خلی: وہ دل جو غم سے خالی ہو۔ اس کی ضد شجی ہے جس کا معنی وہ دل جو غم سے پُر ہو۔

ترجمہ

اپنے ناصحین کو جواب دیتے ہیں کہ وفا کی شریعت میں وہ عاشق کیا عذر پیش کر سکتا
کہ اگر وہ کسی وقت غم عشق کو فراموش کر کے لہو و لعب میں محو ہو جائے۔
وفا اور عشق کی شریعت میں یہ ایسا گناہ ہے جس کا کوئی عذر نہیں۔

۹ بِجِبِّ الْحَبِّ قَدْ أَمْسَى رَهِيْنَا
فَمَا بَالُ الْحَدَائِقِ وَالْفُضَاءِ

شرح حضرت ناظم

جُب: چاہ عمیق۔ حدیقہ: باغ۔ فضا: میدان واسع۔

اسی جواب دیکر است بچاہ عشق در ماندہ شام کردہ است پس چہ حال است

باغ یا میدان واسع را۔

یعنی در چاہ عشق افتادہ را باغما و میدان واسع بچہ کار آید در جُب و

حسب تجنیس خطی واقع شدہ۔

حل مشکل الفاظ

جُب: گہرا کنواں۔ حدائق: حدیقہ کی جمع ہے باغ۔ فضا: کھلا میدان۔

ترجمہ

اپنے ناصحین کو دوسرا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص محبت کے گہرے کنوئیں میں قیدی بنا دیا گیا ہو اس کو پُر بہار باغوں اور کھلے میدانوں سے کیا واسطہ۔ جُب اور حَب میں تجنیسِ خطی ہے یعنی دونوں لکھنے میں ایک جیسے ہیں۔

وَمَنْ قَاسَىٰ أَذَىٰ مِنْ مَّاءٍ عَيْنٍ
فَهَلْ يُغْنِيهِ شَيْئًا عَيْنُ مَاءٍ

شرح حضرت ناظم

المقاساة، معالجة الامر الشديد۔

یعنی وہر کہ یافتہ باشد محنت از آب چشمہ آیا سود می دهد اور اسپچ سود دادن چشمہ آب یعنی کسیکہ پیوستہ گریاں است از دیدن چشمہا چہ فائدہ دارد، در ماہ عین و عین ماہ قلب واقع شدہ۔

حل مشکل الفاظ

مقاساہ، کسی تکلیف وہ چیز کو چکنا۔

ترجمہ

یعنی جو شخص اپنی آنکھوں سے ہر لحظہ بہنے والے آنسوؤں کی مصیبت میں مبتلا ہو اسے کسی پانی کے چشمے کو دیکھ کر کیونکر سکون حاصل ہو سکتا ہے، یعنی تم مجھے سیر و تفریح کی نصیحت کرتے ہو مجھے ہجر یار میں رونے سے ہی فرصت نہیں میں چشمہ جاری کو دیکھ کر کیسا کروں گا۔

مارعین اور عین مارصنعت قلب ہے یعنی دو لفظوں میں تقدیم و تاخیر کر دی گئی ہے۔

اللہ وَقَالُوا انظُرْ قَصِيدًا فِي مَدِيحٍ
يُخَفِّفُ بَعْضَ مَا بِكَ مِنْ عَنَاءٍ

شرح حضرت ناظم

قصیدہ پارہ شعر۔ کذلک القصیدہ کالسفین والسفینۃ۔

گفتند ناصحاں نظم کن قصیدہ در مدح کہ سبک کند از تو بعض آنچه می یابی از رنج یعنی
خاطر خود را بفکر شعر مشغول کن تا تخفیف رنج تو باشد۔

حل مشکل الفاظ

قصیدہ اور قصیدہ کا ایک ہی معنی ہے، مجموعہ اشعار۔ جس طرح سفین اور سفینہ ہم معنی ہیں۔

ترجمہ

میرے ناصحین کہتے ہیں کہ تم کسی کی مدح سرائی میں قصیدہ نظم کرنا شروع کر دو اس
وجہ سے تمہارے حزن و ملال میں تخفیف ہو جائے گی یعنی اپنے دل کو شعر لکھنے میں مشغول
کر دو تاکہ تمہارے دکھ میں کمی آجائے۔

اللہ وَأَنْتِ لِلْمَعْنَى مِنْ قَصِيدٍ
يُوشِحُهُ بِمَدْحٍ أَوْ هِجَاءٍ

شرح حضرت ناظم

تغنیہ رنج دادن، و شاح، و شحی من ایدیم بتجلی بہ و رہما یرضع بالجوہر۔

جواب می گوید کہ از کجا میسر شود رنج دیدہ را قصیدہ شعر مزین کند اور بمضامین مدح یا ہجو باید دانست کہ ازیں جاتخلص کردہ شد بمدح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

حل مشکل الفاظ

تغنیہ کسی کو تکلیف دینا۔ یعنی مفعول ہے جس کو تکلیف دی گئی ہو۔ و شاعری؛ زیب و زینت، جس سے کسی چمڑے کو مزین کیا جاتا ہے اور بسا اوقات ہوا ہرات سے اسے مرصع کیا جاتا ہے۔

ترجمہ

حضرت شاہ صاحب اپنے ناصحین کو جواب دیتے ہیں؛
ایک رنجیدہ خاطر انسان کے لیے یہ کیونکر ممکن ہے کہ وہ قصیدہ لکھے اور فخر بستن کرے
اور اسے مدح یا ہجو سے مزین و آراستہ کرے۔
اس شعر سے اب وہ مدح سرور انبیاء کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔

۱۳
وَأَنَّ لَا بُدَّ تَمْدَحُ ذَا مَعَالٍ
فَحَسْبُكَ مَدْحُ خَيْرِ الْأَصْفِيَاءِ

شرح حضرت ناظم

علا بالفتح والمد؛ بلندی در قدر۔ معلاة کذلک والجمع معالی۔
واگر ناچار مدح کنی صاحب بلندی ہائے قدر را پس کافیت مدح بہترین اصفیاء
یعنی ذات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

حل مشکل الفاظ؛ علا کا معنی ہے، مرتبہ کی بلندی۔ معلاة کا معنی بھی یہی ہے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

معالی اس کی جمع ہے۔

ترجمہ

یعنی اگر ناچار تو کسی عالی مرتبت شخصیت کی مدح سرائی کرنا ہی چاہتا ہے تو تیرے لیے پھر تمام پاکوں کے سردار یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی کافی ہے۔

۱۲
وَإِنْ تَمَدَّحَ رَسُولَ اللَّهِ يَوْمًا
فَكَذِرْ أَنْ تُقْصِرَ فِي الثَّنَاءِ

شرح حضرت ناظم

و اگر مدح کنی پیغامبر خدا را روزے پس احتیاط مکن ازاں کہ تقصیر کنی در شنائے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ

اور اگر تجھے کسی دن اللہ کے محبوب رسول کی مدح کی توفیق نصیب ہو تو خبردار اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناگسٹری میں کوتاہی نہ کرنا۔



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



فصل سوم



در نکتہ تازہ در مدیح
آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ترجمہ

اس میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی میں ایک نکتہ آرزو بیان کیا گیا ہے۔

لے وَحَاشَا أَنْ تَقُولَ لَهُ الْمَعَالِي

بِهِ كُلَّ الْمَعَالِي وَالْعُلَى

شرح حضرت ناظم

خدا پناہ دہد ترازاں کہ گوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را است بلند قدریہا کہ این
تفسیر است در مدح و سے صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ حق سخن آنست کہ باحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
منقوم است انواع بلند قدریہا مفصلاً و تمام بلند قدری مجمل اند۔

ترجمہ

اللہ تعالیٰ تجھے یہ کہنے سے محفوظ رکھے کہ تو یہ کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
میں یہ عالی قدریں ہیں کیونکہ ایسا کہنا آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی میں کوتاہی کرنے
کے مترادف ہے سچی بات تو یہ ہے کہ جتنی بلند قدریں ہیں مفصل ہوں یا مجمل سب کو یہ
عزیزیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے نصیب ہوئی ہیں۔

لے كَرِيمًا تَجَمَّعَتِ الْمَعَالِي

تَدْرِي فِي جَنْبِهِ مِثْلَ الْهَبَاءِ

شرح حضرت ناظم

الحال اثبات می کند این مضمون را بدلیل وہی گوید آن کریم است کہ اگر جمع شوند

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہمہ بندی ہا دیدہ شود آل خوبی ہا در پہلوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مانند غبار۔

ترجمہ

اب حضرت شاہ صاحب پہلے مضمون کو دلیل سے ثابت کرتے ہیں فرماتے ہیں؛
حضور نبی کریم کی ذات اقدس وہ ذات کریم ہے جب سارے اوصاف کمال اور
محامد حسنہ جمع کر دیتے جائیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کی حقیقت گرد و غبار
کی مانند ہے۔

۳ مَعَالِي النَّاسِ اِنْ اَمَعَنْتَ فِكْرًا
بِرَازِخٍ فِي اِنْتِقَاصٍ وَاَعْتِدَاءِ

شرح حضرت ناظم

برزخ؛ حجاب متوسط، اخلاق فاضلہ مردم اگر دور دور روی در فکر متوسط است
در کمی و زیادہ یعنی ہر خلق فاضل توسط است در افراط و تفریط مانند شجاعت کہ برزخ است
در جہن و تہور و حکمت کہ برزخ است در سفہ و جربزہ و علیٰ هذا

حل مشکل الفاظ

برزخ؛ حجاب جو دو چیزوں کے درمیان حامل ہو۔

ترجمہ

اگر لوگوں کے اخلاق فاضلہ میں تم دور دور تک اپنا فکر دوڑاؤ تو تمہیں معلوم ہوگا کہ
وہ کمی اور زیادتی کے درمیان ہیں یعنی ہر اچھا خلق افراط و تفریط کی درمیانی حالت کو
کہا جاتا ہے جیسے شجاعت بزولی۔ اور تہور کی درمیانی حالت کو کہتے ہیں۔ اسی طرح

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حکمت، بیوقوفی اور چالاکی کی درمیانی حالت کو کہتے ہیں۔

۲
هُوَ الْفَرْدُ الَّذِي يُنْمَى إِلَيْهِ

لِيُعْرَفَ حَالُ دَايِنِهِمْ وَنَاءِ

شرح حضرت ناظم

یُنْمَى إِلَيْهِ: اسی نیشب الیہ دنیا بدلوای قرب۔ نائی ینائی اسی بعد۔

اوست آن مرد کہ نسبت کردہ می شود بسوسے اوسا ترا افراد را تا شناختہ شود

حال قریب از میان ایشان وصال بعید از میاں ایشان یعنی شناختن اخلاق فاضلہ

نمی تواند بود الا بشناخت فرد معتدل کامل الاعتدال پس ہر چہ در آن فرد یافتہ

شود خلق فاضل است و آنچه ازوے متجاوز و جانب افراط یا بجانب تفریط آن خلق غیر

فاضل است۔ بعض آنچه متجاوز است نیز متفاوت ہر چہ بایں فرد نزدیک تر است بہتر

از آنچه دور افتادہ و آن فرد معتدل ذات معلی آنحضرت است صلے اللہ علیہ وسلم

پہوں خلق فاضل متحقق و متشخص نمی شود الا باں فرد کامل پس اخلاق فاضلہ متقوم باوست۔

حل مشکل الفاظ

یُنْمَى: کسی چیز کو کسی کی طرف منسوب کرنا۔ دنیا بدلو، قریب ہونا۔ نائی ینائی: دور ہونا۔

ترجمہ

یعنی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ ذات ہے جن کی نسبت سے افراد کو پہچانا

جاتا ہے کہ وہ اعتدال و میانہ روی سے قریب ہیں یا دور۔ یعنی اخلاق فاضلہ کی

پہچان اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کہ ایک فرد ایسا نہ ہو جو معتدل ہو اور

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اس کا اعتدال کامل ہو۔ پس جو خلق ایسے شخص میں پایا جائے گا وہ خلق فاضل ہوگا اور جو اس سے متجاوز ہوگا خواہ افراط کے لحاظ سے خواہ تفریط کے لحاظ سے وہ خلق غیر فاضل ہوگا۔ پھر حد اعتدال سے تجاوز بھی کیاں نہیں۔ اس کے بھی مختلف درجے ہیں کوئی حد اعتدال سے تھوڑا دور ہوتا ہے کوئی زیادہ دور۔ جو کم دور ہوگا وہ افضل ہوگا اس سے جو زیادہ دور ہے اور وہ فرد معتدل ہو معیار کامل ہے اخلاق فاضلہ اور اخلاق غیر فاضلہ کے لیے وہ ذات معنی ہے اُن سرور صلے اللہ علیہ وسلم کی اور کوئی خلق فاضل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس فرد کامل کے ساتھ اس کو نسبت نہ ہو، تو معلوم ہوا کہ حضور کی ذات مبارکہ ہی اخلاق فاضلہ کی متقوم ہے۔

۵ کَاطْرَافِ الدَّوَائِرِ حَيْثُ يُعْزَى

لِمَرْكَزِهَا بِقُرْبٍ وَانْتَوَاءٍ

شرح حضرت ناظم

العز و الانتواء۔ انتوار، البعد۔

مانند اطراف و دائر یعنی جزائے محیط دائرہ و سطح اُن وقتیکہ نسبت کردہ شود بسوئے مرکز اُن دائرہ بقرب و بعد گفتمہ شود این طرف نزدیک است و اُن طرف دور معرفت موضع اُن طرف و نسبت از دائرہ متحقق نشود تا آنکہ نسبت کنند او را بمرکز دائرہ ہمچنان اخلاق متفاوتہ را تا نسبت بفرد معتدل ندہند موضع او از اعتدال و تفریط و افراط شائبہ نشود۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حل مشکل الفاظ

العز و نسبت کرنا۔ انتوار، بعد، دوری۔

ترجمہ

یعنی جیسے کہ دائرے کے اطراف یعنی محیط دائرہ کے اجزاء اور اس کی سطح کو مرکز کی طرف نسبت کر کے قریب اور بعید کہا جاسکتا ہے کہ یہ طرف نزدیک ہے اور وہ طرف دور۔ جب تک مرکز سے اس کی نسبت متحقق نہ ہو اس کو دور نزدیک نہیں کہا جاسکتا۔ اسی طرح مختلف اخلاق کو جب تک کامل الاعتدال فرد سے منسوب نہ کیا جائے تو یہ پتہ نہیں چلتا کہ وہ حد اعتدال سے کتنا قریب ہے اور کتنا دور ہے، اور افراط و تفریط کی کیفیت پہچانی نہیں جاسکتی۔

۶ وَبِهِ صَارَتْ مَعَالِيَهُمْ مَعَالِي

بِلَا رَيْبٍ هُنَاكَ وَلَا خَفَاءٍ

شرح حضرت ناظم

بِسَبَبِ أَنْحَضَرْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدَّ مَعَالِي بَنِي آدَمَ مِنْ قِسْمِ مَعَالِي بَغَيْرِ شَكِّ دَرِيں
مَسَدٌ وَبَغَيْرِ تَخَوُّصِيَّةٍ يَعْنِي ثَابِتٌ شَدَّ بَابِ بَيَانٍ وَاضِحٌ كَمَا مَعَالِي مَتَّحِقٌ نَشَدَّ الْآبَدَاتِ
مَطَرٌ أَنْحَضَرْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْقِيقَتِ مَعَالِي مَتَّقَوْمِ بَدَاتِ أَوْسَتْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْسَ مَدْرَجٌ كَامِلٌ أَنْحَضَرْتِ أَسَتْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَوَيْمٌ كَمَا دَرَوَاتِ أَنْحَضَرْتِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمْعٌ شَدَّ اخْتِلَاقِ فَاضِلٌ كَمَا جَمُورٌ مَا دَجَلِيٌّ مِي كَوَيْمٌ۔

ترجمہ : ارباب اخلاق عالیہ کے اخلاق حضور کے طفیل ہی بلند ہوئے ہیں

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

یہ ایسا مسئلہ ہے جس میں کوئی شک نہیں کوئی خفا نہیں پس حضور علیہ السلام کی کامل مدح
یہ ہے کہ ہم یہ کہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس میں جملہ اخلاق فاضلہ یکجا
ہو گئے ہیں جیسے کہ اکثر ماہرین نبوت نے تسلیم کیا ہے۔



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



فصل چهارم



در نکته دیگر از مدح آن
نیز فخر تازه است.

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

لے وَفِي أَمْرٍ سَأَلَهُ لِلنَّاسِ طُرّاً
إِشَارَاتٌ لِأَصْحَابِ الْوَلَاءِ
شرح حضرت ناظم
طراً، اہمی جمیعاً۔

در فرستادن خدائے تعالیٰ آنحضرت را صلے اللہ علیہ وسلم برائے مردمان ہمہ
ایشان اشارت ہا است اصحاب دوستی را۔ یعنی آنا نرا کہ محبت پیغامبر علیہ الصلوٰۃ
والسلام علی الوجہ اللاتم وارند و آنحالت را در عرف صوفیہ فنا فی الرسول گویند۔

حل مشکل الفاظ

طراً: تمام۔ ولأ: محبت، دوستی۔

ترجمہ

اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر
بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فعل میں اصحاب محبت کے لیے بہت سے اشارات
ہیں۔

اصحاب الولاء سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے دل حضور کے عشق سے لبریز ہیں
اور جن کی زندگی حضور کی غیر مشروط اطاعت سے عبارت ہے۔ عرف صوفیہ میں اس
مقام کو فنا فی الرسول کہتے ہیں۔

۲۰
فَلَا صَادٍ مِ غَلِيلِ الْقَلْبِ إِلَّا
وَيَصْدُرُ مِنْ نَدَائِهِ بِأَمْرِ تَوَائِهِ

شرح حضرت ناظم

صَادٍ تَشْنُّهُ، پِیَاسَهُ، غَلِيلُ سَوْزِشِ سَیْنِهِ بِسَبَبِ تَشْنُّغِهِ۔ النَّدَاؤُ الْمَوَالِغِطَارُ۔ الْاَلَارُ تَوَائِهِ؛

سیراب شدن۔

پس نیست هیچ تشنه کہ سوزش سینہ دارد دل وے مگر رجوع میکند از عطائے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم بسیرابی۔

حاصل آنست کہ ہر فردے از افراد بنی آدم براستعدادے مخلوق شدہ است

وبعد ریاضت و مقام معین بر حسب ہمہ استعداد خود خواهد رسید و در اثنا تے ریاضت

قبلہ ہمت وے ہمہ مقام است۔ وبالطبع تشنه ہمہ مقام چون ثابت شد کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث شدہ برائے اصلاح جمیع افراد بنی آدم لازم آمد کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم موصل ہر استعداد باشند بمقامے کہ بالطبع تشنه آنست۔

حل مشکل الفاظ

صَادٍ مِ غَلِيلِ، پِیَاسَهُ، غَلِيلُ، وہ سوزش جو پیاس کی وجہ سے سینہ میں محسوس ہوتی

ہے۔ النَّدَاؤُ، عَطِشٌ، نَجَشَشٌ۔ الْاَلَارُ تَوَائِهِ؛ سیراب ہونا۔

ترجمہ

کوئی ایسا پیاسہ نہیں جو اپنے سینہ میں پیاس کی جلن محسوس کرتا ہے مگر جب وہ حضور کی

عطا و بخشش کی طرف رجوع کرتا ہے تو سیراب ہو جاتا ہے۔

تشریح

حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ اس شعر کا خلاصہ یہ ہے کہ اولادِ آدم میں سے ہر شخص کو ایک مخصوص استعداد پر پیدا کیا گیا ہے اور ریاضت کے بعد اپنی استعداد کے مطابق وہ ایک مقرر مقام پر رسائی حاصل کرتا ہے اور ریاضت کے دوران میں اس کی ہمت کا قبلہ وہی مقام ہے اور طبعاً اس مقام تک پہنچنے کا شوق اس کو بے تاب رکھتا ہے۔ یہ بات ثابت ہو گئی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت مبارکہ اولادِ آدم کے تمام افراد کی اصلاح کے لیے ہے تو ثابت ہو گیا کہ سرورِ عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم ہر مستعد کو اپنے مقام تک پہنچانے والے ہیں جس کی پیاس وہ اپنی طبیعت میں محسوس کرتا ہے۔ معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے ہر غلام کے ساتھ تعلق ہے اور اپنی نگاہِ کرم سے اس کی استعداد کے مطابق اس کی تربیت فرمائی جا رہی ہے تاکہ وہ اس مقام تک رسائی حاصل کر لے جو اس کے لیے فضلِ خداوندی نے مقدر کیا ہو۔

۳ فِیْهِ رَقِیْقَةٌ بِأَزَاءِ كُلِّ

وَکُلِّ رَقِیْقَةٍ سِرٌّ اِقْتِدَاءِ

شرح حضرت ناظم۔

پس در آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقطہ باریکی است و بمقابلہ ہر فرد از امت و ہر لفظ سراققتائے شخصے است با آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی لطافت بارزہ و کامنہ باین مشابہ جامعیت دارند کہ بہر اعتبار و بہر وجہ مقتدائے خلق توانند شد۔
دریں کلمہ کہ رقیقہ بازار کل و کل رقیقہ قلب واقع شد۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حل مشکل الفاظ

رقیقہ: نقطہ باریک۔ بازار: بالمقابل۔ اقتدار: پیروی۔

ترجمہ

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس میں اپنی امت کے ہر فرد کے مقابلہ میں ایک باریک نقطہ ہے اور ہر نقطہ اس شخص کی پیروی کا راز ہے جس کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق ہے یعنی ظاہری اور پوشیدہ لطائف اس طرح حضور کی ذات میں جامعیت سے موجود ہیں کہ ہر اعتبار سے اور ہر وجہ سے حضور اس کے شایاں ہیں کہ مخلوق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے۔ اور اطاعت کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھے۔

اس کلمہ میں صنعت قلب ہے یعنی پہلے ایک لفظ مقدم ہے جیسے رقیقہ بازار، گل، اور دوسرے میں مقدم کو مؤخر اور مؤخر کو مقدم کر دیا گیا جیسے گل رقیقہ۔

۴
تَعَالَى اللَّهُ لَا تَحْسِبُهُ فَرْدًا
يَفُوقُ النَّاسَ طَرًّا فِي الْعِلَاءِ

شرح حضرت ناظم

بزرگ است خداگماں مگر آنحضرت را صلی اللہ علیہ وسلم فرد واحد از افراد بنی آدم کہ فائق شدہ است از مردماں ہمہ ایشان در بلندی مرتبہ چنانکہ اکثر ماوحاں ذکر میکنند۔

ترجمہ

اللہ تعالیٰ بزرگ و بلند ہے یہ گمان مت کر کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اولاد آدم

میں سے ایک فرد واحد ہیں اور دوسرے تمام فرزندان آدم سے بلندی مرتبہ میں فائق اور اعلیٰ ہیں جس طرح کہ اکثر مدح کرنے والوں نے ذکر کیا ہے۔

۵ وَلَكِنَّ الْحَقَائِقَ قَدْ تَدَاعَتْ مِثْلَةَ إِمَامِ الدِّقْيَاءِ

شرح حضرت ناظم

مداعی: تفاعل است از دعوت فی الحدیث تداعت علیکم الامم ای اجتمعوا و دعا بعضهم بعضاً۔ و فی الحدیث اذا اشتكى بعض الجسد مداعی الیه سائر الجسد بالحمی والسهر۔ و عابعضه بعضاً۔

ایں لگو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرد واحد است فائق شدہ بر سائر افراد لکن ایں را لگو کہ حقیقت ہائے افراد بنی آدم یک دیگر خواندہ جمع شدہ صورت گرفتہ است بشکل امام متقیان کہ ذات مکرم جناب اوست صلی اللہ علیہ وسلم۔ و ایں مضمون بہاں می ماند کہ حکیمی گفتہ است:

ولیس علی اللہ بہستنکران یجمع العالم فی الواحد۔

حل مشکل القاط

تداعی: باب تفاعل ہے دعوت مصدر سے۔ حدیث شریف میں ہے: تداعت علیکم الامم۔ یعنی ایک وقت وہ آئے گا کہ ساری امتیں جمع ہو کر تم پر ٹوٹ پڑیں گی۔ دوسری حدیث میں ہے: اذا اشتكى بعض الجسد تداعی الیه سائر الجسد بالحمی والسهر ای دعا بعضہ بعضاً۔ یعنی جب جسم کا کوئی عضو

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بیار ہوتا ہے تو جسم کا باقی حصہ ایک دوسرے کو پکارتا ہے بخار اور بے خوابی سے لینے زخم پاؤں میں ہو تو بخار سارے جسم کو ہو جاتا ہے اور سارا جسم نیند سے محروم رہتا ہے۔

ترجمہ

یہ مت کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک فرد واحد ہیں اور باقی افراد بدر فوفیت اور برتری رکھتے ہیں بلکہ یہ کہو کہ تمام بنی آدم کے افراد کی حقیقتیں ایک دوسرے کو بلا کر جمع ہو گئیں اور امام القیام کی صورت مبارکہ میں ظہور پذیر ہو گئی ہیں۔ اور یہ مضمون اس مضمون سے مماثلت رکھتا ہے جو کسی حکیم نے کہا ہے: فلیس علی اللہ بمستنکر... واللہ اعلم
اللہ پر یہ کوئی مشکل نہیں کہ وہ سارے جہاں کو ایک ذات میں جمع کر دے۔



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



فصل پنجم



در تکلیف سوم که نیز فکر تازه است.

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ترجمہ :

اس میں تیسرا نکتہ بیان کیا گیا ہے اور یہ بھی تازہ اور جدید فکر ہے۔

لے
وَفِي أَمْرِ الشَّفَاعَةِ حِينَ يُدْعَى
لَهَا مِنْ بَعْدِ عَذْرِ الْأَنْبِيَاءِ

شرح حضرت ناظم

اصحاب فنا فی الرسول را اشارات ہا است در قصہ شفاعت وقتیکہ خواندہ شوند

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برائے شفاعت بعد عذر آوردن پیغمبران۔

یعنی ہر پیغامبر سے عذرے تقریر کند و گوید نفسی نفسی ای تو افلا نأنا تا آنکہ پیش آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم آیند و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماید : انا لها انا لها۔

ترجمہ

یعنی قصہ شفاعت میں بھی اصحاب فنا فی الرسول کے لیے کئی اشارے ہیں یعنی

اس وقت جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کے لیے عرض کیا جاتے گا جب کہ
تمام انبیاء عذر پیش کر چکے ہوں گے۔

یعنی ہر پیغمبر کی خدمت میں روز محشر مخلوق خدا حاضر ہو کر شفاعت کی التجار کرے گی،

لیکن ہر پیغمبر عذر پیش کرے گا اور نفسی نفسی کہے گا اور انہیں کہے گا کہ فلاں پیغمبر کے پاس

جاؤ، آخر کار شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالی میں ہر طرف سے مایوس ہو کر

خلق خدا حاضر ہوگی اور شفاعت کی درخواست کرے گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

فرمائیں گے : انا لها انا لها۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ مقام بخشا ہے کہ میں آج

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تمھاری شفاعت کروں۔

۲
فَيَرْحَمُهُمْ بِدَعْوَتِهِ جَمِيعًا،
فَيُكْرِمُهُمْ بِأَصْنَافِ الْعَطَاءِ

شرح حضرت ناظمؒ

پس رحم کند خدا تعالیٰ افراد بنی آدم را ہمہ ایشاں بدعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
وگرمی کند ایشاں را با انواع عطا۔

اشارہ ہاں است کہ شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رسندہ است بہر فرد بنی
آدم از جہت خلاص از انتظار باز صالحان بشفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ
ثواب یا بند از آنچه پاداش اعمال ایشاں بودہ است و اہل صفات را طہارت و صلوات و
صوم و صدقہ و ذکر و تلاوت کفر ذنوب گرد و بسبب شفاعت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم و اہل کبار پاره در اول مرہ خلاص شوند ببرکت شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
و پارہ در نوزح معذب مانند بعد زمانے خلاص یا بند پیش از وقتیکہ اعمال ایشاں
از اتقا فنا کردہ است از جہت شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و این است
سر قول شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم : فَمَنْ تَأْتِيْنَا لِنُثَا لَللّٰهِ مِنْ قَالِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنْ قَلْبِهِ ۔

ترجمہ:

پس اللہ تعالیٰ تمام اولاد آدم پر محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی
دعا کے طفیل رحم فرماتے گا اور ان کو طرح طرح کے انعامات سے مشرف فرمائے گا۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اس شعر میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے تمام اولادِ آدم کو حصہ ملے گا۔ بعض کو تو جان لیوا انتظار سے نجات ملے گی نیکوں کو حضور کی شفاعت کے طفیل ان کے نیک اعمال کا ثواب کئی گنا زیادہ ملے گا اور جو لوگ صغیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتے رہے ہیں وضو، نماز، روزہ، صدقہ، ذکر اور تلاوت قرآن کو ان کے گناہ کا کفارہ بنا دیا جائے گا اور جو لوگ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتے رہے ہیں ان میں سے بعض کو تو حضور علیہ السلام کی شفاعت کی برکت سے بخش دیا جائے گا اور کچھ کو دوزخ میں مبتلائے عذاب کیا جائے گا لیکن اپنے گناہوں کے باعث جس لمبے عرصے تک انھیں دوزخ میں رہنا چاہئے تھا اس میں تخفیف کر دی جائے گی اور قبل از موت انھیں دوزخ سے رہائی مل جائے گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد مبارک میں یہی راز پنہاں ہے۔ فہی ناشدہ... الخ یعنی میری شفاعت پہنچنے والی ہے ہر اس شخص کو جس نے صدق دل سے کہا: لا الہ الا اللہ۔

۳ کَانُيُوبٍ لِرَحْمَتِهِ تَعَالَى
وَمَا الْاَنْبُوبُ اِلَّا قَيْسٌ مَّاءٌ

شرح حضرت ناظم

انبوب: آنچہ از قصبہ مجوف می باشد یقال بینہما قیس ریح و قاس ریح یعنی

قدر ایک ریح۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در امر شفاعت مانند فوارہ است برائے رحمت

خدا تعالیٰ۔ ونیست فوارہ مگر باندازہ آب۔

حاصل آنت کہ در محشر رحمت الہی برائے افراد بنی آدم نازل می شود و طلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بمنزلہ فوارہ اوست شرف فوارہ از آب کہ در فے می جوشد می توان دانست چنین آب را چنین فوارہ می بالست۔

حل مشکل الفاظ

انیوب : وہ بانس جو اندر سے خالی ہو۔ قیس ریح یا قاس ریح : کا ایک معنی ہے ایک نیزہ کی مقدار۔

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امر شفاعت اللہ تعالیٰ کی رحمت کے لیے فوارہ کی مانند ہیں اور فوارہ اس پانی کی مقدار کے مطابق ہوتا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ محشر میں اللہ تعالیٰ کی رحمت تمام بنی آدم پر نازل ہوگی اور حضور کی طلب فوارہ کے مطابق ہوگی اور فوارے کی عزت و قدر اس پانی سے ہوتی ہے جو اس میں جوش مارتا ہے چنانچہ یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اس قسم کے پانی کے لیے اس قسم اور اس مقدار کا فوارہ چاہیے۔





فصل ششم



در مخاطبه جناب عالی علیه افضل الصلوات
و اكمل التحیات و التسلیمات -

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ترجمہ

اس میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں عرض نیاز کی جا رہی ہے۔

۱۔ وَأَخِرُ مَا لِمَادِجِهِ إِذَا مَا
أَحْسَسَ الْعِجْزَ عَنْ كُنْهِ الشَّاءِ

شرح حضرت ناظم
کنہ الشی، حقیقہ۔

وآخر حالت کہ حالت کہ ثابت است مادح آنحضرت را صلی اللہ علیہ وسلم

ووقتیکہ احساس کند نارسائی خود را از حقیقت ثنا۔

حل مشکل الفاظ

کنہ الشی، کسی چیز کی حقیقت۔

ترجمہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ثنا گو جب حقیقت ثنا گوئی سے اپنی نارسائی کا
احساس کرتا ہے تو اس وقت آخر میں اس پر یہ حالت طاری ہوتی ہے۔

۲۔ يُنَادِي ضَارِعًا لِحُضُوعِ قَلْبٍ
وَذِلِّ وَابْتِهَالٍ وَالتَّجَاءِ

شرح حضرت ناظم

ضراعة، بالفتح خواری و زاری۔ ابتہال، اخلاص در دعا۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

آنست کہ نذا کند زار و خوار شدہ بشکستگی دل و اظہار بی قدری خود و با خلاص در

مناجات بہ پناہ گرفتن۔

حل مشکل القاط

ضراعتہ؛ عاجزی اور ذلت۔ اہتعال؛ دعائیں اخلاص اور زاری کی انتہا یہ ہے کہ

خوار و شکستہ دل ہو کر اپنی بے مائیگی کا اظہار کرے اور بڑے اخلاص کے ساتھ بارگاہ

رسالت میں یوں مناجات کرے۔

۳ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا خَيْرَ الْبَرِّ اَيُّهَا

يَا خَيْرَ الْبَرِّ اَيُّهَا

شرح حضرت ناظم

بایں طریق اسے رسول خدا، اسے بہترین مخلوقات عطا ترمی خواہم۔ روز فیصل کردن

یعنی روز حسرت و حساب۔

ترجمہ

اے رسول اللہ! اے اللہ کی ساری مخلوق سے بہتر! ہم قیامت کے دن حضور کی

عطا کے خواستگار ہیں۔

۴ اِذَا مَا حَلَّ خَطْبُكَ مُدْلِهِمْ

فَاَنْتَ الْحِصْنُ مِنْ كُلِّ الْبَلَاءِ

شرح حضرت ناظم

حلول، فرود آمدن، خطب، کار عظیم، مداحم، ادلہام، تاریک شدن لیلۃ مداحمہ۔
وقتیکہ فرود آئید کار عظیم در رعایت تاریکی پس کوئی پناہ از ہر بلا۔

حل مشکل القاط

حلول، اترنا، خطب، بہت بڑی مصیبت، مداحم، تاریک، حصن، قلعہ

پناہ گاہ۔

ترجمہ

جب آپ کے اس غلام پر کوئی بڑی تاریک مصیبت نازل ہو جائے اے میرے
حبیب! آپ ہی میرے لیے قلعہ پناہ ہیں ہر مصیبت سے۔

۵ اَلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اسْتِنَادِي

وَفِيكَ مَطَامِعِي وَبِكَ اِرْتَجَائِي

شرح حضرت ناظم

بسوئے تو است رو آوردن من و بتو است پناہ گرفتن من۔ و در تو است امید

داشتن من۔

این است آنچه در ترجمہ قصیدہ ہمزیمہ مفتوح شدہ کان ذالک یوم النخیس احدی عشر
من شہر جادی الاولیٰ ۱۷۱۱ھ۔ الحمد للہ تعالیٰ اولاً و آخراً۔

ترجمہ

ان مصیبت کے لمحوں میں یا رسول اللہ! میں اپنا رخ حضور کی ذات کی طرف کرتا ہوں

اور حضور کی ذات کے دامن میں ہی پناہ لیتا ہوں اور میری ساری امیدیں حضور کی ذات سے ہی وابستہ ہیں۔

یہ ہے جو قصیدہ ہمزہ کے ترجمہ کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر الہام فرمایا۔ اور یہ اختتام خمیس کے دن ہوا بتاريخ ۱۱ رجبی الاولیٰ ۱۴۱۷ھ۔ الحمد للہ اولاً و آخراً۔



خطاطی و

میاں، عبید اللہ

نوشہ درکان (گوجرانوالہ)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

قرآن کتاب ہدایت ہے۔
مکمل ضابطہ حیات ہے۔

قرآن ہماری دنیوی اور اخروی کامیابی کا ضامن ہے۔

قرآن کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

پیر محمد کرم شاہ رضا ازہری کی مفسرہ آراہ تفسیر

خواصورت ترجمہ • بہترین تفسیر

ضیاء القرآن

فہم قرآن کا بہترین ذریعہ ہے

تجھ کر: جس کے ہر لفظ سے اعجاز قرآن کا حسن نظر آتا ہے

تفسیر: اہل دل کے لیے درد و سوز کا ارمان

ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ
لاہور

صاحبانِ ذوق و محبت اور اربابِ فکر و نظر

مَثْرَدَةٌ جَا لْفِرَا

سیرتِ انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر

حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کے

بہار آفریں قلم سے نکلا ہوا لازوال شاہکار
درد و سوز اور تحقیق و آگہی سے معمور تصنیف

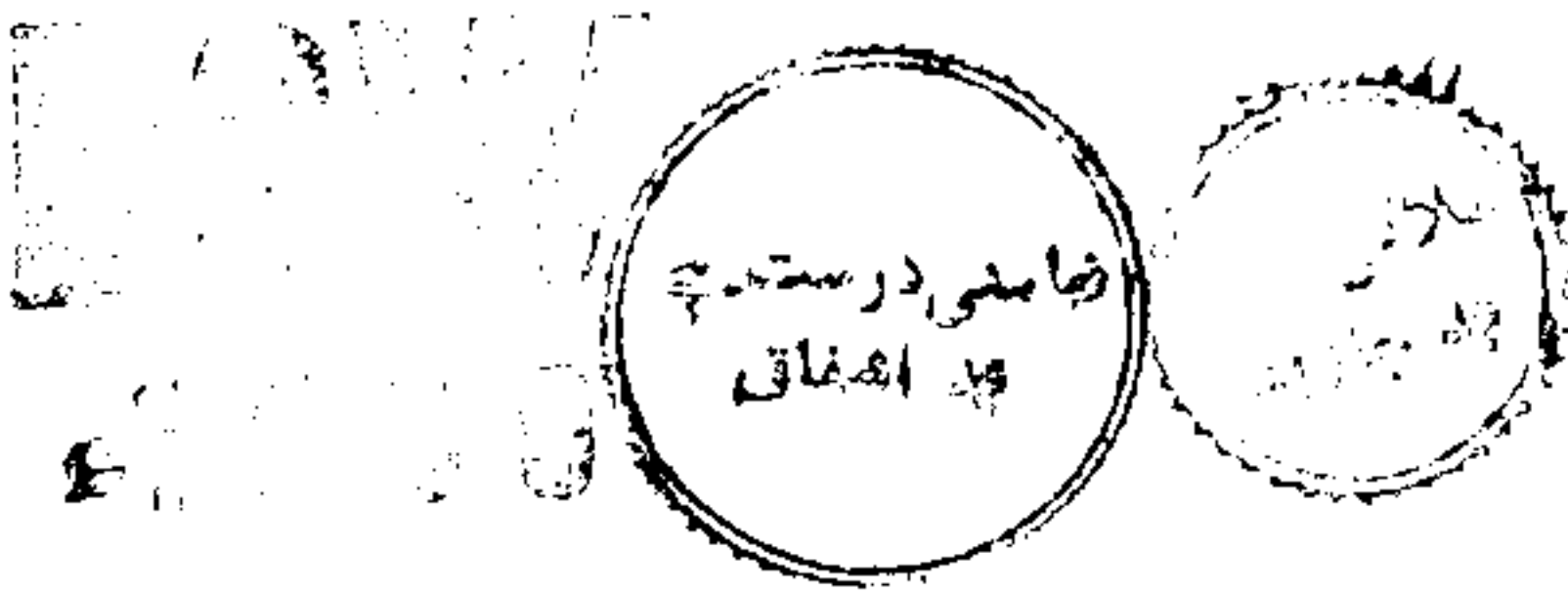
ضیاء الامت
صلی اللہ علیہ وسلم

مکمل سیٹ سات جلدیں

ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

<https://ataunnabi.blogspot.com/>

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>